ماہنامہ
احمدیہ گزٹ
کینیڈا

اپریل 2016ء

مسجد نمبر

# نیشنل مساجد فنڈ

یقیناً وہ مسجد جس کی بنیاد پہلے دن ہی سے تقویٰ پر رکھی گئی ہو زیادہ حقدار ہے کہ تُو اس میں (نماز کے لئے) قیام کرے۔ اس میں ایسے مرد ہیں جو خواہش رکھتے ہیں کہ وہ پاک ہو جائیں اور اللہ پاک بننے والوں سے محبت کرتا ہے۔ (۹:۱۰۸)

# کینیڈا کے نیشنل مساجد فنڈ میں مالی قربانیوں کی تحریک

مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

خدا تعالیٰ کے گھر کی تعمیر میں حصہ لینا جنت میں گھر بنانا ہے۔ اس مقصد کے لئے کینیڈا میں چھ مسجدیں بنانے کا پروگرام ہے۔ جماعت کینیڈا نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں جماعت کینیڈا کے قیام کے پچاس سال پورے ہونے کے موقعہ پر نئی مساجد کی تعمیر کے منصوبہ کا تحفہ پیش کرنے کا وعدہ کیا ہے۔

اس سلسلہ میں ریجائنا، سیسکاٹون اور لائیڈ منسٹر میں مساجد زیر تعمیر ہیں اور بریمپٹن کی مسجد کی تعمیر کی اجازت مل چکی ہے اور اس کی تعمیر شروع ہونے والی ہے۔ اور بریمپٹن میں ہی ایک بنی بنائی عمارت 18 Corporation Drive خریدنے کے لئے بات ہو رہی ہے۔ اس کے علاوہ ٹورانٹو ایسٹ کی مسجد بیت الحنیف کو دوبارہ تعمیر کرنا ہے۔ ان تمام مساجد کے لئے تقریباً 28 ملین ڈالرز کی ضرورت ہے۔

اس سلسلہ میں احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان مساجد کی تعمیر میں ہر رکاوٹ کو خود دور فرمائے اور ان کی تعمیر کے لئے مالی وسائل اپنی جناب سے مہیا فرمائے اور احسن طریق پر ان کی تعمیر وقت کے اندر مکمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

اب چونکہ کینیڈا میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مساجد کی تعمیر کا سلسلہ تیز ہو گیا ہے۔ اس لئے نیشنل مساجد فنڈ کی مد میں پہلے سے زیادہ توجہ کی ضرورت ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 11 نومبر 2005ء کے خطبہ جمعہ میں تعمیر مساجد ممالک بیرون کی یاددہانی کرواتے ہوئے فرمایا کہ:

”ہمارے بچپن میں تحریک جدید میں ایک مد مساجد بیرون کی بھی ہوا کرتی تھی۔ ہر سال جب بچے پاس ہوتے تھے۔ عموماً اس خوشی کے موقعہ پر بچوں کو بڑوں کی طرف سے کوئی رقم ملتی تھی وہ اس میں سے اس مد میں ضرور چندے دیتے تھے یا اپنے جیب خرچ سے دیتے تھے۔“

پھر فرمایا کہ:

”اگر ہر سال ذیلی تنظیمیں اس طرف توجہ دیں۔ ان کو کہیں اور جماعتی نظام بھی کہے کہ اس موقع پر وہ اس مد میں اپنے پاس ہونے کی خوشی میں چندہ دیا کریں تو جہاں وہ اللہ تعالیٰ کا گھر بنانے کی خاطر مالی قربانی کی عادت ڈال رہے ہوں گے۔ وہاں اس وجہ سے اللہ تعالیٰ کا فضل سمیٹتے ہوئے اپنا مستقبل بھی سنوار رہے ہوں گے۔ والدین بھی اس بارہ میں اپنے بچوں کی تربیت کریں۔ اور انہیں ترغیب دلائیں تو اللہ تعالیٰ اُن والدین کو بھی خاص طور پر اس ماحول میں بہت سے فکروں سے آزاد فرمادے گا۔“ (خطبات مسرور، جلد سوم، صفحہ 665-666)

احباب جماعت اور خواتین سے درخواست ہے کہ جہاں آپ دوسری مدات میں مالی قربانی کرتے ہیں وہاں کینیڈا میں نیشنل مساجد فنڈ میں بھی حسب توفیق رقوم بھجوائیں۔ اسی طرح جب آپ کو کوئی خوشی پہنچے، نئی نوکری میسر آئے، نوکری میں ترقی حاصل ہو، نیا مکان بنانے کی توفیق ملے یا آپ کے بچوں کو اپنے امتحانات میں کامیابی حاصل ہو، ان مواقع پر اس بابرکت مد نیشنل مساجد فنڈ میں حسب توفیق حصہ ڈال کر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا باعث بنیں۔

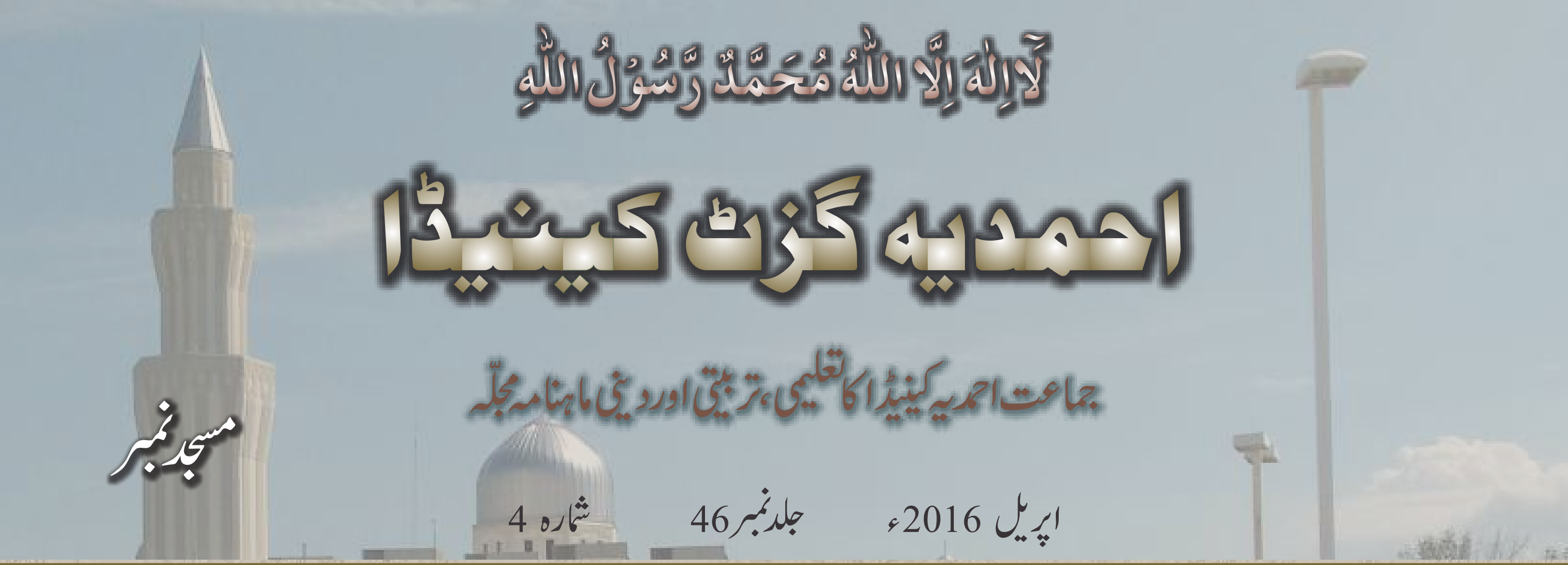

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

# احمدیہ گزٹ کینیڈا


جماعت احمدیہ کینیڈا کا تعلیمی، تربیتی اور دینی ماہنامہ مجلّہ

مسجد نمبر

اپریل 2016ء　　جلد نمبر 46　　شمارہ 4


## فہرست مضامین


| | | |
|---|---|---|
| ☆ | قرآن مجید | 2 |
| ☆ | حدیث النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم | 2 |
| ☆ | ارشادات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام | 3 |
| ☆ | سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ | 4 |
| ☆ | جماعتی عہدے داروں کا انتخاب اور ذمہ داریاں　از مکرم مولانا سید شمشاد احمد ناصر صاحب | 5 |
| ☆ | اسلام میں مسجد کا مقام اور اس کی اہمیت　از مکرم پروفیسر عبدالسمیع خاں صاحب | 10 |
| ☆ | مسجد۔ اسلامی زندگی کا محور　از مکرم کرنل انور احمد صاحب | 12 |
| ☆ | مساجد۔ ابواب الخیر　از مکرم شاہد پرویز صاحب | 16 |
| ☆ | مساجد کی تعمیر میں جماعت احمدیہ کا تاریخ ساز کردار　از ہدایت اللہ ہادیؔ | 18 |
| ☆ | احباب جماعت کی مالی قربانیوں کی چند درخشندہ مثالیں　از رابطہ کمیٹی برائے نیشنل مسجد فنڈ | 24 |
| ☆ | خواتین کی تعمیر مساجد کے لئے قربانیاں　از محترمہ امۃ الرفیق طاہرہ صاحبہ | 28 |
| ☆ | جامعہ احمدیہ کینیڈا کی چند مساعی کا تذکرہ | 30 |
| ☆ | محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا کی والدہ محترمہ وفات پا گئیں | 35 |
| ☆ | بعض دیگر مضامین، منظوم کلام اور اعلانات | 36 |
| ☆ | تصاویر: بشیر ناصر، اسد سعید اور بعض دوسرے | |



**نگران**

ملک لال خاں
امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

**مدیر اعلیٰ**

پروفیسر ہادی علی چوہدری

**اعزازی مدیر**

حسن محمد خان عارفؔ

**مدیران**

ہدایت اللہ ہادیؔ اور عثمان شاہدؔ

**معاون مدیران**

حافظ رانا منظور احمد اور شفیق اللہ

**نمائندہ خصوصی**

محمد اکرم یوسف

**معاونین**

آصف منہاس، مسعود ناصر، فوزیہ بٹ

**تزئین وزیبائش**

شفیق اللہ

**مینیجر**

مبشر احمد خالدؔ



**رابطہ**

editor@ahmadiyyagazette.ca
Tel: 905-303-4000 ext. 2241
www.ahmadiyyagazette.ca

# قرآن مجید

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ o

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o

اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَاللّٰہِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَاٰتَی الزَّکٰوۃَ وَلَمْ یَخْشَ اِلَّا اللّٰہَ ﺻﻠﮯ فَعَسٰٓی اُولٰٓئِکَ اَنْ یَّکُوْنُوْا مِنَ الْمُھْتَدِیْنَ o

(سورۃالتوبہ 18:9)

اللہ کی مساجد تو وہی آباد کرتا ہے جو اللہ پر ایمان لائے اور یوم آخرت پر اور نماز قائم کرے اور زکوٰۃ دے اور اللہ کے سوا کسی سے خوف نہ کھائے۔ پس قریب ہے کہ یہ لوگ ہدایت یافتہ لوگوں میں شمار کئے جائیں۔

# حدیث النبی ﷺ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: مَنْ بَنٰی مَسْجِدًا لِلّٰہِ بَنَی اللّٰہُ لَہٗ فِی الْجَنَّۃِ مِثْلَہٗ۔

(صحیح مسلم ۔باب فضل بناء المساجد۔ حدیقة الصالحین ، حدیث نمبر258 صفحہ 306-305)

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے سنا۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کی خاطر مسجد تعمیر کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بھی اس کے لئے جنت میں اس جیسا گھر تعمیر کرتا ہے۔

ارشادات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

# جماعت کی اپنی مسجد ہونی چاہیے

## جماعت کی مسجد قائم ہوگی تو سمجھو کہ جماعت کی ترقی کی بنیاد پڑ گئی

اس وقت ہماری جماعت کو مساجد کی بڑی ضرورت ہے۔ یہ خانۂ خدا ہوتا ہے۔ جس گاؤں یا شہر میں ہماری جماعت کی مسجد قائم ہوگی تو سمجھو کہ جماعت کی ترقی کی بنیاد پڑ گئی۔ اگر کوئی ایسا گاؤں ہو یا شہر جہاں مسلمان کم ہوں یا نہ ہوں اور وہاں اسلام کی ترقی کرنی ہو تو ایک مسجد بنا دینی چاہیے پھر خدا خود مسلمانوں کو کھینچ لاوے گا۔ لیکن شرط یہ ہے کہ قیام مسجد میں نیت بہ اخلاص ہو۔ محض للہ اسے کیا جاوے۔ نفسانی اغراض یا کسی شر کو ہرگز دخل نہ ہو۔ تب خدا برکت دے گا۔

پھر حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

غرضیکہ جماعت کی اپنی مسجد ہونی چاہیے جس میں اپنی جماعت کا امام ہو اور وعظ وغیرہ کرے۔ اور جماعت کے لوگوں کو چاہیے کہ سب مل کر اسی مسجد میں نماز باجماعت ادا کیا کریں۔ جماعت اور اتفاق میں بڑی برکت ہے۔ پراگندگی سے پھوٹ پیدا ہوتی ہے اور یہ وقت ہے کہ اس وقت اتحاد و اتفاق کو بہت ترقی دینی چاہیے اور ادنیٰ ادنیٰ باتوں کو نظر انداز کر دینا چاہیے جو کہ پھوٹ کا باعث ہوتی ہیں۔

(ملفوظات، جلد چہارم، صفحہ 93، جدید ایڈیشن، مطبوعہ ربوہ)

## 23 مارچ کے دن کی اہمیت، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کی غرض اور مقاصد اور اپنی ذمہ داریوں کی ادائیگی کی تلقین

# حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آنے کا مقصد سچی توحید کا قیام، حقوق اللہ اور حقوق العباد کے اعلیٰ نمونے قائم کرنا ہے

**حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں اس زندہ خدا سے ملایا جو آج بھی اسی طرح اپنے بندوں کی سنتا اور انہیں جواب دیتا ہے جس طرح پہلے سنتا اور بولتا تھا**

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 25 مارچ 2016ء بمقام مسجد بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ میں فرمایا کہ 23 مارچ کا دن جماعت احمدیہ میں بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس دن مسیح موعود اور مہدی موعود ہونے کے اعلان کی اجازت دی۔ ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننا جہاں خوشی اور شکر کا مقام ہے وہاں ہماری ذمہ داریاں بھی بڑھاتا ہے۔ پس ہمیں ان ذمہ داریوں کی پہچان اور ان کی ادائیگی کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ ہماری ذمہ داری ان کاموں کو آگے چلانا ہے جن کی ادائیگی کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث ہوئے۔ آپؑ کی بعثت کے مقاصد کیا تھے اور ہم نے ان کو کس حد تک سمجھا اور اپنے پر لاگو کیا ہے اور ان کو آگے پھیلانے میں اپنا کردار ادا کر رہے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ خدا نے مجھے جس کام کے لئے مبعوث فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ خدا میں اور اس کی مخلوق کے رشتے میں جو کدورت واقع ہوگئی ہے اس کو دُور کر کے محبت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کروں۔ دینی سچائیاں جو دنیا کی آنکھوں سے مخفی ہوگئی ہیں ان کو ظاہر کر دوں۔ روحانیت جو نفسانی تاریکیوں کے نیچے دب گئی ہے اس کا نمونہ دکھلاؤں اور سب سے زیادہ یہ کہ وہ خالص اور چمکتی ہوئی توحید جو ہر ایک شرک کی آمیزش سے خالی ہے اس کا دوبارہ قوم میں دائمی پودا لگا دوں۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو یہ فرمایا کہ اس کام کے لئے خدا تعالیٰ نے مجھے بھیجا ہے تو ظاہر ہے اس کا مطلب یہی ہے کہ آپؑ کے ماننے والے ان باتوں کو اپنے اندر پیدا کر کے اسلام کی خوبصورتی اور زندہ مذہب ہونے کو دنیا کو دکھلائیں۔ پس ہمارا پہلا فرض ہے کہ خدا تعالیٰ سے تعلق میں بڑھیں اور اسے مضبوط کریں۔ آنحضرت ﷺ سے تعلق اور محبت اور اخلاص میں بڑھیں۔ اس کے لئے ہمیں اپنے عملوں کو بھی نمونہ بنانا ہوگا۔ روحانیت میں بڑھنے کے نمونے بھی قائم کرنے ہوں گے، اپنی نفسانی خواہشات کو دُور کرنا ہوگا، دنیا کو بتانا ہوگا کہ وہ خدا آج بھی دعاؤں کو اسی طرح سنتا ہے اور اپنے بندوں کو جواب دیتا ہے جس طرح پہلے دیتا تھا۔ دنیا کو بتانا ہے کہ خدا تعالیٰ واحد و یگانہ ہے اور ہماری بقا اس واحد و یگانہ خدا سے جڑنے میں ہی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ یہ عاجز محض اس غرض کے لئے بھیجا گیا کہ تا یہ پیغام خلق اللہ کو پہنچا دے کہ تمام مذاہب موجودہ میں سے یہ مذہب حق پر اور خدا کی مرضی کے موافق ہے جو قرآن کریم لایا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں یاد رکھو میرا سلسلہ اگر نری دکانداری ہے تو اس کا نام نشان مٹ جائے گا لیکن اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور یقیناً اسی کی طرف سے ہے تو ساری دنیا کی مخالفت کے باوجود یہ بڑھے گا اور پھیلے گا اور فرشتے اس کی حفاظت کریں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آج 127 سال ہونے کے بعد بھی ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی تائیدات آپؑ کے ساتھ ہیں اور یہ سلسلہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ترقی کر رہا ہے۔ پس یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنی حالتوں میں پاک تبدیلی پیدا کرتے ہوئے اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقاصد کے حصول میں معاون بنائیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا ہے کہ مَیں ان خزائن مدفونہ کو دنیا پر ظاہر کروں اور ناپاک اعتراضات کے کیچڑ جو اِن درخشاں جواہرات پر تھوپا گیا ہے اس سے ان کو پاک کروں۔

آپؑ فرماتے ہیں کہ اسلام کے مخالفین قلم سے ہم پر وار کرنا چاہتے ہیں۔ پس کس قدر ظلم ہوگا کہ اعتراض کرنے والوں کو جواب دینے کی بجائے تلوار دکھائی جائے۔ اللہ تعالیٰ قیل وقال اور لاف وگزاف کو نہیں بلکہ حقیقی تقویٰ کو چاہتا اور سچی طہارت کو پسند کرتا ہے۔

حضور انور نے گزشتہ دنوں بیلجیئم میں ہونے والی دہشت گردی کی پُرزور مذمت کی۔ حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی سچائی کے چار قسم کے نشانات کا ذکر کیا۔ اوّل عربی دانی کا نشان، دوسرا دعاؤں کی قبولیت کا نشان، تیسرا نشان پیشگوئیوں کا ہے اور چوتھا نشان قرآن کریم کے دقائق اور معارف کا ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ یہ چار نشان ہیں جو خاص طور پر میری صداقت کے لئے مجھے ملے ہیں۔

حضور انور نے 23 مارچ کے حوالے سے مبارکباد کے فون اور پیغامات کے بارہ میں ایک ضروری وضاحت اور نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ کسی بات سے روکنا یا کسی چیز کی تحریک کرنا خلافت کا کام ہے۔ پس ہر شخص خلیفہ کی ڈھال کے پیچھے رہے۔ اگر خلیفہ وقت سے آگے نکلنے کی کوشش کریں گے تو پھسل جائیں گے۔

آخر پر حضور انور نے دو مرحومین کی نماز جنازہ غائب اور ایک کی حاضر پڑھانے کا بھی اعلان فرمایا۔

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 29 مارچ 2016ء)

# جماعتی عہدے داروں کا انتخاب اور ذمہ داریاں

## خلفاء کے ارشادات کی روشنی میں

مکرم مولانا سید شمشاد احمد ناصر صاحب، شکاگو امریکہ

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کینیڈا کی چالیسویں نیشنل مجلس شوریٰ مورخہ 22 تا 24 اپریل 2016ء کو جماعت احمدیہ کینیڈا کے مرکز بیت الاسلام ٹورانٹو میں منعقد ہو رہی ہے۔ جس میں کینیڈا کے دور دراز شہروں سے آئے ہوئے منتخب نمائندے مجلس شوریٰ میں شرکت کرتے ہیں۔ اور یہ سال جماعت احمدیہ میں عہدیداروں کے انتخاب کا سال ہے اس حوالہ سے عہدیداروں کے انتخاب کا طریق اور ان کی ذمہ داریوں کے بارہ میں خلفاء کے ارشادات کی روشنی میں درج ذیل مضمون افادہ عام کے لئے ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے۔

(ادارہ)

دنیا میں کوئی کام بغیر کسی نظام کے درست اور صحیح طور پر نہیں چل سکتا۔ سب سے بڑا نظام تو قدرت کا نظام ہے کہ کس طرح ہر چیز خدا تعالیٰ کی منشاء کے مطابق اور ایک نظام کے تحت چل رہی ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے سورۃ یاسین میں ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے کہ:

وَالشَّمۡسُ تَجۡرِیۡ لِمُسۡتَقَرٍّ لَّهَا ذٰلِکَ تَقۡدِیۡرُ الۡعَزِیۡزِ الۡعَلِیۡمِ ○ وَالۡقَمَرَ قَدَّرۡنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰی عَادَ کَالۡعُرۡجُوۡنِ الۡقَدِیۡمِ ○ لَا الشَّمۡسُ یَنۡۢبَغِیۡ لَهَاۤ اَنۡ تُدۡرِکَ الۡقَمَرَ وَلَا الَّیۡلُ سَابِقُ النَّهَارِ وَکُلٌّ فِیۡ فَلَکٍ یَّسۡبَحُوۡنَ ○

(سورۃ یٰس 36:39-41)

ترجمہ: اور سورج ہمیشہ اپنی مقرر منزل کی طرف رواں دواں ہے یہ کامل غلبہ والے اور صاحب علم کی جاری کردہ تقدیر ہے۔

اور چاند کے لئے بھی ہم نے منازل مقرر کردی ہیں یہاں تک کہ وہ کھجور کی پرانی شاخ کی طرح ہو جاتا ہے۔

سورج کی دسترس میں نہیں کہ چاند کو پکڑ سکے اور نہ ہی رات، دن سے آگے بڑھ سکتی ہے اور سب کے سب (اپنے اپنے) مدار پر رواں دواں ہیں۔

پس خدا تعالیٰ کا سارا نظام۔ تمام کائنات ایک خاص نظام کے ماتحت چل رہی ہے اور اس وجہ سے کرہ ارض پر بسنے والے انسانوں کے لئے بھی خدا تعالیٰ نے یہی چاہا کہ وہ خود بھی ایک نظام کے ماتحت اور تابع رہیں اور اس کے لئے خدا تعالیٰ نے ہمیشہ سے رسول اور انبیاء بھجوائے۔ جنہوں نے آ کر انسانوں کے اندر خدا کی عبادت اور مخلوق کے ساتھ ہمدردی اور بھلائی کا سبق دیا تا کہ تمام انسانی روحیں ایک نظام کے ماتحت سارے کام کر سکیں۔

اس ساری تمہید کا مطلب صرف اتنا ہی ہے کہ ہم اسی بات کو سمجھنے کی کوشش کریں کہ اس معاشرہ میں رہنے کے لئے ہمیں بغیر نظام کے کوئی چیز کامیابی کی راہ نہیں دکھا سکتی اور اس کے لئے سب سے اہم اصول، سنہری گر قرآن کریم میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہمیں سکھائے گئے اور ان اصولوں پر چلنے کی ہدایت کی گئی۔ اسی اصول کے تحت جماعت احمدیہ میں بھی تمام احمدیوں کی ساری دنیا میں راہنمائی اور روحانی و اخلاقی اقدار کے لئے ایک نظام حضرت اقدس محمد رسول اللہ کے غلام صادق حضرت احمد علیہ السلام کے ذریعہ چلا۔ جو کہ خلافت کا بابرکت نظام ہے اور یہ خلافت کی ہی برکت ہے کہ جماعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اکناف عالم میں نہ صرف پھیل رہی ہے بلکہ اسے جن جن چیلنجز کا مقابلہ درپیش ہے وہ بھی اس نظام سے براہ راست راہنمائی لے کر ان کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ الحمد للہ علیٰ ذلک۔

جماعت احمدیہ ہر ملک میں اپنے نظام کو خلافت احمدیہ کے منشاء اور ہدایات کے مطابق چلاتی ہے اور راہنمائی حاصل کرتی ہے۔ اور خلیفۃ المسیح انفرادی طور پر بھی مختلف ممالک میں اور اجتماعی طور پر خطبات جمعہ اور دیگر خطابات کے ذریعہ جماعت کے روحانی، اخلاقی اور ان کے تعلق باللہ کے معیار کو بڑھانے کے لئے ہدایات جاری کرتے ہیں۔

اس نظام کو چلانے کے لئے مختلف ممالک میں جو عہدے دار بنائے اور منتخب کئے جاتے ہیں ان کا انتخاب کس طرح اور کس بنیاد پر ہوتا ہے اور اس سلسلہ میں اسلامی تعلیم یا قرآن کریم اور احادیث نبویہ میں کیا ہدایات ملتی ہیں اور خلفاء کے کیا ارشادات ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی ایک ہدایت پیش کی جاتی ہے۔ آپ نے مورخہ 5 دسمبر 2003ء کے خطبہ جمعہ میں عہدے داران کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

''جماعت احمدیہ کا نظام ایک ایسا نظام ہے جو بچپن سے لے کر مرنے تک ہر احمدی کو ایک پیار اور محبت کی لڑی میں پرو کر رکھتا ہے۔''

یہ وہ مقصد ہے نظام جماعت کا، اور یہ وہ قیمتی اور سنہری نصیحت ہے کہ ہم میں سے ہر ایک نے اپنے آپ کو چھوٹی عمر سے لے کر بڑی عمر تک بلکہ مرتے دم تک اپنے آپ کو اس لڑی میں جو کہ پیار و محبت کی لڑی ہے پروئے رکھنا ہے۔

اگر اس بات کو سمجھ لیا جائے کہ ہمارے نظام کا مقصد کیا ہے تو سب کام سہل اور آسان ہو جائیں گے۔ انشاء اللہ

اس مضمون کو جاری رکھتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

''حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دوررس نظر نے ذیلی تنظیموں کا قیام کیا تھا اور یہ آپ کا ایک بہت بڑا احسان ہے جماعت پر اور اسی وجہ سے جیسا کہ میں نے کہا، ابتداء ہی سے جماعت کے ہر بچہ کے ذہن میں جماعتی نظام کا ایک تقدس اور احترام پیدا ہو جاتا ہے اور اسی احترام اور تقدس کے تحت وہ پروان چڑھتا ہے۔''

(خطبات مسرور، جلد اول، صفحہ 514-515)

### عہدے داران کے انتخاب میں قرآنی اصول

سورۃ النساء کی آیت 59 میں اللہ تعالیٰ نے انتخاب کے لئے جو اصول مقرر فرمایا ہے اس کی تشریح کرتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ مورخہ 31 دسمبر 2004ء، پیرس، فرانس میں فرمایا:

''سب سے پہلے تو ہم قرآن کریم سے راہنمائی لیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں کیا فرمایا ہے یا کیا فرماتا ہے کہ اپنے عہدے داروں کا چناؤ کس طرح کرو جو آیت میں نے تلاوت کی ہے۔

اس کا ترجمہ یہ ہے کہ: 'یقیناً اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم امانتیں ان کے حقداروں کے سپرد کیا کرو اور جب تم لوگوں کے درمیان حکومت کرو تو انصاف کے ساتھ حکومت کرو یقیناً بہت ہی عمدہ ہے جو اللہ تمہیں نصیحت کرتا ہے یقیناً اللہ بہت سننے والا اور گہری نظر رکھنے والا ہے۔' (سورۃ النساء 59:4)''

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''پہلی بات تو یہ ہے کہ عہدے دار چننے والوں کو فرمایا کہ عہدے ان کو دو، ان لوگوں کو منتخب کرو جو اس کے اہل ہوں اس قابل ہوں کہ جس کام کے لئے انہیں منتخب کر رہے ہو وہ اس کو کر سکیں، وقت دے سکیں، یہ نہیں کہ چونکہ تمہارے تعلقات ہیں اس لئے ضرور اس عہدے کے لئے اس کو منتخب کرنا ہے یا ضرور اسی کو اس عہدے کے لئے ووٹ دینا ہے، اس میں ایک بہت بڑی ذمہ داری چناؤ کرنے والوں پر، منتخب کرنے والوں پر ڈالی گئی ہے اس لئے جو ووٹ دینے کے جماعتی قواعد کے تحت حقدار ہیں، ہر ممبر تو ووٹ نہیں دیتا، جو بھی ووٹ دینے کا حقدار ہے ان کو ہمیشہ دعا کر کے فیصلہ کرنا چاہئے کہ جو بہتر ہو اس کو ووٹ دے سکے۔''

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''یہاں ضمناً یہ بھی بتا دوں کہ بعض دفعہ بعض افراد پر کسی وجہ سے پابندی لگی ہوتی ہے کہ وہ انتخاب میں حصہ نہیں سکتے اس لئے اس بارہ میں ضد نہیں کرنی چاہئے کیونکہ ہمارے نزدیک فلاں شخص ہی اس کام کے لئے موزوں تھا یا موزوں ہے۔ اس لئے اسی کو ہم نے ووٹ دینا تھا۔ اور اس کی اجازت دی جائے ورنہ ہم انتخاب میں شامل نہیں ہوتے۔ یہ غلط طریق ہے۔ اطاعت کا تقاضا یہ ہے اور نظام جماعت کے احترام کا تقاضا یہ ہے کہ اگر کوئی فیصلہ ہو گیا ہے کہ کسی شخص کو حصہ لینے کی اجازت نہیں ہے تو پھر اس بارے میں اصرار نہیں کرنا چاہئے۔''

اسی خطبہ جمعہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ مزید نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

''یہ بھی ذہن میں رہے، منتخب کرنے والوں کے اور جو منتخب ہو رہے ہیں ان کے بھی، بعض دفعہ لمبا عرصہ کر کے بعض ذہنوں میں باتیں آجاتی ہیں کہ کوئی عہدہ جماعت میں کسی کا پیدائشی حق نہیں ہے، کوئی مستقل حق نہیں ہے۔ اس لئے جو خدمت کا موقع ملتا ہے وہ اللہ کا فضل ہے اور اللہ کا فضل ہو تو اللہ تعالیٰ خود ہی خدمت کا موقع دے دیتا ہے۔ خود کبھی خواہش نہیں کرنی۔ اس لئے اشارۃً بھی کبھی کسی قسم کا یہ اظہار نہیں ہونا چاہئے کہ مجھے عہدیدار بناؤ۔ نہ کسی کے دوست یا عزیز کو یہ حق حاصل ہے کہ کسی شخص کے حق میں ہلکا سا بھی اشارۃً یا کنایۃً اظہار کرے کہ اس کو ووٹ دیا جائے۔ اگر نظام جماعت کو پتہ چل جاتا ہے تو پھر جس کے حق میں پہلے پراپیگنڈہ کیا گیا ہے اس کو بھی اور جو پراپیگنڈہ کرنے والا ہے یا جس نے کوئی بات کسی کے لئے کہی ہو انتخابات سے پہلے، اس کو بھی انتخابات میں شامل ہونے سے روکا جا سکتا ہے۔ اس حق سے محروم کیا جا سکتا ہے اور کر بھی دیا جاتا ہے۔ اس لئے یہ جو جماعت کے انتخاب ہیں ان کو خالصۃً اللہ تعالیٰ کے لئے خدمت گزاروں کی ٹیم چننے والا تصور کر کے انتخاب کرنا چاہئے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے منتخب عہدیداران کی ذمہ داری بھی لگائی ہے کہ تمہیں جب منتخب کر لیا جائے تو پھر اس کو قومی امانت سمجھو۔ اس امانت کا حق ادا کرو۔ اپنی پوری استعدادوں کے ساتھ اس ذمہ داری کو نبھاؤ۔ اپنے وقت میں سے بھی اس ذمہ داری کے لئے وقت دو۔ جماعتی ترقی کے لئے نئے نئے راستے تلاش کرو۔ اور تمہارے فیصلے انصاف اور عدل کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے ہونے چاہئیں۔ کبھی تمہاری ذاتی انا، رشتہ داریوں یا دوستیوں کا پاس انصاف سے دور لے جانے والا نہ ہو۔ کبھی کسی عہدیدار کے دل میں یہ خیال نہ آئے کہ فلاں شخص نے مجھے ووٹ نہیں دیا تھا۔ یا فلاں کا نام میرے مقابلے کے لئے پیش ہوا تھا اس لئے مجھے کبھی موقع ملا، کبھی کسی معاملے میں تو اس کو بھی تنگ کروں گا۔ یہ مومنانہ شان نہیں ہے بلکہ انتہائی گری ہوئی حرکت ہے۔'' (خطبات مسرور، جلد دوم، صفحہ 946)

اسی طرح حضور انور نے خطبہ جمعہ مورخہ 5 دسمبر 2003ء میں فرمایا تھا:

''پھر انتخاب بھی ہوتے ہیں، عہدے بدلتے بھی رہتے ہیں تو ہر ایک کو اپنے ذہن میں یہ سوچ رکھنی چاہئے کہ جب بھی وہ عہدے دار بنیں گے وہ ایک خادم کے طور پر خدمت کرنے کے لئے بنیں گے، بعض دفعہ یہ ہوتا ہے کہ عہدے دار بدلے بھی جاتے ہیں، خلیفہ وقت خود بھی اپنی مرضی سے بعض عہدوں کو تبدیل کر دیتے ہیں، تو بہرحال نئے آنے والے شامل ہوتے ہیں اور نئے آنے والوں کو بھی یہی سوچ ہونی چاہئے اور اگر بنیادی ٹریننگ ہو گی تو اس سوچ کے ساتھ جو عہدہ ملے گا تو ان کو کام کرنے کی سہولت بھی رہے گی۔''

(خطبات مسرور جلد اول صفحہ 524-523)

حضور انور کی نصائح کا خلاصہ یہ ہے کہ:

1۔ ووٹ ایک امانت ہے۔ 2۔ ووٹ اس شخص کو دو جو اس کا اہل ہو۔ 3۔ کسی رشتہ داری یا دوستی اور تعلقات کی بنیاد پر ووٹ نہ دیا جائے۔ 4۔ اور ووٹ دینے کے لئے دعا کر کے فیصلہ کرو۔ 5۔ کسی کے حق میں پروپیگنڈا نہ کیا جائے۔ 6۔ عہدہ کسی کا پیدائشی حق نہیں ہے یہ سعادت ہے جسے ملے۔ 7۔ اور خدمت کے جذبہ سے عہدہ پر کام کرنا چاہئے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آنحضرت ﷺ کے ارشاد کے بارہ میں خطبہ جمعہ میں نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''پھر عہدے کی خواہش کرنا ہے، پہلے بھی میں نے کہا کہ یہ ایک ایسی بات ہے جو جماعت میں بڑی معیوب سمجھی جاتی ہے اور اس شخص کے خلاف کارروائی کی جاتی ہے جو اس بارے میں کوشش کرتا ہے۔ اس بارہ میں ایک حدیث میں اس طرح آتا ہے کہ 'حضرت عبدالرحمٰن بن سمرۃؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے مجھے فرمایا کہ اے عبدالرحمٰن! تو امارت اور حکومت نہ مانگ، اگر تجھے بغیر مانگے یہ عہدہ ملے تو اس ذمہ داری کے بارے میں تیری مدد کی جائے گی، یعنی خواہش نہ ہو اور پھر عہدہ مل جائے تو پھر اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرماتا ہے اور اپنے بندے کی مدد کرتا ہے اور اگر تیرے مانگنے پر تجھے یہ عہدہ دیا گیا تو پھر اللہ تعالیٰ کی گرفت میں ہو گا، ذرا سی بھی غلطی ہو گی تو پکڑ بہت زیادہ ہو گی۔' (صحیح بخاری۔ کتاب الاحکام)۔''

(خطبات مسرور، جلد دوم، صفحہ 951)

''اس کے علاوہ عہدیداران کے متعلق بعض عمومی باتیں بھی ہیں جن کا ذکر ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں عموماً عہدے کی خواہش کا اظہار کوئی نہیں کرتا اور جب عہدہ مل جاتا ہے تو خوف پیدا ہوتا ہے کہ مَیں ادا بھی کر سکتا ہوں یا نہیں۔ لیکن بعض سرپھرے بھی ہوتے ہیں۔ خط لکھ دیتے ہیں کہ ہمارے ضلع میں صحیح کام نہیں ہو رہا۔ لکھنے والا لکھتا ہے کہ مَیں جانتا ہوں کہ عہدے کی خواہش کرنا مناسب نہیں لیکن پھر بھی مَیں سمجھتا ہوں کہ اگر میرے سپرد امارت یا فلاں عہدہ کر دیا جائے تو مَیں چھ مہینے یا سال میں اصلاح کر سکتا ہوں۔ تبدیلیاں پیدا کر دوں گا۔ تو بعض تو ایسے سرپھرے ہوتے ہیں جو کھل کر لکھ دیتے ہیں۔ اور بعض بڑی ہوشیاری سے یہی مدعا بیان کر رہے ہوتے ہیں۔ تو ان پر مَیں یہ واضح کر دوں کہ ہمارے نظام میں، جماعت احمدیہ کے نظام میں اگر کسی انتخاب کے وقت کسی کا نام پیش ہو جائے تو وہ اپنے آپ کو ووٹ دینے کا حق بھی نہیں رکھتا۔ اپنے آپ کو ووٹ دینا بھی اس بات کا اظہار ہے کہ مَیں اس عہدے کا حقدار ہوں۔ ایسے لوگوں کو یہ حدیث پیش نظر رکھنی چاہئے۔

'حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور میرے ساتھ میرے دو چچازاد بھائی تھے ان میں سے ایک بولا: یارسول اللہ! ہم کو ان ملکوں میں سے کسی ملک کا جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو دیئے ہیں امیر مقرر کر دیجئے اور دوسرے نے بھی ایسا ہی کہا تو آپ نے فرمایا۔'' اللہ کی قسم ہم ولایت کی خدمت اس کے سپرد نہیں کرتے جو اس کی درخواست کرے یا اس کی حرص کرے۔'' (صحیح مسلم۔ کتاب الامارۃ)

حضور انور نے مذکورہ بالا حدیث کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ:

'' اے عبدالرحمٰن! عہدہ اور حکومت کی درخواست مت کر کیونکہ اگر درخواست سے تجھ کو (عہدہ یا حکومت) ملے تو اس کا بوجھ تجھ پر ہوگا اور اگر بغیر سوال کے ملے تو خدا تعالیٰ کی نصرت شاملِ حال ہوگی۔''

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس ضمن میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ حوالہ بھی پیش فرمایا:

'' بعض لوگوں کو یہ عادت ہوتی ہے کہ وہ اس قسم کے عہدے لینے کے لئے مجالس میں شامل ہوتے ہیں۔ ایسے لوگ لعنت ہوتے ہیں اپنی قوم کے لئے اور لعنت ہوتے ہیں اپنے نفس کے لئے۔ وہ وہی ہیں جن کے متعلق خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ الَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ صَلٰوتِھِمْ سَاھُوْنَ۔ الَّذِیْنَ ھُمْ یُرَآءُوْنَ (سورۃ الماعون 107:5-7) ریا ہی ریا ان میں ہوتی ہے۔ کام کرنے کا شوق ان میں نہیں ہوتا۔''

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس ضمن میں مزید فرماتے ہیں:

'' کارکنوں کو چاہئے کہ تندہی سے کام کریں۔ یہ خواہش کہ ہمارا نام و نمود ہو ایسا خیال ہے جو خراب کرتا ہے۔ اس خیال کے ماتحت بہت لوگ خراب ہو گئے ہیں، ہوتے ہیں ہوتے رہیں گے۔ تم اللہ سے ڈرو اور اسی سے خوف کرو اور اس بات کو مدنظر رکھو کہ اس کا کام کر کے اس سے انعام کے طالب ہو... اور لوگوں سے مدح اور تعریف نہ چاہو۔ اللہ تعالیٰ ہمارے کاموں میں للّٰہیت پیدا کرے۔ اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے اور مجھ پر بھی رحم کرے۔ آمین'' (خطبات مسرور، جلد اول، صفحہ 528-530)

اس تفصیل کا خلاصہ یہ ہے کہ:

1۔ انسان عہدے کی خواہش نہ کرے۔ 2۔ انتخاب کے وقت اگر کسی کا نام پیش ہوتا ہے تو وہ خود اپنے آپ کو ووٹ بھی نہیں دے سکتا۔ 3۔ عہدے کی خواہش اور نام و نمود کی خواہش، ریاکاری کے زمرے میں آجاتی ہے۔ ایسے لوگوں کی پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد نہیں ہوتی اور ان کاموں میں برکت نہیں پڑتی۔

ان تمام امور کی روشنی میں جماعت احمدیہ میں عہدیداران کو منتخب کرنے کیلئے چند عمومی قواعد ذیل میں درج ہیں۔ مقامی اور ملکی سطح پر انتخابات کے تفصیلی قواعد جاننے کے لئے ملاحظہ کریں قواعد نمبر 215 تا 290۔ (قواعد وضوابط تحریک جدید انجمن احمدیہ، ایڈیشن 2008ء)

## عمومی قواعد

### قاعدہ نمبر 221

یہ بات ذہن نشین رہنی چاہئے کہ تمام عہدیداران:

(الف) داڑھی رکھتے ہوں۔ استثنائی صورت میں (داڑھی نہ رکھنے والے کا بھی انتخاب ہو سکتا ہے لیکن) اس کی اجازت حضرت خلیفۃ المسیح سے لینا ضروری ہوگا۔

(ب) معروف طور پر متقی ہوں۔

### قاعدہ نمبر 222

(الف) درج ذیل افراد کسی بھی جماعتی انتخاب میں ووٹ دینے کے اہل نہ ہوں گے۔

☆ ایسا شخص جو لازمی چندہ جات کا نادہندہ ہو۔

☆ ایسا شخص جس کی عمر 18 سال سے کم ہو۔

☆ ایسے افراد جن کے خلاف نظام جماعت نے تعزیری کارروائی کی ہو۔

نوٹ: ایسے زیر تعزیر افراد کو حضرت خلیفۃ المسیح کی طرف سے معاف کئے جانے کے بعد تین سال کا عرصہ گزرنے پر دوبارہ الیکشن میں حصہ لینے کی اجازت ہوگی۔

☆ ایسے عہدیداران جنہیں نظام جماعت نے بوجوہ معطل کر دیا ہو (معطلی کے عرصہ کے دوران)

(ب) ایسے بقایا داران/ نادھندگان، جو انتخاب کی تاریخ کے اعلان کے بعد اپنا چندہ ادا کریں وہ اس انتخاب میں حصہ نہیں لے سکتے۔ محض انتخاب میں حصہ لینے کی خاطر چندے کی ادائیگی کی سختی سے حوصلہ شکنی کی جانی چاہئے۔

(ج) ایک نومبائع اپنی بیعت کے ایک سال کے بعد انتخاب میں حصہ لینے کا حق دار ہوگا۔ بشرطیکہ وہ قواعد وضوابط میں دی گئی تمام دوسری شرائط پوری کرتا ہو۔

### نوٹ نمبر 1

چندہ ادا کرنے والے ممبر سے مراد ایسا شخص ہے جو چھ ماہ یا اس سے زائد کے لازمی چندہ جات کا بقایا دار نہ ہو، اس شرط سے وہ افراد مستثنیٰ ہیں جنہوں نے مرکز سے بقایا جات کی بالاقساط ادائیگی یا رعایتی شرح سے چندہ کی ادائیگی کی اجازت حاصل کی ہو۔ تاہم ایسے تمام افراد کسی جماعتی عہدہ یا مجلس انتخاب کے ممبر کی حیثیت سے منتخب نہیں کئے جا سکتے سوائے اس کے کہ مرکز کی طرف سے قبل از وقت ان کے انتخاب کی اجازت حاصل کر لی گئی ہو۔

### نوٹ نمبر 2

ایسا شخص جو اپنی متعلقہ ذیلی تنظیم (مجلس انصاراللہ/ مجلس خدام الاحمدیہ) کے چندہ مجلس کا چھ ماہ سے زیادہ کا بقایا دار اور چندہ سالانہ اجتماع کا ایک سال سے زائد عرصہ کا بقایا دار ہو وہ کسی بھی جماعتی عہدہ کے لئے منتخب نہیں ہو سکتا۔

## اسلامی شعار کی پابندی

ان معروف قواعد میں یہ کہا گیا ہے کہ جن عہدے داروں کا انتخاب کیا جائے وہ شعار اسلامی پر پابند ہوں۔ جن میں ایک اہم چیز داڑھی کا رکھنا ہے اور داڑھی رکھنا سنت نبوی ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اور آپ کے خلفاء نے وقتاً فوقتاً اس کی طرف توجہ بھی دلائی ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ایک عرب نے داڑھی کی نسبت دریافت کیا تو حضرت اقدسؑ نے فرمایا:

'' یہ انسان کے دل کا خیال ہے بعض انگریز تو داڑھی اور مونچھ سب کچھ منڈوا دیتے ہیں وہ اسے خوبصورتی خیال کرتے ہیں اور ہمیں اس سے ایسی کراہت آتی ہے کہ سامنے ہو تو کھانا کھانے کو جی نہیں چاہتا۔ داڑھی کا جو طریق انبیاء اور راستبازوں نے اختیار کیا وہ بہت پسندیدہ ہے البتہ اگر بہت لمبی ہو جاوے تو کٹوا دینی چاہئے، ایک مشت رہے۔ خدا نے یہ ایک امتیاز مرد اور عورت کے درمیان رکھ دیا ہے۔'' (ملفوظات، جلد 4۔ لندن، 1984ء، صفحہ 388)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خطبہ جمعہ مورخہ 14 فروری 1945ء میں نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

'' اصل بات یہ ہے کہ گو داڑھی کو مذہب میں کوئی بڑا دخل نہیں لیکن اغیار تمہاری داڑھیوں کو، سر کے بالوں کو اور تمہارے کپڑوں کو اس نظر سے دیکھتے ہیں کہ تم اپنے مذہب کے لئے کتنی غیرت رکھتے ہو اور تم اسلامی شعار کو قائم کرنے کی کس قدر کوشش کرتے ہو۔''

پھر حضورؓ فرماتے ہیں۔

'' جب تم داڑھی منڈواتے ہو یا چھوٹی چھوٹی داڑھی رکھتے ہو تم اپنے منہ سے اقرار کرتے ہو کہ اسلام کے احکام پر عمل نہیں ہو سکتا پھر تم یہ بتاؤ تم دوسروں پر کیا اثر ڈال سکتے ہو۔''

آپؓ نے اس خطبہ میں فرمایا:

'' کہ داڑھی رکھنے میں بھی کئی حکمتیں اور مصالح ہیں، یہ جسمانی صحت کے لئے مفید ہے اور جماعتی تنظیم کے لئے بھی بہت

فائدہ مند ہے۔''

(مشعل راہ: خدام الاحمدیہ سے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خطبات و تقاریر، جلد اول۔ قادیان: نظارت نشرواشاعت، 2006ء، صفحہ 401-402)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خطبہ جمعہ 8 اپریل 1938ء نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

''اسی طرح داڑھی رکھنے کا مسئلہ ہے آپ نے فرمایا (یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے) کہ ہم تو نصیحت کر دیتے ہیں جسے ہمارے ساتھ محبت ہوگی وہ خود رکھے گا، ہماری داڑھی ہے اور جو ہمارے ساتھ محبت کرے گا، وہ خود رکھ لے گا، تو کیا اس کے یہ معنی ہیں کہ اب ہمیں داڑھی رکھنے پر کوئی زور نہیں دینا چاہئے۔'' (ایضاً۔صفحہ 38)

## سب سے اہم شرط: تقویٰ

متعلقہ قواعد میں ایک بات یہ ہے کہ ایسا شخص جس کو کسی عہدہ کے لئے چنا جائے وہ متقی ہو۔ تقویٰ کا پیمانہ ناپنے کا آلہ تو اللہ کے پاس ہے، کوئی انسان کسی کے تقویٰ کو ناپ تول نہیں سکتا، جو ظاہری حالات ہوں ان سے انسان پتہ لگا سکتا ہے کہ کسی کے اخلاق کیسے ہیں۔ اس لئے درج ذیل باتوں کی طرف توجہ ہونی چاہئے کہ ایسا شخص متکبر نہ ہو۔ خود غرض نہ ہو۔ غیبت کرنے والا نہ ہو، باتوں کو غیر ضروری طور پر ادھر ادھر پھیلانے والا نہ ہو، جس سے بدامنی ہوتی ہو یا لوگوں کے اندر بے چینی پیدا کرنے والی ہوں۔ اس کے اندر پیار، نرمی، اخوت، محبت اور جماعت کے افراد کے لئے ہمدردی پائی جاتی ہو۔ اور وہ صبر و تحمل رکھنے والا ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تو مشن ہی تقویٰ پیدا کرنا تھا آپ نے جماعت کو بار بار تقویٰ کی راہ اختیار کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے اور بعض اوقات اس پر بے چینی کا اظہار بھی فرمایا۔ ایک موقع پر آپؑ نے فرمایا:

''خدا تعالیٰ کی عظمت کو یاد کر کے سب ترساں رہو اور یاد رکھو کہ سب اللہ کے بندے ہیں کسی پر ظلم نہ کرو۔ نہ تیزی کرو نہ کسی کو حقارت سے دیکھو جماعت میں اگر ایک آدمی گندہ ہوتا ہے تو وہ سب کو گندہ کر دیتا ہے اگر حرارت کی طرف تمہاری طبیعت کا میلان ہو تو پھر اپنے دل کو ٹٹولو کہ یہ حرارت کس چشمہ سے نکلی ہے یہ مقام بہت نازک ہے۔'' (ملفوظات، جلد 4، صفحہ 9)

پھر فرمایا:

''اہل تقویٰ کے لئے یہ شرط ہے کہ وہ زندگی غربت اور مسکینی میں بسر کریں یہ تقویٰ کی ایک شاخ ہے۔ میں نہیں چاہتا کہ میری جماعت والے آپس میں ایک دوسرے کو چھوٹا یا بڑا سمجھیں یا ایک دوسرے پر غرور کریں یا نظر استخفاف سے دیکھیں خدا جانتا ہے کہ بڑا کون ہے یا چھوٹا کون ہے یہ ایک قسم کی تحقیر ہے جس کے اندر حقارت ہے ڈرے کہ یہ حقارت بیج کی طرح بڑھے اور اس کی ہلاکت کا باعث ہو جاوے۔ بعض آدمی بڑوں سے مل کر بڑے ادب سے پیش آتے ہیں لیکن بڑا وہ ہے جو مسکین کی بات مسکینی سے سنے۔ اس کی دل جوئی کرے اس کی بات کی عزت کرے کوئی چڑ کی بات منہ پر نہ لاوے کہ جس سے دکھ پہنچے۔''

پھر فرمایا:

''خدا کے کلام سے پایا جاتا ہے کہ متقی وہ ہوتے ہیں جو حلیمی اور مسکینی سے چلتے ہیں وہ مغرورانہ گفتگو نہیں کرتے ان کی گفتگو ایسی ہوتی ہے جیسے چھوٹا بڑے سے گفتگو کرے ہم کو ہر حال میں وہ کرنا چاہئے جس سے ہماری فلاح ہو، اللہ تعالیٰ کسی کا اجارہ دار نہیں وہ خاص تقویٰ کو چاہتا ہے۔ جو تقویٰ کرے گا وہ مقام اعلیٰ کو پہنچے گا۔'' (ملفوظات، جلد اول، لندن ایڈیشن۔ صفحہ 36-37)

حضرت اقدس علیہ السلام فرماتے ہیں:

''اپنی جماعت کی خیر خواہی کے لئے زیادہ ضروری بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ تقویٰ کی بابت نصیحت کی جاوے کیونکہ یہ بات عقلمند کے نزدیک ظاہر ہے کہ بجز تقویٰ اور کسی بات سے اللہ تعالیٰ راضی نہیں ہوتا۔۔۔ ہماری جماعت کو خاص کر تقویٰ کی ضرورت ہے خصوصاً اس خیال سے بھی کہ وہ ایک ایسے شخص سے تعلق رکھتے ہیں اور اس کے سلسلہ کی بیعت میں ہیں جس کا دعویٰ ماموریت کا ہے تا وہ لوگ جو خواہ کسی قسم کے بغضوں، کینوں یا شرکوں میں مبتلا تھے یا کیسے ہی رو بہ دنیا تھے ان تمام آفات سے نجات پاویں۔'' (ایضاً۔ صفحہ 10)

جہاں تک تقویٰ کا تعلق ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب بھری پڑی ہیں جن سے تقویٰ کی اہمیت اور برکات معلوم ہوسکتی ہیں۔

## مالی قربانی

قواعد وضوابط میں ایک اور بات جس کا ذکر ہے اور کبھی کبھی اکا دکا اس بات کا اظہار کر دیتے ہیں کہ چندوں پر کیوں زور دیا جاتا ہے اور قواعد میں یہ بات کیوں رکھی گئی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ چندوں کی برکت اور اس کا مقصد بھی بیان کیا جائے اور عہدیداروں کو تو ہر لحاظ سے معیاری ہونا چاہئے خواہ اس کا تعلق خدا تعالیٰ سے ہو خواہ بندوں سے ہو۔

اللہ تعالیٰ قران کریم میں فرماتا ہے:

اور اللہ کے راستے میں (مال و جان) خرچ کرو اور اپنے ہی ہاتھوں (اپنے آپ کو) ہلاکت میں مت ڈالو۔ (سورۃ البقرۃ 2:196)

پھر اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو فرمایا کہ:

تم کامل نیکی کو ہرگز نہیں پا سکتے جب تک اپنی پسندیدہ اشیاء میں سے (خدا کے لئے) خرچ نہ کرو اور جو کوئی چیز بھی تم خرچ کرو اللہ اسے یقیناً خوب جانتا ہے۔ (سورۃ آل عمران 3:93)

صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ میں یہ روایت آتی ہے کہ:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ اپنی نسبتی ہمشیرہ حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ کو نصیحت فرمائی کہ اللہ کی راہ میں گن گن کر خرچ نہ کیا کرو، ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تمہیں گن گن کر ہی دیا کرے گا اپنے روپیوں کی تھیلی کا منہ (بخل کی راہ سے) بند کر کے نہ بیٹھ جانا ورنہ پھر اس کا منہ بند ہی رکھا جائے گا۔ جتنی طاقت ہے دل کھول کر خرچ کیا کرو۔

(مالی قربانی ایک تعارف۔ ربوہ: تحریک جدید انجمن احمدیہ، صفحہ 13-12)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے چندوں اور مالی قربانی، اس کی ضروریات اور اہمیت کو بھی متعدد مرتبہ بیان فرمایا۔ اشتہار تبلیغ رسالت میں آپؑ فرماتے ہیں:

''خدا تعالیٰ نے متواتر ظاہر کر دیا ہے کہ واقعی اور قطعی طور پر وہی شخص اس جماعت میں داخل سمجھا جائے گا جو اپنے عزیز مال کو اس راہ میں خرچ کرے گا۔'' (مالی نظام، حصہ دوم۔ ربوہ: نظارت بیت المال، صفحہ 3)

پھر فرماتے ہیں:

''قوم کو چاہئے کہ ہر طرح سے اس سلسلہ کی خدمت بجا لاوے۔ مالی طرح پر بھی خدمت کی بجا آوری میں کوتاہی نہیں چاہئے۔ دیکھو دنیا میں کوئی سلسلہ بغیر چندہ کے نہیں چلتا۔ رسول کریم ﷺ، حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ سب رسولوں کے وقت چندے جمع کئے گئے۔ پس ہماری جماعت کے لوگوں کو بھی اس امر کا خیال ضروری ہے۔'' (مالی نظام، حصہ اول۔ ربوہ: نظارت بیت المال، صفحہ 56)

## رویا والہام

رؤیا دیکھا کہ ایک دیوار پر ایک مرغی ہے وہ کچھ بولتی ہے سب فقرات یاد نہیں رہے مگر آخری فقرہ جو یاد رہا یہ تھا۔ اِنْ کُنْتُمْ مُسْلِمِیْنَ اگر تم مسلمان ہو۔ اس کے بعد بیداری ہوئی۔ یہ خیال تھا کہ مرغی نے یہ کیا الفاظ بولے ہیں۔ پھر الہام ہوا:

اَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اِنْ کُنْتُمْ مُسْلِمِیْنَ

اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو اگر تم مسلمان ہو۔

فرمایا کہ:

مرغی کا خطاب اور الہام کا خطاب ہر دو جماعت کی طرف تھے۔ دونوں فقروں میں ہماری جماعت مخاطب ہے۔۔۔۔

فرمایا:

مرغی اپنے عمل سے دکھاتی ہے کہ کس طرح انفاق فی سبیل اللہ کرنا چاہئے کیونکہ وہ انسان کی خاطر ساری جان قربان کرتی ہے اور انسان کے واسطے ذبح کی جاتی ہے۔ اسی طرح مرغی نہایت محنت اور مشقت کے ساتھ ہر روز انسان کے کھانے کے واسطے انڈا دیتی ہے۔'

(ملفوظات۔ جلد 8، صفحہ 281)

(مالی نظام، حصہ سوم۔ ربوہ: نظارت بیت المال، صفحہ 4)

بہرحال ان اقتباسات سے یہ بات ظاہر و باہر ہے کہ مالی قربانی سے انسان کو خدا تعالیٰ کا قرب، تزکیہ نفس اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے اور یہ ہر احمدی کا فرض اولین ہے کہ مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے۔ آخری زمانے میں چونکہ اشاعت اسلام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ہوئی ہے۔ جیسا کہ اللہ فرماتا ہے۔

اے لوگو! جو ایمان لائے ہو کیا میں تمہیں ایک ایسی تجارت پر مطلع کروں جو تمہیں دردناک عذاب سے نجات دے گی؟

تم جو اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہو اور اللہ کے راستے میں اپنے اموال اور اپنی جانوں کا ساتھ جہاد کرتے ہو یہ تمہارے لئے بہت بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو، وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں ایسی جنتوں میں داخل کردے گا جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں اور ایسے پاکیزہ گھروں میں بھی جو ہمیشہ رہنے والی جنتوں میں ہیں یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ (سورۃ الصف 61:11-13)

تو مالی قربانی تزکیہ نفس کے لئے ہے۔ اس وجہ سے انتخاب قواعد و ضوابط میں یہ بات شامل ہے کہ ایسا شخص جسے لوگوں کی خدمت پر مامور کیا گیا ہے انہیں ایک رول ماڈل بننا چاہئے اور ان کی مالی قربانیاں بھی معیاری ہونی چاہئیں۔

اب چندہ عام کی شرح 1/16 ہے۔ جماعت کے قواعد کے مطابق ایسا شخص ہی انتخاب میں حصہ لے سکتا ہے اور ووٹ دے سکتا ہے۔ جس کا چندہ معیاری ہو اور باشرح ہو۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے فرمایا:

''میری ساری زندگی کا تجربہ ہے کہ جو لوگ مالی قربانی میں خدا تعالیٰ سے صاف معاملہ نہیں رکھتے اور تقویٰ کے ساتھ اپنے مال میں سے اللہ اور اس کے دین کا حصہ الگ نہیں کرتے ان کے دیگر معاملات بھی بگڑ جاتے ہیں، گھروں کا سکون تباہ ہو جاتا ہے، کاروبار میں نقصان اٹھانے لگتے ہیں اولاد کی تربیت میں بگاڑ آجاتا ہے اور بالعموم انسان کی زندگی سے برکتیں اٹھ جاتی ہیں۔ پھر ایسے لوگوں کے دعوت الی اللہ کے کام میں بھی کوئی جان اور قوت پیدا نہیں ہوتی۔ اس لئے اس مسئلہ کو معمولی نہ سمجھیں۔ خدا خوفی کے ساتھ، اپنے ہی بھلے کے لئے اس طرف پوری توجہ دیں۔ اور یقین رکھیں کہ اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے سے مال بڑھتے ہی ہیں، گھٹتے ہرگز نہیں۔

(مالی نظام، حصہ اول۔ ربوہ: نظارت بیت المال۔ پیغام حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ، صفحہ 96)

پس یہ وہ راز ہیں مالی قربانی کے، عہدیداروں کو اس پر خود عمل کرنا چاہئے تاکہ دوسروں سے عمل کرا سکیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ مالی قربانی کو قواعد و ضوابط میں رکھا گیا ہے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے متعدد بار تحریک جدید اور وقفِ جدید کے نئے سالوں کے آغاز پر اعلان میں متعدد واقعات ایسے سنائے ہیں کہ کس طرح خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے افراد مالی قربانیوں میں آگے سے آگے بڑھتے چلے جارہے ہیں اور ان مالی قربانیوں کے نتیجے میں خدا تعالیٰ انہیں کس طرح روحانی اور تعلق باللہ جیسی کامیابیوں سے نواز رہا ہے۔ الحمدللہ۔ اس لئے یہ مالی قربانی کا مطالبہ بار بار کیا جارہا ہے کہ خاص طور پر جو لوگ جن کے ذمہ جماعت کی خدمات سپرد ہیں وہ ایک اعلیٰ نمونہ قائم کریں اور دوسروں کے لئے رول ماڈل بنیں۔

## عہدیداروں کو نصیحت

حضور انور نے خطبہ جمعہ مورخہ 5 دسمبر 2003ء میں عہدیداروں کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:

''پھر آخر میں خلاصۃً دوبارہ بیان کر دیتا ہوں کہ جو باتیں میں نے کہی ہیں عہدیداران کے لئے اور یہ خلفائے سلسلہ کہتے چلے آئے ہیں پہلے بھی لیکن ایک عرصہ گزرنے کے بعد بعض باتیں یاد نہیں رہتیں۔ جو نئے آنے والے عہدیداران ہوتے ہیں جو نہیں سمجھ رہے ہوتے صحیح طرح اس لئے بار بار یاددہانی کروانی پڑتی ہے۔ تو خلاصۃً یہ باتیں ہیں:

(1) عہدیداران پر خود بھی لازم ہے کہ اطاعت کا اعلیٰ نمونہ دکھائیں اور اپنے سے بالا افسر یا عہدیدار کی مکمل اطاعت اور عزت کریں۔ اگر یہ کریں گے تو آپ کے نیچے جو لوگ ہیں، افراد جماعت ہوں یا کارکنان، آپ کی مکمل اطاعت اور عزت کریں گے۔

(2) یہ ذہن میں رکھیں کہ لوگوں سے نرمی سے پیش آنا ہے۔ ان کے دل جیتنے ہیں، ان کی خوشی غمی میں ان کے کام آنا ہے۔ اگر آپ یہ فطری تقاضے پورے نہیں کرتے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ایسے عہدیدار کے دل میں تکبر پایا جاتا ہے۔

(3) امراء اور عہدیداران یا مرکزی کارکنان یہ دعا کریں کہ ان کے ماتحت یا جن کا ان کو نگران بنایا گیا ہے، شریف النفس ہوں، جماعت کی اطاعت کی روح ان میں ہو اور نظام جماعت کا احترام ان میں ہو۔

(4) کبھی کسی فرد جماعت سے کسی معاملہ میں امتیازی سلوک نہ کریں اور یہ بھی یاد رکھیں کہ بعض لوگ بڑے ٹیڑھے ہوتے ہیں۔ مجھے علم ہے کہ امراء کے، عہدیداران کے، یا نظام جماعت کے ناک میں دم کیا ہوتا ہے ایسے لوگوں نے لیکن پھر بھی ان کی بدتمیزیوں کو جس حد تک برداشت کرسکتے ہیں کریں اور ان کی طرف سے پہنچنے والی تکلیف پر کسی قسم کا شکوہ نہ کریں، بدلہ لینے کا خیال بھی کبھی دل میں نہ آئے۔ ان کے لئے دعا کریں، اللہ تعالیٰ سے مدد مانگیں۔

(5) پھر یہ کہ نظام جماعت کا استحکام اور حفاظت سب سے مقدم رہنا چاہئے اور اس کے لئے ہمیشہ کوشش کرتے رہنا چاہئے۔ پھر کبھی اپنے گرد 'جی حضوری' کرنے والے یا خوشامد کرنے والے لوگوں کو اکٹھا نہ ہونے دیں۔ جن عہدیداروں پر ایسے لوگوں کا قبضہ ہو جاتا ہے پھر ایسے عہدیداران سے انصاف کی توقع نہیں کی جاسکتی۔ ایسے عہدیدار پھر ان لوگوں کے ہاتھ میں کٹھ پتلی بن جاتے ہیں۔ تبھی تو آنحضرت ﷺ نے اس دعا کی تلقین فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ کبھی بُرے مشیر میرے اردگرد اکٹھے نہ کرے۔

(6) پھر یہ بھی یاد رکھنے والی بات ہے جیسا کہ مَیں بیان بھی کر چکا ہوں کہ جہاں نظام جماعت کے تقدس پر حرف نہ آتا ہو، عفو اور احسان کا سلوک کریں۔ ان کے لئے مغفرت مانگیں جو ان کی اصلاح کا موجب بنے۔ یہ تو عہدیداران کے لئے ہے لیکن آخر میں مَیں پھر احباب جماعت کے لئے ایک فقرہ کہہ دیتا ہوں کہ آپ پر بھی، جو عہدیدار نہیں ہیں، ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے اور وہ یہ ہے کہ آپ کا کام صرف اطاعت، اطاعت اور اطاعت ہے اور ساتھ دعا کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی ذمہ واریاں سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔''

(خطبات مسرور، جلد اول، صفحہ 531-532)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ نصیحت بھی فرمائی کہ:

''جماعت احمدیہ میں عہدیدار اسٹیجوں پر بیٹھنے یا رعونت سے پھرنے کے لئے نہیں بنائے جاتے بلکہ اس تصور سے بنائے جاتے ہیں کہ قوم کے سردار قوم کے خادم ہیں۔۔۔۔ وہ تمام عہدیدار چاہے ذیلی تنظیموں کے عہدیدار ہوں، چاہے جماعتی عہدیدار ہوں، خلیفۂ وقت کے نمائندہ کے طور پر اپنے اپنے علاقہ میں متعین ہیں اور ان سے یہی امید کی جاتی ہے اور یہی تصور ہے کہ وہ خلیفۂ وقت کے نمائندہ ہیں۔

(باقی صفحہ 32)

# اسلام میں مسجد کا مقام اور اُس کی اہمیت اور تاریخ ساز مساجد کا تذکرہ

مکرم پروفیسر عبدالسمیع خان صاحب، ایڈیٹر روزنامہ الفضل ربوہ

ہمارے سیّد و مولیٰ آنحضرت ﷺ کے امتیازی خصائص میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ اور آپؐ کی اُمت کے لئے ساری زمین کو پاک اور سجدہ گاہ بنادیا ہے اور فی ذاتہ زمین پر کوئی ایسی جگہ نہیں جہاں خدا کی عبادت نہ کی جاسکتی ہو۔ حضور ﷺ نے فرمایا:

جعلت لی الارض مسجداً و طھوراً

(صحیح بخاری۔ کتاب الصلوۃ، باب جعلت ...)

ترجمہ: ساری زمین میرے لئے بطور مسجد اور پاکیزہ بنائی گئی ہے۔

لیکن اسلام سابقہ تمام مذاہب سے بڑھ کر اجتماعی عبادت کا نقیب ہے اور کل عالم کو اکٹھا کر کے خدا کے حضور سر جھکانے کی تعلیم دیتا ہے۔ اس لئے اجتماعی عبادات کے قیام کے لئے ایسی جگہیں مخصوص کرنے کا بھی ارشاد فرماتا ہے جہاں کچھ لوگ مل کر سربسجود ہوں۔ ایسے مقام شرعی اصطلاح میں 'مسجد' کہلاتے ہیں اور بے شمار برکتوں اور رحمتوں کے حامل ہیں بلکہ حقیقت میں برکتوں کا منبع ہیں۔ جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے ہمیں مطلع فرمایا:

احب البلاد الی اللہ مساجدھا وابغض البلاد الی اللہ اسواقھا۔

(صحیح مسلم۔ کتاب المساجد، باب فضل الجلوس فی مصلاہ)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی نظر میں بستیوں کی سب سے پسندیدہ جگہیں مساجد ہیں اور سب سے ناپسندیدہ جگہیں بازار ہیں۔

اس حدیث پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ چونکہ انسانی زندگی کی پیدائش کا مقصد قیام عبادت ہے اس لئے وہی جگہیں خدا کے حضور اعلیٰ اور محبوب ترین مقام ہیں جو اس مقصد کی تکمیل میں ممد و معاون ہیں۔ اس کے برعکس وہ مقامات جہاں خدا کو بھولنے کے مواقع سب سے زیادہ ہوتے ہیں اور دنیاداری اور نفسانیت کا زیادہ غلبہ ہوتا ہے اِس لئے وہ خدا کی نظر میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ ہوتے ہیں۔ پس مسجد وہ جگہ ہے جو حی و قیوم خدا کے تعلق کے باعث ابدی زندگی کی حامل ہے اور اُن پر کبھی موت نہیں آئے گی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

قیامت کے دن مسجدوں کے سوا ساری زمین فنا ہوجائے گی۔

(کنز العمال۔ جلد 4، صفحہ 139)

یعنی وہ مقامات جو تعلق باللہ کی علامات ہیں اُن کی برکتیں اور اُن کے انوار ہمیشہ زندہ و پائندہ رہیں گے کیونکہ وہ خدا کے نور سے جلوہ گر ہوتے ہیں اور زمین کے ماتھے کا جھومر ہیں۔

## مسجد کی تاریخ

مسجد کی تاریخ پر نظر دوڑائیں تو معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کا سب سے پہلا گھر جو نوع اِنسانی کے لئے بنایا گیا وہ ایک مسجد تھی جو بیت اللہ یا خانہ کعبہ کے نام سے معروف ہے۔ قرآن کریم فرماتا ہے:

ترجمہ: سب سے پہلا گھر جو تمام لوگوں کے فائدہ کے لئے بنایا گیا تھا وہ ہے جو مکّہ میں ہے۔ وہ تمام جہانوں کے لئے برکت والا مقام اور موجب ہدایت ہے۔ (سورۃ آل عمران 97:3)

اِس مقدس گھر کے متعلق خدا تعالیٰ یہ اعلان کرتا ہے کہ:

یہ ہمیشہ آباد رہے گا اور اس کی چھت ہمیشہ سر بلند رہے گی۔

(سورۃ الطور 52:5-6)

دنیا کی تمام مساجد اِسی بیت الحرام کے اِظلال اور اتباع ہیں۔ بیت اللہ کے قیام کے بعد لاکھوں کی تعداد میں خدا کے گھر بنائے جاتے رہے یہاں تک کہ وہ وجود آ گیا جس نے عبادت کو معراج تک پہنچادیا اور جو خود کعبہ کا مقصود اور خدا کا حقیقی اور اعلیٰ ترین عبد تھا مگر آپؐ کی قوم نے آپؐ کو مکّی زندگی میں خدا کا گھر بنانے کی اجازت نہ دی اس لئے جہاں موقع ملتا آپؐ اور آپؐ کے صحابہؓ نماز ادا کر لیتے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک مشرک سردار ابن الدغنہ کی پناہ میں آنے کے بعد گھر میں ایک مختصر سی مسجد بنائی تھی مگر کفار نے اس کو بھی منہدم کردیا۔ (صحیح بخاری۔ کتاب بنیان الکعبہ، باب ہجرۃ النبیؐ)

## مسجد قبا

مکّہ سے ہجرت کے بعد جب آنحضرت ﷺ کی نواحی بستی ''قبا'' میں تشریف فرما ہوئے تو وہاں آپؐ نے خدا کے پہلے گھر کی بنیاد اپنے ہاتھوں سے ڈالی۔ آپؐ اور آپؐ کے صحابہؓ خود ہی معمار تھے اور خود ہی مزدور تھے۔ رسول کریم ﷺ کو اس مسجد سے ایسی والہانہ محبت تھی کہ ہر ہفتہ کے دن تشریف لاتے اور دو رکعت نماز ادا فرماتے۔

(صحیح بخاری۔ کتاب فضل الصلوۃ فی مسجد مکّہ، باب من اتی مسجد قبا)

آپؐ کے صحابہؓ نے بھی اس یاد کو قائم رکھا اور آج بھی یہ مسجد مرجع خلائق ہے۔

## مسجد نبویؐ

عہد نبویؐ کی سب سے عظیم الشان مسجد وہ ہے جو آج مسجد نبویؐ کے نام سے معروف ہے اور قبا سے مدینہ تشریف لانے کے بعد حضور ﷺ نے صحابہؓ کے ساتھ مل کر یہ مسجد تعمیر کی۔ اس کی زمین سہل اور سہیل نامی دو یتیم بچوں کی تھی جو حضرت اسعد بن زرارہ کی زیر تربیت پرورش پاتے تھے۔ حضور ﷺ نے جب زمین لینا چاہی تو اُن یتیموں نے قیمت لینے سے انکار کردیا مگر حضور ﷺ نے قیمت ادا فرمائی۔ (صحیح بخاری۔ کتاب المناقب، باب ہجرت النبیؐ)

یہ وہ مساجد تھیں جو ظاہری لحاظ سے انتہائی کمزور اور سادہ تھیں۔ کچی اینٹوں سے ان کی دیواریں اٹھائی گئیں اور جن کے ستون کھجور کے تنوں پر مشتمل تھے اور چھت کھجور کے پتوں سے بنائی گئی تھی۔ جب بارش ہوتی تھی تو فرش پر کیچڑ ہوجاتا تھا۔ مگر یہی وہ بے رنگ عمارتیں تھیں جنہوں نے دنیا میں خدائی جلووں کو آشکارا کیا۔ یہیں سے عرب ہی کی نہیں کل عالم کی فتح کی داغ بیل ڈالی گئی۔

مسجد نبویؐ وہ مقدس مقام ہے جس نے دس سال سے زیادہ عرصہ تک آنحضرت ﷺ کے وجود مقدس سے برکتیں پائیں۔ یہی اُس زمانہ کا مدرسہ تھا۔ یہی مکتب تھا۔ یہی عدالت تھی۔ یہی تربیت گاہ تھی۔ یہیں سے وہ لوگ اُٹھے جنہوں نے پرانے ارض و سماء کو مٹا کر نئے زمین اور نئے آسمان قائم کئے اور صداقت کا بول بالا کیا۔ دنیا کی بڑی بڑی عالیشان اور مضبوط عمارتیں مٹ گئیں اور زمین بوس ہوگئیں مگر یہ مساجد جن کی خالص تقویٰ پر بنا رکھی گئی تھی اپنے آغاز سے آباد ہیں اور آباد رہیں گی۔ ان کی وسعتوں میں مسلسل اضافہ ہورہا ہے اور ہوتا چلا جائے گا۔

## مدینہ کی مساجد

مسلمانوں کی تعداد بڑھنے کے ساتھ ساتھ جگہ جگہ مسجدیں بننے لگیں۔امام ابوداؤد نے لکھا ہے کہ رسول کریم ﷺ کی زندگی میں مدینہ کے اندر نو (9) مسجدیں تھیں جہاں الگ الگ جماعتیں ہوتی تھیں ۔ یہ مسجدیں مختلف قبائل کے ناموں پر اس طرح تھیں: مسجد نبی عمر، مسجد بنی ساعدہ، مسجد بنی عبید، مسجد بنی سلمہ، مسجد بنی رائح، مسجد غفار، مسجد بنی زریق، مسجد اسلم اور مسجد جہینہ۔

ان کے علاوہ اس دور میں مدینہ اور اس کے گرد و نواح میں مختلف قبائل کی تیس (30) کے قریب مسجدوں کا اور پتہ لگتا ہے۔ یہ عام طور پر وہ مسجدیں ہیں جن کی زمینوں پر رسول کریم ﷺ نے کسی وقت نماز پڑھی تھی تو متعلقہ قبائل یا افراد نے تبرکاً وہاں مساجد تعمیر کر لیں۔ چنانچہ امام بخاری نے اپنی کتاب صحیح بخاری میں ایک مستقل باب باندھا ہے جس کا عنوان ہے وہ مسجدیں جو مدینہ کے راستوں اور ان مقامات پر واقع ہیں جہاں حضور ﷺ نے نماز پڑھی اور اس باب کے تحت اس قسم کی متعدد مسجدوں کا ذکر کیا ہے۔ اس تعلق سے اس مسجد کا ذکر کرنا بھی ضروری ہے جہاں مدینہ کے بعد سب سے پہلے نماز جمعہ ادا کی گئی ۔ یہ مسجد بحرین کے قبیلہ عبد القیس کی مسجد ہے اور جواثی نامی گاؤں میں بنائی گئی۔

(صحیح بخاری۔کتاب الجمعہ، باب الجمعہ فی القریٰ)

خلافت راشدہ کے دور میں صحابہؓ جہاں جہاں توحید کا پیغام لے کر پہنچے خدا کے گھر اسی تقویٰ کے ساتھ تعمیر کئے اور معلوم دنیا کو مساجد سے معمور کر دیا اور غلغلہ توحید ہر طرف بلند ہونے لگا۔

## بلند عمارتیں

جب اللہ تعالیٰ نے دنیا کی دولتیں مسلمانوں کے قدموں میں ڈھیر کر دیں تو انہوں نے خدا کے گھروں کو سب سے خوبصورت گھروں میں تبدیل کرنا شروع کیا۔ دنیا کی ہر نعمت اور ہر خوبصورتی اور راحت مسجدوں میں بہم پہنچائی اور عراق اور شام اور سپین اور ترکی اور ہندوستان اور روس کے دور دراز علاقوں اور مشرق قریب اور بعید میں ایسی عالیشان مساجد تعمیر کیں جو آج بھی فن تعمیر کا نادر نمونہ ہیں اور نقاشی اور گل کاری اور سنگ تراشی کا شاہکار ہیں۔ وہ دنیا کے عجائبات میں شمار ہوتی ہیں اور آج بھی اُن کو دیکھنے والے اُن کے بانیوں کی عظمت کو سلام کرتے ہیں۔ دنیا کے مختلف کناروں سے پانچ وقت بلند ہونے والی ایک ہی جیسی صدائے اللہ اکبر ایسی پُرشکوہ ہے کہ اُس کا نظارہ دلوں پر لرزہ طاری کر دیتا ہے اور دین محمدی کا جلال وجود کو گھیر لیتا ہے۔

ایک مغربی مفکر آر۔ ڈبلیو۔ سٹوبارٹ لکھتے ہیں کہ محمدؐ کا جلوہ ہر جگہ دیکھا جا سکتا ہے۔ دن میں پانچ بار فیض (مراکش)، دہلی (ہندوستان)، حجاز (عرب)، ایران و کابل (افغانستان)، مصر اور شام میں، جب دنیا کے ہر خطے میں مسلمانوں کو نماز پڑھتے دیکھیں تو تسلیم کر لیں کہ محمدؐ کا دین سچا ہے۔ زندہ ہے اور زندہ رہے گا۔

(Islam and its Founder )

مگر فیج اعوج کے دور میں جوں جوں مادی نعمتوں کی طرف رجحان بڑھتا چلا گیا تقویٰ کم ہوتا چلا گیا۔ مسجدوں کی وسعتیں بڑھنے لگیں مگر دل تنگ ہوتے چلے گئے۔ روحانیت پست ہونے لگی مگر مینار بلند تر ہوتے چلے گئے۔ نمازی گھٹتے گئے اور تماشائی بڑھتے چلے گئے یہاں تک کہ وہ وقت آ گیا جس کے متعلق رسول کریم ﷺ نے فرمایا تھا:

**مساجدهم عامرة وهي خراب من الهدیٰ۔**

(مشکوۃ۔ کتاب العلم)

یعنی ان مسلمانوں کی مسجدیں ہر قسم کے رنگ و روغن اور خوبصورتیوں سے مزین اور منقش ہوں گی مگر ہدایت سے خالی ہوں گی۔

## قادیان کی صدا

تب اُن مسجدوں کو نئی زندگی عطا کرنے والا خدا کا مامور آیا جس نے قادیان کی چھوٹی سی مسجد سے دنیا کو توحید کی طرف بلایا اور خدا تعالیٰ نے اُسے بشارت دی :

**مبارک و مبارک و کل امر مبارک یجعل فیه۔**

(براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن، جلد 4، صفحہ 559)

یعنی یہ مسجد برکت دہندہ اور برکت یافتہ ہے اور ہر ایک امر مبارک اس میں کیا جاوے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام اس الہام کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’یہ پیشگوئی بتلا رہی ہے کہ ایک بڑے سلسلہ کے کاروبار اس مسجد میں ہوں گے۔ چنانچہ اب تک اس مسجد میں بیٹھ کر ہزار ہا آدمی بیعت توبہ کر چکے ہیں۔ اسی میں بیٹھ کر صدہا معارف بیان کئے جاتے ہیں۔ اسی میں بیٹھ کر کتب جدیدہ کی تالیف کی بنیاد پڑتی ہے اور اسی میں ایک گروہ کثیر مسلمانوں کا نماز پڑھتا ہے اور واعظ سنتے ہیں اور دلی سوز سے دعائیں کی جاتی ہیں۔‘‘

(نزول المسیح۔ روحانی خزائن، جلد 18، صفحہ 147)

آج حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت 207 ملکوں میں پھیل چکی ہے اور خانہ کعبہ اور مسجد نبویؐ کی متابعت میں زمین کے چپے چپے پر مسجدیں بنانے کے لئے کوشاں ہیں اور اس کا ماٹو ہے:

کریں گے ہر جگہ تشکیل مسجدِ نبویؐ
ہر اک زمیں کو بنائیں گے سر زمینِ حجاز

مگر ہر مسجد کی بنیاد تقویٰ پر ہونی چاہئے۔ اور یاد رہے کہ مسجد کی زینت بلند بلند میناروں سے نہیں پاک دل والے نمازیوں سے ہوتی ہے۔ مسجدوں کی روشنی قمقموں سے نہیں تقویٰ اور نیکی کے چراغوں سے ہوتی ہے اور یہی مساجد کی تعمیر کا اصل مقصد ہے۔

## آدابِ مساجد

اِس ضمن میں مساجد کے بعض اہم آداب کا ذکر کیا جاتا ہے جو حضرت رسول کریم ﷺ نے مقرر فرمائے ہیں۔

1۔ مسجد میں پاک نیت اور محض خدا کی خاطر آئیں۔
2۔ بہتر ہے کہ مسجد میں آنے سے پہلے وضو کر لیا جائے۔
3۔ مسجد میں مقررہ دعا کر کے داخل ہوں اور دعا کر کے واپس جائیں۔
4۔ دخول کے وقت پہلے دایاں پاؤں مسجد میں رکھیں اور واپسی پر پہلے بایاں پاؤں باہر نکالیں۔
5۔ دل کے تقویٰ کے ساتھ ظاہری لحاظ سے بھی صاف لباس اور زینت اختیار کرنے کا حکم ہے۔
6 ۔ مسجد میں وقار کے ساتھ آئیں اور ذکر الٰہی میں وقت گزاریں۔
7۔ مسجد میں داخل ہو کر شکرانہ کے طور پر دو رکعت تحیۃ المسجد ادا کرنا سنت ہے۔
8۔ مسجد میں کسی قسم کا شور یا دنیاوی اُمور پر گفتگو کرنا سختی سے منع ہے۔
9۔ نمازی کے آگے سے گزرنے کی سخت ممانعت ہے۔
10۔ مسجد میں بو والی چیزیں کھا کر آنا منع ہے۔
11۔ نماز کے وقت اگلی صفیں پہلے پُر کی جائیں اور پھر بعد کی۔
12۔ نماز میں صفیں سیدھی ہوں اور کندھے سے کندھا اور پاؤں سے پاؤں ملا ہوا ہونا چاہئے۔

## مساجد کی صفائی اور نظافت

مساجد کی صفائی اور نظافت کا مضمون نسبتاً تفصیلی گفتگو چاہتا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اُمت مسلمہ کو گھروں اور محلوں میں مساجد تعمیر کرنے اور اُنہیں صاف ستھرا اور خوشبودار رکھنے کا حکم دیا ہے۔

(سنن ابو داؤد۔ کتاب الصلوۃ، باب اتکاد المساجد فی الدور)

(باقی صفحہ 32)

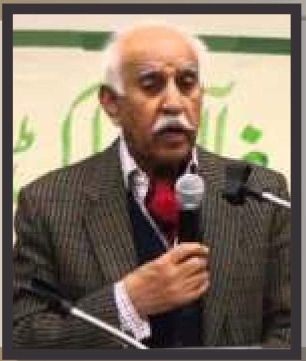

# مسجد۔ اِسلامی زندگی کا محور

مکرم کرنل (ریٹائرڈ) انور احمد صاحب

مسجد آغازِ اسلام سے ہی اسلامی زندگی اور معاشرہ کا بنیادی محور رہا ہے۔ مسلمانوں کی زندگی کا تصور مسجد کے بغیر کیا ہی نہیں جا سکتا۔ اسلامی ممالک اور جہاں جہاں مسلمان بستے ہیں اپنا منفرد اندازِ زندگی رکھتے ہیں۔ شہروں اور دیہات وقصبات میں مساجد کے گنبد، مینار اور وقفہ وقفہ کے بعد اذان کی مسحور کن آواز اور اسلام کے بنیادی ارکان کا با آوازِ بلند اعلان فضا میں تحلیل ہوتا ہوا اللہ تعالیٰ کے بندوں کو مسحور کر دیتا ہے۔ یہ سب مل کر اسلامی معاشرہ کو ایک منفرد تشخص عطا کرتے ہیں۔

مسجد بنیادی طور پر دیگر مذاہب کی عبادت گاہوں سے علیحدہ ایک مختلف تشخص رکھتی ہے۔ جونہی انسان مسجد کی خاموش اور آلائشوں سے پاک فضا میں داخل ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے قریب ہونے کا احساس ہونا شروع ہو جاتا ہے اور اِنّی قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان کی تعبیر سامنے آجاتی ہے اور انسان کا اللہ تعالیٰ سے براہِ راست تعلق قائم ہوتا ہوا نظر آتا ہے۔

دیگر مذہبی مراکز، عبادت گاہیں، گرجے، مندر اور آتش کدے وغیرہ جب ان کا تصور ذہن میں اُبھرتا ہے تو پیچ در پیچ رسومات، بیش قیمت مخصوص لباسوں میں ملبوس پادری، اسقف، پنڈت اور پروہت خاص قسم کے زیورات اور دیگر لوازمات کے لئے سونے چاندی کے ظروف، مرصع عصا، تاج، عود اور لوبان جلنے کی خوشبو اور اُس کا دھواں، موسیقی کی دھنیں، گانے اور ناچ وغیرہ اور بعض مواقع پر قربانیوں کے نظارے نظر آتے ہیں مگر مسجد کا نام آتے ہی ایک ایسی فضا کا تصور ذہن میں اُبھرتا ہے جو تمام لوازمات اور رسومات سے پاک ہوتی ہے اور صرف انسانی آواز سرگوشیوں میں سنائی دیتی ہے۔

مسجد عربی زبان کا ایک لفظ ہے جس کے معنی سجدہ کرنے کی جگہ کے ہیں۔ سَجَدَ سُجُوْدًا کے معنی عاجزی اور انکساری سے جھکنا ہے۔ اصطلاحاً شریعت میں خدا کے سامنے عاجزی اور اس کی عبادت کو سجود کہتے ہیں۔ قرآن کریم میں دینِ اسلام سے پیشتر بھی سجدہ کا لفظ انہی معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ کیونکہ عبادت میں سب سے عاجزانہ رکن سجدہ ہے اس لئے اسلامی اصطلاح میں معبد کی بجائے مسجد کا نام اختیار کیا گیا۔ عربوں میں قبل از اسلام ایک قدیم شاعر قیس بن الخاتم (جو مدینہ کا باشندہ تھا) نے اپنے ایک شعر میں مسجد الحرام کی قسم کھائی ہے۔ ظاہر ہے کہ کعبہ اور اس کے چاروں طرف ایک محدود جگہ کو مسجد الحرام ہی کہا جاتا ہوگا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام سے قبل عوام مسجد کی اصطلاح سے مانوس تھے۔ پھر قرآن کریم نے مسجد کے لفظ کا اطلاق مسجد الحرام اور مسجدِ اقصیٰ پر کیا ہے۔

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِيَهٗ مِنْ اٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُo

(بنی اسرائیل آیت 17: 2)

پاک ہے وہ جو رات کے وقت اپنے بندے کو مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ کی طرف لے گیا جس کے ماحول کو ہم نے برکت دی ہے۔ تاکہ ہم اسے اپنے نشانات میں سے کچھ دکھائیں۔ یقیناً وہ بہت سننے والا (اور) گہری نظر رکھنے والا ہے۔

پھر یہودیوں کے معبد کو بھی مسجد کہا گیا ہے۔ فرمایا:

وَلِيَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ كَمَا دَخَلُوْهُ اَوَّلَ مَرَّةٍ

(بنی اسرائیل 8:17)

مسجد میں اسی طرح داخل ہو جائیں جیسا کہ پہلی مرتبہ داخل ہوئے تھے۔

اسی طرح سورۃ الکہف میں عبادت گاہ پر مسجد کے لفظ کا اطلاق ہوا ہے۔ فرمایا:

لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِمْ مَّسْجِدًا (سورۃ الکہف 22:18)

ہم یقیناً ایک مسجد تعمیر کریں گے۔

پھر اسلام کی مساجد میں مسجد قباء یا مسجد نبوی کے متعلق لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى (سورۃ التوبہ 108:9) یقیناً جس کی بنیاد پہلے دن ہی سے تقویٰ پر رکھی گئی۔

ایک جگہ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا (سورۃ التوبہ 107:9) مسجد ضرار کا ذکر آیا ہے۔

مدینہ میں چونکہ مسلمان مسجد کے مقام و مرتبہ اور اس کے مخصوص وضع سے روشناس ہو چکے تھے اس لئے مدنی دور میں مسجد اور مساجد کے الفاظ کثرت سے استعمال ہونا شروع ہو گئے۔ جیسا کہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے: جعلت لی الارض مسجدا یعنی میرے لئے ساری زمین مسجد بنا دی گئی۔

نیز آپؐ نے فرمایا: دنیا کے تمام خطوں سے مسجدیں اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب ہیں۔ (صحیح مسلم)

مسجد کا تصور بطور ایک مرکزی محور کے مسجد نبوی سے ہی اُبھرتا ہے

## مسجدِ نبوی کی تعمیر

اس کا خاکہ اور آنحضرت ﷺ کا مدنی دور اور تمام روایات جو کہ مسجد نبوی میں (اس دوران وقت کے ساتھ ساتھ) وجود میں آئیں سے مسجد کا ایک خاص تشخص بطور ایک ادارہ کے نمودار ہوا۔ اور مسلمانوں نے اس دور کے ایک ایک لمحہ کو اپنے لئے مشعل راہ بنایا۔ مسجد کے ارتقاء نے اس دور سے ہی آغاز کیا۔

## مسجدِ نبوی

ہجرت کے وقت آنحضرت ﷺ مدینہ میں داخل ہونے سے قبل مدینہ سے باہر ایک بستی قباء نامی میں خاندان عمرو بن عوف کے یہاں تشریف فرما ہوئے اور وہاں چودہ دن قیام فرمایا اور اس جگہ ایک مسجد بھی تعمیر فرمائی اور مسلمانوں نے پہلی مرتبہ یہاں آزادی کے ساتھ نماز با جماعت ادا کی۔ گو کہ بعد میں مسجد نبوی مدینہ میں تعمیر ہوگئی مگر حضور ﷺ گاہے گاہے اور بعض روایات کے مطابق ہر ہفتہ کے روز پیدل یا سواری پر مسجد قبا تشریف لے جاتے اور نماز ادا فرماتے۔

جب حضور ﷺ مدینہ تشریف لائے تو آپؐ نے دو یتیم بچوں سہل اور سہیل سے زمین خرید کر اس پر مسجد کی تعمیر شروع کروائی۔ جب جگہ صاف ہوگئی تو کچھ کھجور کے درخت کاٹ لئے گئے۔ احاطہ کی دیواریں کچی اینٹوں کی تھیں بنیاد میں پتھر رکھے

گئے۔ کھجور کے تنوں کو ستونوں کی شکل دی گئی اور ان پر کھجور کی شاخوں اور چکنی مٹی کی چھت ڈال دی گئی۔ احاطہ کی دیواروں میں تین دروازے رکھے گئے جن کے ستون پتھر کے تھے مگر دروازہ کوئی نہیں تھا۔ بعض روایات کے مطابق مغرب کی طرف باقاعدہ کوئی دیوار نہ تھی جو بعد میں تعمیر ہوئی۔ مشرقی جانب دو چھوٹے چھوٹے کمرے بنائے گئے جنہیں جھونپڑی کہنا موزوں معلوم ہوگا۔ یہ آنحضرت ﷺ کی ازواج مطہرات یعنی حضرت سودہؓ اور حضرت عائشہؓ کی رہائش گاہیں تھیں۔ اُن کے دروازے صحن کی جانب کھلتے تھے۔ اُن میں چٹائیاں بچھی ہوئی تھیں اور پردے کے لئے دروازے پر بکری کے بالوں کا بنا ہوا سیاہ پردہ لگا ہوتا تھا۔ بعد میں ضرورت کے مطابق مزید جھونپڑیاں یا کمرے بنائے گئے۔

ابنِ سعد نے 707 عیسوی میں جب آنحضرت ﷺ کے حجرے تعمیرِ نو کے لئے گرائے تو اپنا ذاتی مشاہدہ مندرجہ ذیل الفاظ میں کیا۔ ''میں نے چار حجرے کچی اینٹوں کے بنے ہوئے دیکھے۔ ان حجروں کے درمیان کچھ کھجور کی شاخوں کی دیواریں تھیں جن پر مٹی کا پلستر تھا اور پانچ حجرے ایسے تھے جن کے اندر آپس میں پردے کی دیواریں بھی نہ تھیں۔ دروازوں کی جگہ محض سیاہ اُون یا بالوں کا پردہ لٹک رہا تھا۔ چھت کو آسانی سے کھڑے ہو کر ہاتھ لگ سکتا تھا۔''

مسجد کے شمال کی جانب ایک سائبان بنا دیا گیا تھا جس کو ظلہ کہتے تھے اور اسی طرح ایک چھوٹا سا سائبان جنوب کی جانب بنا دیا گیا تھا۔ نمازیں شمال کی طرف یروشلم کو رُخ کر کے ادا کی جاتی تھیں جو قبلہ اوّل تھا۔ جب قبلہ یروشلم سے مکّہ کی طرف تبدیل ہوا تو جنوبی مسقّف حصہ بڑا کر دیا گیا اور جنوبی دیوار کا رُخ قبلہ کہلایا۔

مسجد کا خاکہ ایک مربع کی شکل تھی اور تمام پہلو برابر تھے۔ لمبائی تقریباً پچاس میٹر تھی۔ مہمان بھی یہیں آ کر ٹھہرتے تھے۔ جب قبلہ کا رُخ یروشلم سے مکّہ کی جانب منتقل ہوا تو شمال کا مسقّف حصہ ظلہ بنا دیا گیا مگر حضور ﷺ کے حجرے وہیں رہے۔

مسجد نبوی محض ایک عبادت گاہ ہی نہیں تھی بلکہ رفتہ رفتہ یہ ایک کثیر المقاصد مرکز کی حیثیت بھی اختیار کر گئی اور بہت جلد اسلام کا سیاسی اور مذہبی صدر مقام بن گئی۔ نمازوں کے علاوہ مسلمان آنحضرت ﷺ کے گرد جمع ہو کر عمومی معاملات پر گفتگو کرتے تھے۔ بنو ثقیف کے نمائندوں سے گفت و شنید اور اُن کے قیام کے لئے آپؐ نے مسجد کے صحن میں ہی تین خیمے نصب کروائے تھے۔ اُحد کی جنگ کے بعد مدینہ کے اکابر نے مسجد نبوی میں رات گزاری۔ بنی اوس کے زخموں کی مرہم پٹی بھی یہاں ہی کی گئی۔

آنحضرت ﷺ مسجد میں ہی تحائف وصول فرماتے اور وہیں اپنے اصحابؓ میں تقسیم فرما دیتے۔ عام طور پر جس طرح لوگ چاہتے نشست و برخاست کرتے۔ مسجد کی حدود ایک مربع کی صورت میں تھیں۔ مغربی محققین نے مربع کے انتخاب پر تعجب کا اظہار کیا ہے کہ عرب کی فضا میں جہاں تعلیم کا فقدان تھا وہاں اتنا تردد کہ مسجد کی عمارت کی شکل مربع اور ہر زاویہ کو نوے درجہ کا بنایا اور صحیح پیمائش یہ سب کچھ عجیب سا لگتا ہے۔ مسجد نبوی کی پہلی کوشش پر ہی نہیں بلکہ روایت ہے کہ جب خیبر کی جنگ ختم ہوئی تو مسجد کا رقبہ دُگنا کر دیا گیا۔ اس وقت بھی بڑے تردد اور محنت سے اس کی توسیع مربع کی صورت میں کی گئی۔

ابتداء میں جس قدر بھی مساجد تعمیر ہوئیں وہ سب مربع شکل میں کی گئیں مثلاً کوفہ کے قریب واسط میں، عراق میں حران کے مقام پر، بغداد، قاہرہ اور بعض دیگر مقامات پر یہی شکل رہی۔ جب حضرت عمرؒ بن عبد العزیز اُموی خلیفہ ولید کے حکم سے بحیثیت گورنر مدینہ مسجد نبوی کی تعمیر کروائی تو اُمہات المومنینؓ کے حجرے مسجد میں شامل کر لئے گئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا حجرہ جس میں آنحضرت ﷺ مدفون ہیں وہ مسجد کے اندر شامل ہو چکا تھا۔ آپ نے قصداً اس کی چار دیواری بے قاعدہ شکل کی بنوائی تا کہ وہ مربع معلوم نہ ہو۔ مبادا کوئی غلطی سے اسے کعبہ کا قائم مقام سمجھ کر اس کی جانب رُخ کر کے نماز پڑھنا شروع نہ کر دے۔

مسجد نبوی کی تعمیر کے بعد مدینہ کی اطراف میں جگہ جگہ چھوٹی چھوٹی قبائلی مسجدیں بن گئیں۔ ان کے علاوہ آنحضرت ﷺ نے جہاں جہاں نماز ادا کی آپؐ کے عشاق صحابہؓ نے وہاں بھی یادگار مساجد تعمیر کر دیں۔

## المصلیٰ

باقاعدہ مساجد کے علاوہ آنحضرت ﷺ نے کئی بار کھلی جگہ جو بغیر عمارت کے تھی وہاں بھی نماز ادا فرمائی۔ اُن مقامات کی حد بندی کر دی گئی۔ اُن کو 'مصلیٰ' کہتے تھے۔ یہ بھی روایت ہے کہ آپؐ عیدین کے موقعہ پر بنو سلمہ کے مصلیٰ پر تشریف لے جاتے۔ حضرت زبیرؓ کو حبشہ کے بادشاہ نجاشی نے ایک نیزہ بطور تحفہ دیا تھا۔ آپؓ وہ نیزہ ایسے مواقع پر لے کر حضور ﷺ کے آگے آگے چلتے آپؐ کے سامنے گاڑ دیا جاتا اور پھر اس کے سامنے کھڑے ہو کر نماز پڑھایا کرتے۔

## منبر

آنحضرت ﷺ خطبہ کے دوران عموماً ایک کھجور کے تنے کا سہارا لے کر خطبہ ارشاد فرماتے۔ 7 ہجری میں ایک انصاری خاتون نے حضور ﷺ کی خدمت میں ایک منبر بنوانے کی تجویز عرض کی تا کہ حضور ﷺ کچھ بلند ہو کر خطاب فرما سکیں اور حاضرین بھی حضور ﷺ کو بہتر طور پر دیکھ سکیں۔ آپؐ کو اس خاتون کی یہ تجویز پسند آئی۔ اس انصاری خاتون نے اپنے ایک قبطی غلام کو یہ منبر بنانے کا حکم دیا جو بڑھئی بھی تھا اور پھر یہ حضور ﷺ کی خدمت میں پیش کیا۔ اس مسجد کی سادگی میں صرف اسی قدر اضافہ ہوا۔ اس کی اُونچائی 17.75 انچ اور 19.625 انچ کے بین بین تھی۔ سیڑھیوں کے دو قدم 8.75 انچ چوڑے اور اسی قدر اُونچے تھے۔ سب سے اُوپر نشست تھی جو ایک مقامی درخت تمر سک کی بنی ہوئی تھی۔ یہ درخت مدینہ کے نواح میں ملتا تھا۔

منبر بنوانے کا بنیادی مقصد یہی تھا کہ لوگ احسن طریق سے آپؐ کے ارشادات سن سکیں۔ مگر بعض اوقات حضور ﷺ نے منبر پر کھڑے ہو کر یوں نماز ادا فرمائی کہ رکوع تک آپؐ منبر پر کھڑے رہے۔ رکوع کے بعد اُلٹے پاؤں اُترے اور سجدہ کیا اور اس کے بعد پھر منبر پر تشریف فرما ہوئے اور رکوع تک نماز ادا کی اور فرمایا کہ میں یہ اس لئے کر رہا ہوں تا کہ تم نماز ادا کرنے کا صحیح طریق سیکھ لو۔ منبر کا استعمال صرف محض جمعہ کے خطبات تک ہی محدود نہ تھا بلکہ عام خطبات بھی آپؐ اسی طرح فرماتے۔ مثلاً شراب کی ممانعت کا اعلان آپؐ نے منبر سے ہی فرمایا۔

آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نشست کو استعمال کرتے رہے۔ یہ ایک عاشق کی اپنے محبوب کے ساتھ کا مظاہرہ تھا۔ عقیدت و احترام کا اظہار تھا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نچلی سیڑھی ہی استعمال کی۔ اپنی خلافت کے چھٹے سال نچلی سیڑھی کو چوڑا کر کے ہی ایک نشست کی شکل دے دی گئی۔ چونکہ مسجد میں ایک ہی یادگار تھی اس لئے اس پر کپڑے کا غلاف چڑھانے کی رسم شروع ہوگئی۔ پھر کسی نے چڑا چڑھایا۔ حضرت معاویہؓ نے اس منبر کو دمشق لے جانا چاہا مگر اہالیان مدینہ نے اس کے خلاف سخت مزاحمت کی۔ بعد میں اُنہوں نے اس کے نیچے آبنوس کی لکڑی کا ایک چھ سیڑھیوں والا اسٹینڈ بنوا کر اسے اُونچا کر دیا۔ خلیفہ ولید نے اسے دوبارہ دمشق لے جانے کی بیکار کوشش کی مگر اہالیان مدینہ نے اس کی پھر سختی سے مخالفت کی۔ بعد میں مسجد میں آگ بھڑک اُٹھنے کی وجہ سے یہ منبر جل کر خاکستر ہو گیا۔

آنحضرت ﷺ کی انتہائی سادہ زندگی میں آرام کا محض ایک ہی ذریعہ ملتا ہے اور وہ منبر ہے۔ آپ اسے ایک فرنیچر کہہ لیں یا کچھ اور وگرنہ سرورِ کونین شاہ دو عالمؐ نے اپنے لئے علیحدہ مکان، کمرہ یا

جھونپڑا تک نہ بنایا۔ اُمہات المومنینؓ میں سے کسی کے پاس قیام کر لیتے۔ منبر بنا تو وہ بھی 7 ہجری میں۔ گویا نبوت کے بیسویں سال اور اپنی وفات سے تین سال قبل بنوایا اور وہ بھی کسی کی تجویز ملنے پر۔ اس کا مقصد صرف اور صرف یہ تھا کہ لوگ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اور بہتر طریق پر حضورِ انور ﷺ کا خطاب سن سکیں اور فیضیاب ہو سکیں۔

آنحضرت ﷺ کے لئے آسائشیں مہیا کروانا کچھ مشکل امر نہ تھا اور یہ بھی نہ تھا کہ آپؐ پُرتکلف زندگی سے واقف نہ تھے۔ آپؐ اوّل تو مکّہ کے ایک معزز گھرانہ سے تعلق رکھتے تھے۔ دوسرے حضرت خدیجہؓ ایک صاحبِ ثروت خاتون تھیں۔ تیسرے یہ کہ آپؐ نے مختلف تجارتی سفروں میں شام، فلسطین اور بحرین میں امارت اور آسائشیں دیکھی تھیں۔ چوتھے یہ کہ آپؐ مدینہ کے سربراہ ریاست تھے۔ مگر آپؐ کا بچھونا ایک عام سی چٹائی تھی۔ کئی مواقع ایسے بھی آئے کہ آپؐ کو دو یا تین وقت کا کھانا تک نہ ملا۔ غزوہ خندق میں بھوک کی شدت کو کم کرنے کے لئے پیٹ پر پتھر باندھ لیا تھا۔

یہ ہے سرورِ کائنات کی زندگی کا عکس۔ اس سادگی کی روایت کو خلفاء کرامؓ نے بھی اپنایا۔ حضرت عمر فاروقؓ نے مکّہ اور مدینہ کی مساجد کی توسیع کروائی۔ حضرت عباسؓ کے مکان کو مسجد نبوی میں شامل کر کے وسیع کیا لیکن عمارت کے طرزِ تعمیر میں تبدیلی نہ کی۔ وہی کچی اینٹیں اور کھجوروں کے تنے اور پتے ہی استعمال کئے۔ حضرت عثمانؓ نے کچھ تراشیدہ پتھر استعمال کروائے اور چھت کے لئے پہلی مرتبہ لکڑی استعمال کروائی اور دیواروں پر پلستر کروایا اور بس۔ حضرت علیؓ کو تو وقت ہی نہ ملا اور وہ مدینہ سے کوفہ چلے گئے اور مدینہ میں آنحضرت ﷺ کی یاد ہی رہ گئی۔

عالم اسلام میں ہر جگہ مساجد تعمیر ہوئیں۔ قدیمی مساجد میں مندرجہ ذیل قابل ذکر ہیں۔ حضرت عمر فاروقؓ کے حکم سے ابوموسیٰؓ نے بصرہ میں، حضرت عمرو بن العاصؓ نے الفسطاط میں بنوائیں۔ اس کے علاوہ قبائل نے اپنی اپنی قبائلی مساجد تعمیر کیں۔ حضرت عمر فاروقؓ نے 17 ہجری میں ہیکل سلیمانی کو یروشلم میں تلاش کروا کر وہاں خصوصی مسجد تعمیر کروائی۔ یہ مساجد شروع میں تو محض ایک کھلی زمین کا احاطہ ہی تھیں۔ رفتہ رفتہ سائبان تعمیر ہوئے اور دیگر لوازم بعد میں بنے۔ مسلمان جہاں جہاں گئے نئے شہر آباد کئے۔ شہر کے عین وسط میں مسجد ہوتی تھی اور رقبہ اتنا ہوتا تھا کہ سارا شہر بیک وقت نماز ادا کر سکے۔ مثلاً فسطاط کی مسجد میں 70 ہزار آدمی نماز ادا کر سکتے تھے اور قیروان کی مسجد میں ڈھائی لاکھ۔

ان قدیمی مساجد میں نہ کوئی محراب تھی نہ مینار اور تعجب خیز بات یہ ہے کہ وضو وغیرہ کے لئے کوئی انتظام نہ ہوا کرتا تھا۔ سب لوگ گھر سے تیار ہو کر آتے۔ مکّہ معظمہ میں تو مسجد الحرام کے ساتھ زمزم پہلے سے موجود تھا مگر عام مساجد میں ایسا کوئی انتظام نہ تھا۔ نویں صدی عیسوی کی بعض مساجد میں جائے وضو کے آثار ملے ہیں اور یہ بھی مسجد کے احاطہ کے باہر۔

## ارتقاء عمارت مسجد اور اس کے لوازم

تمام قدیم مساجد کی شکل مربع تھی اور یہ روایت مسجد نبوی سے آنحضرت ﷺ کی تقلید میں شروع ہوئی مگر بعض مساجد اس روایت سے ہٹ کر بھی ہیں۔ مثلاً مسجد اموی دمشق اور اقصیٰ یروشلم۔ اس کی وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ ان کی بنیاد پرانی عمارت کی بنیاد پر رکھی گئی ہو۔

## محراب

محراب کی تعمیر کا پتہ پہلی بار دمشق میں 705 یا 710 عیسوی میں چلتا ہے۔ اس کی ابتداء کی وجہ تسمیہ کا اندازہ ہی لگایا جا سکتا ہے۔ عام طور پر یہ خیال ہے کہ یہ قبلہ کے رُخ کا تعین کرتی ہے۔ یہ بات صحیح معلوم نہیں ہوتی کیونکہ مسجدیں پوری طرح قبلہ رُخ تعمیر ہوتی ہیں (آج کل امریکہ اور شاید انگلستان میں بھی پرانے کلیسا خرید کر انہیں مساجد میں تبدیل کیا جا رہا ہے۔ وہاں محراب قبلہ رُخ کی تعیین کرنے میں مدد دیتی ہے)۔ مگر مساجد کی تعمیر میں محراب کو پہلی صدی میں ہی اہم اسلامی شناخت کا رنگ مل گیا تھا۔ ہو سکتا ہے کہ اس کا خیال گرجے کی Niche یا Chapel سے آیا ہو مگر قرین قیاس یہی ہے کہ امام کو علیحدہ دیوار میں ایک جگہ دے کر ایک صف کی جگہ نکل آئی ہے۔

دوسرا قیاس یہ ہے کہ امام کو علیحدہ نماز کی امامت کے لئے ایک مخصوص مقام دیا جائے جس سے اُن کا تشخص قائم ہو۔ مساجد کے فن تعمیر کے ارتقاء سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے۔ محرابوں پر نقش و نگار بنائے گئے۔ بعض جگہ تو پورا کمرہ بطور محراب بنا۔

اس ضمن میں مقصورہ کا ذکر غیر متعلق نہ ہوگا۔ محراب کے نزدیک مساجد میں ایک کٹہرا نما کمرہ جو فرش سے ذرا اُونچا ہے دمشق اور غرناطہ میں ملتا ہے۔ اُس کو 'مقصورہ' کہتے ہیں۔ یہ جگہ اُمراء اور شاہی خاندان کے افراد کے لئے مخصوص ہوتی تھی اور موقع کے لحاظ سے اس پر پہرہ کا انتظام ہوتا تھا۔ یہ اُن دنوں کی بات ہے جب حاکم رعایا سے دور رہتے ہوں گے اور ڈرتے بھی ہوں گے۔

## مینار (مؤذنہ)

اذان کی ابتداء ہجرت کے پہلے سال میں ہی ہوگئی تھی۔ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہلے مؤذن تھے۔ آنحضرت ﷺ کی زندگی میں ہی اس بات کا ثبوت ملتا ہے کہ اذان بلند جگہ سے دی جاتی تھی تا کہ زیادہ سے زیادہ لوگ آواز سن سکیں۔

ابن اسحاق نے عروہ بن زبیر سے روایت کی ہے کہ بنی نجار کی ایک عورت نے کہا کہ میرا گھر مسجد کے گرد مکانوں سے زیادہ اُونچا تھا حضرت بلالؓ فجر کی اذان میرے مکان پر چڑھ کر دیا کرتے تھے۔

فتح مکّہ کے وقت آنحضرت ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو ہدایت فرمائی کہ وہ کعبہ کے قریب جبل ابوقبیس پر اذان دیں۔

اذان کے لئے مینار کا رواج بنو اُمیہ کے دور میں شروع ہوا۔

84 ہجری میں قیروان کے مقام پر سیدی عقبہ کی مسجد میں حسن بن نعمان نے پہلا مینار تعمیر کروایا۔ مگر میناروں کو مختلف مساجد میں بنوانے کا شرف خلیفہ بن ولید (182 تا 196) کو حاصل ہے۔

مکّہ، مدینہ، دمشق اور دیگر اسلامی سلطنتوں میں مساجد میں مینار تعمیر کروائے۔ اس کے بعد بتدریج میناروں کی خصوصی وضع قطع اسلامی فن تعمیر کا ایک لازمی جزو بن گئی۔ ہر زمانہ اور ہر ملک میں جہاں جہاں بھی مساجد تعمیر ہوئیں خوبصورت سے خوبصورت مینار تعمیر کرائے گئے اور یہ اسلامی ممالک اور شہروں کا ایک لازمی نشان بن گیا اور ہماری پہچان۔ اور کئی ایک تو مختلف ادوار کی پہچان بن چکے ہیں مثلاً ہندوستان میں مغلوں کے تعمیر کردہ مینار، صفوی دور کے ایران میں، سلجوقیوں کے ترکستان میں اور ماوراء النہر کے علاقے میں فاطمیوں کے عہد کے مینار مصر میں اور عثمانیوں کے خوبصورت مینار ترکی اور مشرق یورپ میں اور آج کل بوسنیا میں سرب لوگ انہیں مسمار کرتے جا رہے ہیں اور ماڈرن بننے کے شوق میں عجیب عجیب ہیئت کے مینار بن رہے ہیں جن کا مصرف اب مؤذن کے لئے نہیں بلکہ ایک علامت کے طور پر ہے۔ مثلاً پاکستان میں اسلام آباد کی فیصل مسجد کے مینار۔

پہلی صدی میں بعض مساجد میں مؤذن مینار میں ہی رہائش رکھتے۔ کئی ایک میں وہ پاسبانی کے فرائض بھی ادا کرتے تھے۔ شروع شروع میں مؤذن کا عہدہ خاصا بلند سمجھا جاتا رہا۔ حضرت عمار بن یاسرؓ کو بحیثیت امیر اور عبداللہ بن مسعودؓ کو 'مؤذن اور وزیر' بنا کر کوفہ بھیجا۔ اس طرح مؤذن حاکم کا دست راست قرار پایا۔ مگر یہ حالت زیادہ دیر قائم نہ رہی۔

مساجد میں عام طور پر وسیع و عریض ہونے کی وجہ سے ایک مؤذن کی آواز ناکافی ہوتی تھی۔ اس وجہ سے ان میں بیک وقت کئی مؤذن ہوتے تھے۔ بڑی مسجدوں میں مؤذن اعلیٰ مینار پر سے اذان دیتا تھا۔ پھر باقی مؤذن باری باری مختلف جگہوں سے اذان دیتے تھے۔ عہد نبوی میں مدینہ میں نو (9) مسجدیں اور بن گئی تھیں مگر اذان صرف مسجد نبوی میں ہی دی جاتی تھی۔ ایک ایسا وقت آیا

کہ جب مساجد میں پچاس پچاس اور کئی جگہ ستر (70) مؤذن دیکھے۔ 1900ء کے قریب مسجد نبوی میں پچاس مؤذن اور 26 نائب مؤذن تھے۔ بعض اوقات مؤذنوں کو بڑی مساجد میں مختلف مقامات پر کھڑا کر دیا جاتا اور وہ امام کے الفاظ اہل جماعت کو پہنچاتے چلے جائیں۔ (یہ تو قادیان میں میرا ذاتی مشاہدہ ہے جب کہ بجلی اور لاؤڈ سپیکر نہیں آئے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عید کا ایک خطبہ اور جلسہ سالانہ کے اجتماع میں حضور انور کی تقریر ایسے ہی مختلف مقرر کردہ اشخاص نے دہرائی۔)

### دکّہ

بڑی بڑی مساجد میں منبر کے پاس ایک چبوترہ ہوتا تھا جس پر چڑھنے کے لئے زینہ ہوتا تھا۔ یہ صرف جمعہ کی نماز میں دوسری اذان کے لئے بنا (جب خطیب منبر پر چڑھ جاتا تھا)۔ روایت ہے کہ یہ حضرت معاویہؓ نے پہلی بار بنوایا۔ بعد میں بڑی مسجدوں میں کئی دکّے بنے جن پر مؤذن ایک دوسرے کے بعد اذانیں دیتے تھے مگر یہ سب 900 ہجری سے قبل یا اس کے لگ بھگ زمانہ کے ہیں۔

## آب رسائی

جیسا کہ پہلے بھی ذکر آ چکا ہے کہ ابتداء میں نمازی اپنے گھروں سے وضو اور طہارت کر کے آتے تھے۔ بعد میں مساجد میں پانی کے انتظام کو محسوس کیا گیا۔ مسجد الحرام میں تو چاہ زمزم تھا۔ اس کے پاس حوض بنائے گئے۔ تاریخ میں وضو کے انتظام کو 'مطاہر' یا 'میاضیا' کا نام دیا گیا ہے۔ اب عام طور پر 'میضہ' کہتے ہیں۔

بقول ابن جبیر 199 ہجری میں مدینہ میں مسجد کے صحن میں پانی کے ستر (70) برتن موجود تھے۔ غالباً یہ پینے کے ہوں گے۔ مگر اس کے ایک حوض کا ذکر ملتا ہے جو صحن کے وسط میں تھا۔ بعد میں اسے ہٹا دیا گیا کیونکہ لوگ اس میں غسل کرنے لگ گئے تھے۔ عباسیوں کے عہد میں پہلی مرتبہ باقاعدہ غسل خانوں کا ذکر ملتا ہے۔ بعد میں آب رسانی، وضو کرنے کے لئے مناسب انتظام اور صحن کے اندر حوض تقریباً ہر مسجد میں ملتے ہیں۔ سرد ممالک میں جیسے یورپ اور ترکی میں حوض وغیرہ نہیں ہوتے۔ مصر اور شمالی افریقہ میں یہ عام طور پر ہر مسجد میں تعمیر کئے جاتے ہیں۔ انہیں 'فسقیہ' کہتے ہیں۔

### مساجد بطور ایک محور

مساجد کی ایک خصوصیت جو اس ادارہ کو تمام دوسرے مذہبی اداروں سے منفرد مقام عطا کرتی ہے وہ اسلام کا بنیادی تشخص ہے جس میں اسلام انسانی زندگی پر حاوی ہوتا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے مساجد کو کثیر المقاصد کے طور پر استعمال کیا ہے۔

### 1۔ مسجد بطور سیاسی مرکز

آنحضرت ﷺ نے اپنی سیاسی زندگی کا محور مسجد نبوی کو ہی رکھا۔ آپؐ یہیں تمام وفود سے گفت و شنید فرماتے۔ تمام غزوات کے اعلانات مسجد سے ہی کئے جاتے۔ آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد خلفائے راشدین کے انتخابات کے اعلان بھی مسجد کے منبر سے ہی کئے جاتے اور خلفائے راشدین نے رسول اللہؐ کے منبر سے ہی خلیفہ بننے کے بعد قوم سے خطاب فرمایا۔ چونکہ آنحضرت ﷺ کی رہائش مسجد نبوی سے متصل تھی اس لئے عموماً بعد کے خلفاء اور حاکم بھی مسجد کے پاس ہی رہائش رکھتے۔ ابتدائی صدیوں میں دارالامراء مرکزی مسجد کے پاس ہی بنے۔ اسلام کے ابتدائی عہد میں جنگوں کے سلسلہ میں عوام اور حکمران مسجد میں ہی جمع ہوا کرتے تھے اور جنگ کے متعلق احکامات اور ہدایات منبر سے ہی جاری ہوتیں۔

### 2۔ مسجد بطور عدالت انصاف

آنحضرت ﷺ تمام شرعی مسائل اور مقدمات کا فیصلہ مسجد میں ہی کیا کرتے تھے۔ بعد میں اسلامی سلطنت کی وسعت سے خلفائے راشدین نے قاضی مقرر کئے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی مدد کے لئے ایک نائب بھی مقرر کیا اور بعد میں کئی قاضی مقرر کئے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں عبد اللہ بن مسعودؓ مہتمم مال اور قاضی کوفہ تھے۔ تمام قاضی مسجد کے مختلف حصوں میں اپنی اپنی عدالت لگاتے اور عام دستور کے مطابق دیوار قبلہ کی طرف پشت کر کے نشست لگاتے۔ عباسیوں کے عہد تک یہی روایت چلی۔ 1279ء میں معتزلہ نے ارادہ کیا کہ قاضیوں کو مسجد میں عدالت لگانے سے منع کرے اور دار العدل علیحدہ بنائے لیکن یہ سلسلہ پوری طرح منقطع نہ ہو سکا۔ بنو فاطمہ نے قاضیوں کو اپنے اپنے گھروں میں عدالت لگانے کے لئے کہا اور یہ سلسلہ مملوک سلاطین کے عہد حکومت تک چلا۔ بعد میں حالات بدلے تو یہ سلسلہ بھی بدل گیا۔ بڑی مسجدوں میں اکثر اوقات ایک مفتی بھی مقرر کیا جاتا رہا۔ وہ مقررہ اوقات میں 'حلقۃ الفتویٰ' کے اجلاس منعقد کیا کرتا تھا۔

### 3۔ مسجد بطور تعلیمی مرکز

اسلام میں تعلیم کی ابتداء اور اس کا فروغ قرآن مجید اور ارشادات و تعلیمات نبوی سے ہوا۔ آنحضرت ﷺ سے مسجد کے اندر اور باہر ایمان اور عمل کے متعلق سوال پوچھے جاتے۔ اکثر اوقات آنحضرت ﷺ مسجد میں تشریف فرما ہوتے تو لوگ آپؐ کے گرد حلقہ کر لیا کرتے اور آپؐ سامعین کو تعلیم فرمایا کرتے۔ بعض اوقات آپؐ سامعین کی آسانی کے لئے اپنے ارشادات دہراتے تا انہیں بخوبی یاد ہو جائیں۔ مدتوں تک بنیادی طور پر تعلیم مسجد سے ہی وابستہ رہی اور یہاں سے علم و عرفان کے تمام چشمے پھوٹے۔ ان مساجد میں محض قرآن، حدیث یا فقہ کی تعلیم نہ ہوتی بلکہ دیگر علوم کی تعلیم بھی دی جاتی تھی۔ مثلاً فلسفہ، ہیئت، طبیعات، کیمیا، ریاضی، طب وغیرہ۔ انہی بنیادوں پر آئندہ مدرسے، کالج اور یونیورسٹیوں کی بنیاد یورپ میں پڑی۔ دنیا کی قدیم ترین یونیورسٹی ''الجامعہ الازہر'' ہے اور یہ بھی ایک مسجد سے ہی شروع ہوئی اور اب بھی مسجد اس کا محور ہے۔ تمام روایات یعنی گاؤن (gown) گریجوایٹس کے لئے، خاص قسم کی ٹوپی (hood)، استاد کے لئے اُونچی کرسی، یہ سب اسلامی روایات کی خوشہ چینی ہے۔ ہم قطعی طور پر یہ کہہ سکتے ہیں کہ مساجد ابتداء سے ہی صدیوں تک تعلیمی اداروں کے طور پر استعمال ہوتی رہیں۔ علماء بعض اوقات آ کر ان میں قیام کرتے رہے۔ اس طرح مساجد عبادت گاہ، ایوان بلدیہ، مدرسہ اور بعض اوقات مسافر خانے کا کام بھی دیتی ہیں۔ عمومی اجتماع کا کام بھی مساجد نے ہی دیا۔ 439 ہجری یعنی 1047ء میں ناصر خسرو مسجد عمرو بن العاص کی سرگرمیوں کا جیتا جاگتا مرقع پیش کرتا ہے جس میں ہر روز پانچ ہزار آدمی آیا کرتے تھے۔ ان میں اساتذہ، قاری، طلباء، کاتب، پردیسی سبھی شامل تھے۔ یہاں تک کہ بعض استاد (ذریعہ معاش کی خاطر) کاتب کے طور پر 'ہنڈیاں' اور 'اقرارنامے' وغیرہ بھی مسجد میں لکھا کرتے تھے۔ مساجد کے مدرسوں میں کبھی کبھار طالبات کا ذکر بھی آتا ہے۔ حضرت امام شافعیؒ کی ایک طالبہ ان کی مجلس کی رکن تھی۔ ابتدائی صدیوں میں یہ بات کوئی غیر معمولی نہیں ہوتی۔ عام دستور یہ تھا کہ عورتوں کے لئے دن مخصوص کر دیئے جاتے تھے۔

### 4۔ مساجد کے کتب خانے

بڑی مسجد کے تعلق سے کتب خانوں کا ذکر اکثر تاریخ میں آتا ہے۔ یہ کتابیں تدریجی طور پر عطایا یا وصایا سے جمع کی جاتی رہیں۔ مساجد میں ایسی بھی کتب ہوتی تھیں جن کا تعلق خصوصی طور سے دینی علوم سے نہیں ہوتا تھا۔ مثلاً منطق، فلسفہ، علم ہندسہ، علم ہیئت، علم موسیقی، علم طبیعات، علم کیمیا وغیرہ۔

(باقی صفحہ 32)

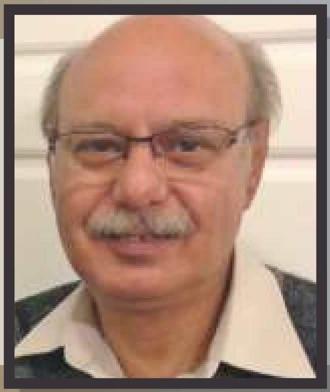

# مساجد۔ابواب الخیر

مکرم شاہد پرویز صاحب

دنیا کی لاکھوں سالہ تاریخ کے بالمقابل مذاہبِ عالم کی تاریخ محض چھ ہزار سال پر محیط ہے۔اور ساری مذہبی تعلیمات کے اساسی نکات میں حیران کن اشتراک اس طرح ہے کہ:

☆ بدی سے بچو اور اچھائی اپناؤ۔

☆ حقوق العباد فرض سمجھ کر ادا کرو۔

☆ معاملات میں عدل اور احسان اختیار کرو۔

☆ انفرادی کے علاوہ اجتماعی عبادات کا اہتمام کرو۔

☆ ساری عبادات اور نیکیاں واحد اور خالق خدا کی خاطر اختیار کرو۔

ہر مذہب میں اجتماعی عبادات کے لئے مخصوص مقامات کے آثار ملتے ہیں۔

امتدادِ زمانہ سے بعض کھنڈرات کی شکل میں اور بعض محض تاریخی حوالوں میں ملتے ہیں مگر اس رواج سے کسی بھی مذہب میں انکار موجود نہیں۔

اِسی طرح ان مقامات میں ایک نمایاں اشتراک ان کے سماجی استعمال کا ہے۔موہنجو داڑو، ہڑپہ، گندھارا، بابل، یمن، کنعان، صدوم، مصر، حجاز، بلقان، ہندوستان، تبت، تھائی لینڈ، کوریا، جاپان، چین، ایران، ترکی، اٹلی اور وسطی یورپ کے ممالک میں موجود کھنڈرات حتیٰ کہ اجنتا اور ایلورہ کے غار سبھی کسی نہ کسی طور اجتماعی سماجی پرداخت کے لئے مخصوص مقامات کی نشاندہی کرتے ہیں۔

ہر علاقے اور ہر زمانے کے موسمی اور معاشی حالات کے مطابق ان مقامات کی تعمیری خصوصیات اپنی اپنی جگہ منفرد تو ہیں مگر ان کا تحریکی اور تقدیسی اسلوب بہر حال ایک جیسا ہے۔

اِسی انداز میں دیکھتے جائیں تو بہت سے آثار میں تصویری زبان کثرت سے موجود ہے۔جس کی جمالیاتی اہمیت کے علاوہ مخصوص بالزمان شرعی احکامات بھی نظر آتے ہیں۔اور اس طرح اِن سے زبانوں اور مذہبی احکامات کی تدریج اور ارتقا کا ثبوت بھی ملتا ہے۔

مذہبی تواریخ سے یہ بھی اشارہ ملتا ہے کہ کرہ ارض پر آج سعودی عرب میں موجود بیت اللہ (مسجد الحرام) اجتماعی عبادت کی وہ پہلی عمارت ہے جو خالقِ ارض وسما (اللہ تعالیٰ) کے مبعوث کردہ پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام نے مرکزی مقامِ عبادت کے طور تعمیر فرمائی تھی اور اسی کے آثار باقیہ پر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی معیت میں اسے دوبارہ تعمیر کیا تھا۔

اِس لحاظ سے بیت اللہ (مسجد الحرام) کو دنیا کے تمام مذاہب کے لئے بالواسطہ یا بلاواسطہ عالمی، مرکزی اور اجتماعی مقام کی حیثیت حاصل ہے۔

زمانی اور لسانی امکانات کا لحاظ رکھتے ہوئے۔انفرادی مقامِ عبادت کے لئے مصلی اور اجتماعی مقامِ عبادت کے لئے مسجد کے اسماء کا تعلق بالخصوص قرآنی لغت میں ہے۔ اِس سے پیشتر ایسے مقامات کے لئے علاقائی لغت کے الفاظ مختلف جغرافیائی حدود میں مستعمل ملتے ہیں۔البتہ بیت اللہ (ہاؤس آف گاڈ Hosue of God) ہی ایک مشترک نام ہے جو ہر جگہ اپنے اپنے مقامی محاورے میں موجود رہا ہے۔

اسلامی تاریخ کے حوالہ سے رسولِ مقبول آنحضرت ﷺ نے دعویٰ نبوت سے بھی پیشتر مکہ میں بیت اللہ الشریف (مسجد الحرام) کی از سرِ نو تعمیر میں حصہ لیا اور آپؐ ہی کے فیصلہ سے حجر اسود موجودہ جگہ پر نصب ہوا۔

مکہ میں معاشی حالات اچھے نہ ہونے کی بنا پر عمارت اس نقشے پر مکمل طور پر نہ بنائی جاسکی جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تعمیر کیا تھا اور وہ حصہ جسے اب 'حطیم' کہا جاتا ہے وہ باقی عمارت کے برابر تعمیر سے رہ گیا اور اس کی نشاندہی کے لئے ایک چھوٹی بیضوی دیوار بنائی گئی جو اب بھی موجود ہے۔

فتح مکہ کے بعد بیت اللہ کو باقاعدہ طور پر 'مسجد الحرام' کا نام تفویض ہوا۔ بت وہاں سے ہٹائے گئے۔اور اِسے خالصتاً اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے مخصوص کر دیا گیا۔

البتہ ہجرتِ مدینہ کے وقت جب آنحضرت ﷺ نے قبا میں قیام فرمایا تو وہاں اسلامی روایت کی پہلی مسجد تعمیر فرمائی۔ بعدازاں مدینہ النبی (یثرب) میں وہ مسجد تعمیر ہوئی جو آنحضرت ﷺ کی رہائش سے منسلک تھی اور وہی 'مسجد نبوی' کے نام سے معروف ہے۔اور جب اسلام بیرونِ عرب پھیلا۔تو پھر ہر مسلمان بستی میں مساجد تعمیر ہوتی گئیں۔

یہ بات بھی قابلِ غور ہے کہ مساجد کی ہیئت ہر علاقے کے معاشی اور تمدنی حالات کے مطابق ہی بنی۔اس کے لئے کوئی خاص نمونہ آنحضرت ﷺ نے ہرگز مقرر نہیں فرمایا۔جہاں ذرائع و وسائل فراواں تھے وہاں کی مساجد رقبے میں بھی وسیع و عریض ہیں اور ان کی تعمیراتی آرائش بھی فنی اعتبار سے شاہکار ہے۔ورنہ بنیادی اصول صرف اتنا ہے کہ موسمی شدت سے محفوظ رکھنے والی ایسی عمارت جس میں کم از کم مقامی آبادی تو اپنی اجتماعی عبادات ادا کر سکے۔

صوفیاء کرام جنہوں نے اسلامی تبلیغ کے لئے سفر اختیار کئے ان کا حصہ مساجد کی تعمیر میں زیادہ ہے اور ان کی تعمیر کردہ مساجد چھوٹے قطعاتِ زمین پر بنی ہیں۔ البتہ مسلمان بادشاہوں نے (بعض اوقات بعض صوفیاء ہی کے ایما پر) بڑے رقبہ جات پر مساجد کی بڑی بلند عمارات بنائی ہیں۔ان میں سے بیشتر اپنی صناعی کے اعتبار سے بے مثل ہیں۔

گنبد اور مینار چونکہ ازمنہ قدیم سے آفاقیت اور روحانی بلندی کے استعارے تسلیم کئے گئے ہیں اس لئے اسلامی مساجد کے طرزِ تعمیر میں بھی ان کو ترک نہیں کیا گیا۔اور حضرت سلیمان علیہ السلام سے تو یہ دینی روایت تسلسل سے موجود ہے۔

بعض بادشاہی مساجد محدود رقبے کی بھی ہیں جنہیں بادشاہ عموماً اپنی ذاتی رہائش گاہ کے قریب اِس لئے بنواتے تھے کہ روزمرہ کی مصروفیات کے ساتھ ساتھ عبادت میں کوتاہی نہ ہو۔اس کی کئی مثالیں مغلیہ محلات اور قلعوں میں موجود ہیں۔

اِسی طرح کی ایک مثال قلعہ لاہور میں شہنشاہ جہانگیر کی بنوائی 'موتی مسجد' ہے۔ مسجد چھوٹی ہے اور سفید سنگِ مرمر سے بنی ہے۔

مگر سب سے بڑی خصوصیت اس کے کھلے صحن کے باوجود اس کا صوتی ضابطہ ہے۔ یعنی تعمیراتی زاویے ایسے بنائے گئے ہیں اور ایسا عماراتی سامان استعمال کیا گیا ہے کہ محراب سے نکلی آواز ساری مسجد میں واضح سنائی دے لیکن نہ مسجد کے اندر سے آواز باہر جائے اور نہ ہی باہر سے کوئی آواز اندر سنائی دے۔ اس مسجد میں آواز کی وضاحت، آواز کا سکون اور ٹھہراو بے نظیر ہے۔

ہندوستان میں سب سے پہلی مسجد آنحضرت ﷺ کے نامور صحابی حضرت مالک بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 628ء میں ریاست کیرالہ کے ساحلی شہر کوڈن گالور میں تعمیر کی تھی۔ رسولِ کریم ﷺ کا وصالِ مبارک 632ء میں ہوا تھا۔ یوں یہ مسجد آنحضرت ﷺ کی حیاتِ مبارکہ میں ہی تعمیر ہوئی۔ اس مسجد کا نام وہاں کے راجہ پیرومل کے نام پر 'مسجد شریمان پیرومل' ہے۔ اگرچہ راجہ پیرومل نے شق القمر اپنی آنکھوں سے دیکھ کر مکی دور رسالت میں دستی بیعت کا شرف پایا تھا۔ اور ان کو 'تاج الدین' نام عطا ہوا۔ لیکن راجہ صاحب کا شرفِ بیعت کے بعد بواپسی سفر یمن میں انتقال ہوا اور ان کے ہمراہی مبلغ حضرت مالک بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کی وصیت لے کر کیرالہ تشریف لائے تھے اور راجہ صاحب کے جانشینوں نے بخوشی مسجد کی تعمیر ہونے دی تھی۔

اسلام کی نشاۃِ ثانیہ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے بعد اول المساجد قادیان میں 'مسجد مبارک' ہوئی اور بعد ازاں 'مسجد اقصیٰ' حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی حیاتِ مبارکہ میں نسبتاً بڑے رقبہ پر تعمیر ہوئی۔ بیرون از قادیان جو مساجد جماعت ہائے احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ثمر بار زندگی میں استعمال ہوئیں ان میں سیالکوٹ کی 'مسجد حکیم حسام الدین صاحبؓ' (مسجد مبارک)، مسجد کبوتراں والی (جامع مسجد)، لاہور کی احمدیہ بلڈنگ والی مسجد (میاں چراغ دین صاحب برانڈرتھ روڈ)، 'مسجد دلی دروازہ'، مالیر کوٹلہ میں نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خانگی مسجد، کپورتھلہ میں منشی ظفر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ والی مسجد نسبتاً زیادہ معروف ہوئیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جہاں جہاں احمدیت کی قبولیت ہوئی وہاں وہاں مساجد بنتی چلی گئیں۔

خلافتِ اولیٰ کے دوران لنڈن کے قریب ووکنگ میں ایک مسجد بیرونِ ہندوستان زیرِ استعمال آئی۔ لیکن خلافتِ ثانیہ میں 'مسجد فضل' لنڈن کے بعد اور خصوصاً تحریکِ جدید کے اجرا کے بعد دنیا کا کوئی ایسا کونہ نہیں جہاں مساجد یا کم از کم نماز سنٹر نہ قائم ہوا ہو۔

خلافتِ ثالثہ میں ایک اور پیش رفت یہ ہوئی کہ سپین جہاں ملکی آئین کے مطابق مسجد بنانا تو در کنار، اذان دینا بھی ممنوع تھا۔ وہاں نہ صرف آئینی ترمیم ہوئی بلکہ مسجد کے لئے جگہ خریدنے کی اجازت ملی۔ یوں 'مسجد بشارت' پیڈرو آباد کا سنگِ بنیاد رکھے جانے کے بعد سپین کی سرزمین پر سات سو سالوں کے بعد پہلی مرتبہ اذان دی گئی۔

خلافتِ رابعہ میں دیگر مغربی اور افریقی ممالک کے علاوہ میپل ٹورانٹو میں 1992ء میں شمالی امریکہ کی اُس وقت کے لحاظ سے سب سے بڑی مسجد 'بیت الاسلام' تعمیر ہوئی۔

خلافتِ خامسہ میں 2008ء میں کیلگری میں 'بیت النور' مسجد کی تعمیر مکمل ہوئی جو اس وقت کینیڈا کی سب سے بڑی مسجد ہے۔ پھر 2013ء میں مسجد بیت الرحمٰن وینکور میں تعمیر ہوئی۔ مساجد کی تعمیر کو اور بھی خصوصیت اِس طرح سے ملی کہ جدید ٹیکنالوجی کے استعمال پر خاص توجہ دی جا رہی ہے۔ تا کہ مساجد صرف شرعی عبادات کے لئے ہی محدود نہ ہو جائیں بلکہ ان کے ساتھ ایسی عمارات بھی منسلک ہوں جن کے ذریعے علمی، تبلیغی، تربیتی اور معاشرتی امور بھی استوار ہوسکیں۔

اگرچہ جماعتِ احمدیہ کی بیشتر مساجد پہلے بھی یہ فرائض ادا کرتی تھیں مگر اب ترقی کا نمایاں فرق یہ ہے کہ مساجد میں موجودہ دور کی جدید ترین سہولتیں بھی میسر ہوں۔ اور جماعت احمدیہ کے کارکنان اور خدمت گزاروں، اشاعت اور ابلاغ میں تمام ترقی یافتہ مشینیں اور پروگرام بروئے کار لائی جا رہے ہیں۔

جماعت احمدیہ کی تعمیر کردہ مساجد کی سب سے بڑی خصوصیت ہی یہ ہے کہ ان کی تعمیر کی بناء خالصتاً اسلامی تعلیم پر رکھی جاتی ہے اور نمازوں کی پابندی کے ساتھ ساتھ ان میں ایسی عمارات شامل کی جاتی ہیں جن کے ذریعہ تربیتی، معاشرتی اور فلاحی امور کی یکساں بجا آوری ممکن ہو۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دستِ مبارک سے مفتوح ہونے والی مساجد بالخصوص بیت الاحد، نوگویہ (Nagoya)، جاپان ایسی جدید سہولتوں کا حالیہ دورِ ترقی میں اعلیٰ نمونہ ہے۔ اس لئے یہ کہنا بجا ہے کہ احمدی مساجد حقیقتاً ''ابواب الخیر'' کہلانے کی مستحق ہیں۔

مساجد روحانی قلعے ہی ہوتے ہیں۔ اِس بات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے لیکچر سیرِ روحانی حصہ دوم میں بڑے مجذوبانہ پیرایہ میں بیان فرمایا ہے۔ اسی طرح مساجد کے آداب پر ایک مبسوط تحریر قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کی تقریباً ہر احمدی مسجد میں آویزاں ہوتی ہے اور گداز دل کے ساتھ پڑھنے والی ہے۔

## بے حساب جانے دے

### حضرت نواب مبارکہ بیگم رضی اللہ تعالیٰ عنہا

نہ روک راہ میں مولا! شتاب جانے دے
کھلا تو ہے تری جنت کا باب جانے دے

مجھے تو دامنِ رحمت میں ڈھانپ لے یونہی
حساب مجھ سے نہ لے، بے حساب جانے دے

سوال مجھ سے نہ کر، اے مرے سمیع و بصیر
جواب مانگ نہ اے لاجواب جانے دے

مرے گنہ تری بخشش سے بڑھ نہیں سکتے
ترے نثار حساب و کتاب جانے دے

تجھے قسم ترے 'ستّار' نام کی پیارے
بروئے حشر سوال و جواب جانے دے

بلا قریب کہ یہ خاک پاک ہو جائے
نہ کر یہاں مری مٹی خراب جانے دے

رفیقِ جاں مرے۔ یار وفا شعار مرے
یہ آج پردہ دری کیسی؟ پردہ دار مرے


احمدیہ گزٹ کینیڈا میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

اشتہارات کے لئے درج ذیل فون نمبر پر رابطہ کریں۔

مبشر احمد خالد

فون نمبر: 647-988 3494

ای میل: manager@ahmadiyyagazette.ca

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔تذکرہ،صفحہ 260)

# مساجد کی تعمیر میں جماعت احمدیہ کا تاریخ ساز کردار

ہدایت اللہ ہادی ایڈیٹر احمدیہ گزٹ کینیڈا

عہدِ عتیق سے لے کر آج تک دنیا میں جتنی بھی عبادت گاہیں تعمیر ہوئی ہیں ان کا مرکزی تصور خانہ کعبہ ہی ہے اور مساجد دراصل خانہ کعبہ کا ظل ہیں۔

## اصل تین مساجد

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ خطبہ جمعہ مورخہ 31 مارچ 1972ء، مسجد اقصیٰ ربوہ میں فرماتے ہیں۔

دراصل مسجدیں صرف تین ہیں۔باقی مسجدیں تو ان کے اظلال ہیں۔ اور یہ تین مساجد حضرت نبی اکرم ﷺ کی وہ مساجد ہیں جن کا قرآن کریم میں ذکر آتا ہے۔ان میں پہلی مسجد تو وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب محمد ﷺ کے لئے حضرت آدم علیہ السلام کی بعثت کے وقت بنوادی تھی اور جسے ہم 'مسجد حرام' خانہ کعبہ اور بیت اللہ بھی کہتے ہیں۔ ..... دوسری مسجد جو حضرت نبی اکرم ﷺ سے تعلق رکھتی ہے وہ 'مسجد نبوی' ہے اور وہ مدینہ میں ہے۔تیسری مسجد معنوی لحاظ سے اور دُور کے زمانے کی ایک مسجد ہے جسے 'مسجد اقصیٰ' کہا جاتا ہے۔وہ مسجد بھی ہے اور تعبیری معنوں میں مسجد کی علامت بھی ہے۔تاہم اس کا تعبیری پہلو زیادہ نمایاں ہے یعنی امت محمدیہ میں سے جس شخص نے حضرت محمد ﷺ سے سب سے زیادہ محبت کی اور آپؐ کے عشق میں سب سے زیادہ سوزاں رہا اور خدا تعالیٰ کی راہ میں جس نے سب سے زیادہ قربانیاں دیں اور آنحضرت ﷺ کی وساطت سے آپؐ کی قوت قدسیہ کے نتیجہ میں امت محمدیہ میں اللہ تعالیٰ کے جو بزرگ گزرے ہیں، ان میں سے جس نے سب سے زیادہ حسین اور سب سے زیادہ احسان سے پُر جلوے دیکھے ہیں وہ حضرت محمد رسول ﷺ کا محبوب مہدی معہود ہے جس کا زمانہ قرب قیامت کا زمانہ اور آخری زمانہ ہے۔حدیث میں اس کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے۔

(خطبات ناصر۔جلد، چہارم،صفحہ 144-145)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے مسجد اقصیٰ ربوہ میں خطبات جمعہ کا ایک سلسلہ 31 مارچ 1967ء سے شروع فرمایا جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ذریعہ بیت اللہ کی ازسرِنو تعمیر کے تیئیس عظیم الشان مقاصد پر مشتمل تھا اور اب کتابی شکل میں بھی شائع ہو چکا ہے۔آپؒ نے سورۃ آل عمران کی آیت 97 تا 98 سورۃ البقرۃ کی آیت 126 تا 130 میں ان جملہ مقاصد کا بڑی تفصیل سے ذکر فرمایا ہے۔

## خانہ کعبہ کی تعمیر کے مقاصد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"پھر اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے ابراہیم کہہ کر مخاطب فرمایا۔(ماخوذ از براہین احمدیہ ہر چہار حصص۔روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 666 حاشیہ در حاشیہ نمبر 4)

اور حضرت ابراہیم کے ذریعہ خانہ کعبہ کی تعمیر ہوئی۔خدا تعالیٰ کے سب سے پہلے گھر کو توحید کے قیام کے لئے دوبارہ اُس کی بنیادوں پر استوار کیا گیا اور اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ سے ہی یہ دنیا جانے گی اور جان رہی ہے، اور یقیناً اس میں کوئی شک کی بات نہیں کہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ آپ کے ذریعہ سے ہوئی اور روحانی لحاظ سے خانہ کعبہ کی تعمیر کے مقاصد کو اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ سے ہی پورا ہونا ہے۔"

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔7 جون 2013ء صفحہ 6)

## تمام مساجد اصل میں بیت اللہ کا ظِل ہیں

الغرض تمام مسجدیں دراصل بیت اللہ کا ہی ظل ہیں اس لئے وہ تمام مقاصد، برکات، انوار، فیوض اور رحمتیں مسجد سے حاصل ہوتی ہیں اور جو خانہ کعبہ کی تعمیر سے حاصل ہوئیں۔

یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم کے احکامات، آنحضرت ﷺ کے ارشادات، حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام، ملفوظات، تحریرات اور خلفائے احمدیت کی تحریکات مسجد کی تعمیر کے لئے سنگِ میل کی حیثیت رکھتی ہیں۔

اسلام ایک ایسا عالمگیر مذہب ہے اور اس کی تعلیم اتنی ہی حسین اور پیاری ہے کہ دنیا کے دوسرے مذاہب اس کی مثال پیش نہیں کر سکتے۔اسلام ہی واحد مذہب ہے جس نے دنیا کے تمام مذاہب کی عبادت گاہوں کی حرمت اور تقدس کو برقرار رکھنے کا تاکیدی حکم دیا ہے۔مسجد ایک ایسی جگہ ہے جہاں ہر مذہب و ملّت بلاتمیز رنگ و نسل عبادت کرسکتا ہے۔

جماعت احمدیہ نے دنیا کے کونے کونے میں مسجدیں تعمیر کی ہیں۔اللہ تعالیٰ کے گھروں کو اس کے ذکر، عبادت، مناجات اور دعاؤں سے آباد کیا ہے۔ہماری مسجدوں کے دروازے ہر اس شخص کے لئے کھلے ہیں جو خدائے واحد و یگانہ کو برتر مانتا ہے اور اس کے حضور جھکتا ہے۔جماعت احمدیہ نے مساجد کی تعمیر میں جو اہم اور تاریخ ساز کردار ادا کیا ہے وہ سنگِ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔

جماعت احمدیہ برطانیہ کے 49 ویں جلسہ سالانہ 2015ء کے موقع پر سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 22 اگست 2015ء کو دوسرے دن بعد دوپہر حدیقۃ المہدی آلٹن میں ایمان افروز خطاب فرمایا۔اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور انعاموں کی بارش کے چند قطروں کو بیان کرتے ہوئے تعمیر مساجد کا یوں ذکر فرمایا کہ:

وہ مساجد جنہیں جماعت احمدیہ کو دوران سال اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کرنے کی توفیق ملی ان کی مجموعی تعداد 401 ہے۔جن میں 156 مساجد تعمیر کی گئیں اور 245 بنی بنائی ملی ہیں۔اس میں امریکہ اور بہت سے دوسرے ممالک ہیں جہاں مساجد تعمیر کی گئیں ہیں۔

دوران سال آلٹن یوکے، آئرلینڈ، مڈغاسکر، برازیل، فجی میں نئی مساجد تعمیر ہوئیں۔اور ناگویا Nagoya جاپان میں حضور ایدہ اللہ نے 20 نومبر 2015ء کو مسجد بیت الاحد کا جمعۃ المبارک سے افتتاح فرمایا۔(ماخوذ از ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔5 فروری 2016ء، صفحہ 13)

سالانہ رپورٹ 2015ء کے مطابق دنیا بھر میں جماعت احمدیہ کی مساجد کی کل تعداد 7,330 ہے۔اس میں پاکستان میں احمدیہ مساجد کی تعداد شامل نہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا سراسر فضل و احسان ہے کہ اس نے جماعت احمدیہ کو تمام دنیا میں خدائے واحد و یگانہ کا نام بلند کرنے اور دین مصطفوی کو قائم کرنے کے لئے مساجد تعمیر کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ ایں سعادت بزور بازو نیست۔ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ جلیل القدر الہام اور عظیم الشان پیشگوئی کہ ’’میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا‘‘ (تذکرہ۔ صفحہ 260) کس شان کے ساتھ ہر آن پورا ہوتا ہوا دکھائی دے رہا ہے۔ آفتاب آمد دلیل آفتاب۔

## مسجد بیت الہادی، سڈنی

جغرافیائی اعتبار سے رُوئے زمین پر ڈیٹ لائن (Date Line) کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے 22 ستمبر 1983ء کو ڈیٹ لائن کا دورہ فرمایا۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضورؒ کو سڈنی، آسٹریلیا میں 30 ستمبر 1983ء کو پہلی مسجد کا سنگ بنیاد رکھنے کی توفیق ملی جس کا نام مسجد بیت الہادی ہے۔ اس موقع پر حضورؒ نے فرمایا: آج کا دن جماعت احمدیہ کی تاریخ میں اور آسٹریلیا کی تاریخ میں ایک خاص اہمیت کا دن ہے۔ ... یہ دن جہاں بے حد برکتوں کا حامل دن ہے۔ اللہ تعالیٰ کے بہت سے فضل اس دن نازل ہوں گے، ان کے اثرات خدا تعالیٰ کے فضل ہی کے ساتھ بہت دیر تک ہم دیکھتے رہیں گے..... (خطبات طاہرؒ۔ جلد دوم، صفحہ 495)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے زمین کے ایک دوسرے کنارے پر شمال میں آباد ہونے والا سب سے بڑا ملک کینیڈا ہے جہاں جماعت احمدیہ کو مساجد تعمیر کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔

## کینیڈا کی مساجد کا اجمالی ذکر

### مسجد بیت الاسلام، ٹورانٹو

حضرت خلیفۃ الرابع رحمہ اللہ کی زیر ہدایت اور منظوری سے دسمبر 1985ء میں ٹورانٹو کے شمال، میپل میں 25 ایکڑ زمین اور مشن ہاؤس کی وسیع عمارت سوا پانچ لاکھ ڈالرز میں خریدی گئی۔ اور حضورؒ نے جماعت احمدیہ کینیڈا کی مرکزی مسجد ’’بیت الاسلام‘‘ کا سنگ بنیاد اپنے دستِ مبارک سے 20 ستمبر 1986ء بروز ہفتہ رکھا۔

اس موقع پر حضور انورؒ نے فرمایا: جماعت احمدیہ جہاں بھی اپنی مسجد تعمیر کرے گی وہ قرآن کریم میں بیان فرمودہ اغراض اور انہی مقاصد کی تکمیل کے لئے بنائی جائے گی۔ اور یہ مقاصد وہی ہیں جس کے لئے دنیا میں سب سے پہلے اللہ کا گھر تعمیر کیا گیا۔ جہاں تک ہم میں طاقت ہے خدا کی قسم کھا کر اعلان کرتے ہیں کہ یہ اللہ کا گھر بھی انہی مقاصد کے لئے استعمال کیا جائے گا۔ (انشاء اللہ)

(احمدیہ گزٹ کینیڈا۔ اکتوبر 1992ء صفحہ 33)

پھر آپؒ نے فرمایا: موجودہ زمانہ میں عبادت گاہیں سیاست کا اڈہ بن کر تخریبی کارروائیوں کا مرکز بن گئی ہیں۔ عوام کو خون خرابہ اور دہشت گردی پر اکساتی ہیں۔ مگر جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے میں یہ بات اچھی طرح سے واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ جماعت جہاں بھی اپنی مسجد بنائے گی وہ قرآنی بیان فرمودہ مقاصد کے مطابق ہوگی۔ حسد، نفرت اور دہشت پھیلانے کے لئے نہیں بلکہ امن اور صلح پیدا کرنے کے لئے تعمیر کی جائے گی۔ یہ جماعت امن پسند جماعت ہے۔ ہمارے دل تکلیفوں اور دکھوں سے سجائے گئے ہیں مگر یہ مصائب اور دکھ درحقیقت اپنی ذات میں دلوں کو پاکیزہ کرتے ہیں۔ آج کل پاکستان میں ہمیں نفرت کا نشانہ بنایا گیا۔ حالانکہ اسلام نفرت نہیں سکھاتا۔ ہمارا دین تو پہلے بنی نوع انسان سے محبت اور پھر اللہ تعالیٰ سے محبت سکھاتا ہے۔ کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ ہر مذہب ہی ظلم و ستم کا نشانہ بنایا گیا۔ مذہب نے کبھی ظلم پیدا نہیں کیا۔ بلکہ نرم دلی، رحم اور محبت ہی پیدا کی۔ یہ تکالیف ہی پھر ان کے دلوں کی تطہیر کا باعث بنیں۔ (ایضاً۔ صفحہ 33)

ماہرفن تعمیرات مساجد Carleton University آٹواہ کے پروفیسر گلزار حیدر صاحب نے اس مسجد کا ایک بہت ہی خوبصورت ڈیزائن تیار کیا جسے پراجیکٹ مینیجر مکرم نصیر احمد چوہدری صاحب نے عملی جامہ پہنایا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے مسجد بیت الاسلام کے افتتاح کے موقع پر 16 اکتوبر 1992ء کو خطبہ جمعہ میں فرمایا:

’’آج کا جمعہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ ایک غیر معمولی تاریخی جمعہ ہے اور آج وہ مبارک دن طلوع ہوا ہے جو جماعت احمدیہ عالمگیر کے لئے برکتوں پر برکتیں لے کے آیا ہے اور نور علیٰ نور (سورۃ النور 24: 36) کا منظر پیش کر رہا ہے۔

ایک قابل ذکر بات یہ ہے کہ آج کینیڈا کی جماعت احمدیہ مسلمہ کے سالانہ جلسے کا افتتاح اس روز ہو رہا ہے جب اس مسجد کا افتتاح بھی ہوگا اور وہ جمعہ کا مبارک دن ہے۔‘‘

(خطبات طاہرؒ۔ جلد 11، صفحہ 723)

### آگے بہت کچھ ہونے والا ہے

فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ عالمگیر کو یہ توفیق ملی ہے کہ دنیا کے چار براعظموں میں بیک وقت حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس عاجز غلام کی آواز ہی نہیں بلکہ تصویر بھی پہنچ رہی ہے اور اس طرح حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ الہام بھی بڑی شان کے ساتھ پورا ہو رہا ہے۔ ’’میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا‘‘ (تذکرہ۔ صفحہ 260) ... ایک بھی گوشہ زمین کا ایسا باقی نہیں رہا جہاں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تبلیغ صوتی لحاظ سے نہ پہنچ رہی ہو اور تصویری زبان سے نہ پہنچ رہی ہو۔ پس یہ بہت بڑا اور عظیم مبارک دن ہے جو درحقیقت آئندہ دور کے آغاز کی ایک منزل ہے۔ آگے بہت کچھ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہونے والا ہے۔ (ایضاً۔ صفحہ 724)

## آسمانی روح

فرمایا: پس جماعت احمدیہ! تم وہ مٹی کے پرندے ہو جن میں آسمانی روح پھونکی گئی ہے تمہارا مقدر تو اڑنا ہے، ہوا کے دوش پہ بھی اڑنا ہے، لہروں کے ذریعہ بھی پہنچنا ہے اور الحمدللہ کہ آج کا دن کئی لحاظ سے روحانی طیور کی پروازوں کا منظر پیش کر رہا ہے۔ (ایضاً۔ صفحہ 729)

## آسمان کی تدبیریں

فرمایا: ہماری آوازوں پر پاکستان میں پابندی لگائی، ہمارے جلسوں پر پاکستان میں پابندی لگائی، ہماری تبلیغ پر پاکستان میں پابندی لگائی۔ ان کو میرا جواب یہ ہے کہ تمہاری ساری زنجیریں آسمان کی تدبیریں توڑ کر پرزے پرزے کر دیں گے۔ کوئی زنجیر نہیں ہے جو میرے بندوں کی راہ میں حائل ہو سکے، تم زنجیروں پر زنجیریں پہناؤ، اللہ تعالیٰ ان کو مزید آزادی کے ساتھ، تیزی کے ساتھ چہار دانگ عالم میں پھیلنے اور پھولنے اور پھلنے کی پہلے سے بڑھ کر توفیق فرماتا جائے گا۔ (ایضاً۔ صفحہ 729-730)

## مسجد کی اصل زینت کیا ہے؟

آپؒ نے فرمایا:

تمام دنیا کی جماعتوں کو بھی بیک وقت مخاطب کرتے ہوئے سمجھاتا ہوں کہ مسجدیں بنائیں اور خوب بنائیں۔ خوبصورت بنا سکیں تو بہت بہتر ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ مساجد کو اپنے تقویٰ سے زینت بخشیں اور عبادات کے ذریعے سجائیں تب مساجد بنانے کا اصل حق ادا ہوگا اس کے بغیر نہیں۔ (ایضاً۔ صفحہ 732)

## کینیڈا اسلام کے لئے مستقبل کی سرزمین

حضورؒ فرماتے ہیں: ’’یہ ایک ایسا ملک ہے جہاں امید کے بہت سے پہلو نظر آتے ہیں۔ دنیا کی تمام جماعتوں کو اس ملک کو اپنی دعاؤں میں شامل کر لینا چاہئے۔ یہ اسلام کے لئے خدا کے فضل کے ساتھ مستقبل کی سرزمین بننے والا ہے۔‘‘ (احمدیہ گزٹ نومبر و دسمبر 1986ء، صفحہ 2)

## مسجد بیت النور، کیلگری

ویسٹرن کینیڈا کے صوبہ البرٹا میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 18 جون 2005ء کو مسجد

بیت النور' کیلگری کا سنگ بنیاد رکھا۔ اور اس مسجد کا افتتاح جمعہ 4 جولائی 2008ء کو فرمایا جس میں آپ نے فرمایا:

ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہونا چاہئے کہ اس علاقہ میں ایک خوبصورت مسجد بنانے کی جماعت احمدیہ کو توفیق دی۔ اس مسجد کی خوبصورتی اس وقت مزید بڑھے گی جب ہم بار بار یہاں آئیں گے۔ پانچ وقت نمازوں کی طرف توجہ پیدا ہوگی۔

تقریباً 15 ملین ڈالرز کی لاگت سے یہ وسیع وعریض اور خوبصورت مسجد تعمیر ہوئی ہے۔ (ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی نمبر۔ 25 جولائی 2008ء صفحہ 1)

## مسجد بیت النور کیلگری کے کوائف

حضور انور نے فرمایا کہ اس مسجد کا نقشہ بہت خوبصورت ہے اور بہت اچھا ہے۔ ایک مسجد کا مین ہال (Main Hall) ہے۔ عورتوں اور مردوں کا مسقف (Cover Area) حصہ دس ہزار چار سو (10,400) مربع فٹ ہے۔ اس کے علاوہ ایک ملٹی پرپز ہال (Multipurpose Hall) بھی ہے جو سات ہزار دو سو (7,200) مربع فٹ پر مشتمل ہے۔ ڈائننگ ہال (Dining Hall) ہے جو تقریباً اٹھارہ سو (18,00) مربع فٹ ہے۔ مشنری کی رہائش کے علاوہ گیسٹ ہاؤس ہے۔ جماعت اور ذیلی تنظیموں کے دفاتر ہیں۔ یہ ایک بہت اچھا کمپلیکس (Complex) ہے۔ فی الحال جماعتی ضروریات کے لئے کافی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہماری ضروریات بڑھاتا رہے اور اس کے حضور مزید پیش کرنے کی اور مزید مسجدیں بنانے کی توفیق ہم پاتے رہیں۔

(ایضاً۔ صفحہ 1)

اس مسجد میں بارہ سو (1,200) افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔ اور تقریباً تین سو (300) کاریں پارک ہو سکتی ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آخر میں فرمایا:

اللہ تعالیٰ ہر ایک احمدی کو توفیق دے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں شامل ہو کر اس کا حق ادا کرنے والا ہو۔ مسجدوں کی تعمیر اور ان میں عبادتوں کا حق اس طرح ادا کرنے والا ہو جس طرح اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے۔ اور جس طرح کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہم سے توقع کی ہے۔ آپس میں محبت اور پیار کی فضا پیدا کرنے والے ہوں۔ امن اور سلامتی کا پیغام دینے والے ہوں۔ مسجد جہاں ہمارے اندر عبادت کا شوق پیدا کرے وہاں ہمیں وحدت کی لڑی میں پرونے کا باعث بھی بنے۔ (ایضاً۔ صفحہ 8)

اگلے روز 5 جولائی 2008ء کو حضور انور کے اعزاز میں شاندار استقبالیہ کی تقریب منعقد ہوئی۔ جس میں کینیڈا کے وزیر اعظم کے علاوہ، وفاقی، صوبائی وزراء، ممبرز پارلیمنٹ، شہروں کے میئرز اور مختلف ممالک کے سفارت کاروں، مختلف تنظیموں کے سربراہوں، دانشوروں اور ملکی میڈیا نے شرکت کی۔ اور حضور انور نے نہایت ایمان افروز خطاب فرمایا۔ معزز مہمانوں کی خدمت میں ظہرانہ پیش کیا۔ مہمانوں نے خوبصورت، دیدہ زیب مسجد بیت النور کے بارہ میں نہایت اچھے اور دلکش تاثرات بیان کئے۔

## وزیر اعظم کا خطاب

وزیر اعظم کینیڈا (Right Honorable Stephen Harper) نے مسجد بیت النور کی تعمیر کے موقع پر اپنے خصوصی خطاب میں کہا کہ کینیڈا کی یہ سب سے بڑی مسجد ہے اور کیلگری کی مختلف اہم عمارتوں میں اعلیٰ فن تعمیر کے لحاظ سے یہ ایک نہایت مفید اضافہ ہے۔ پھر آپ نے کہا کہ جو لوگ اس جماعت کو جانتے ہیں، ان کے لئے یہ بات ہرگز کسی تعجب کا باعث نہیں ہونی چاہئے کہ اس جماعت کے افراد کتنی قربانی اور وقف کی روح رکھتے ہیں۔ امن، عالمگیر اخوت اور خدا کی رضا پر سر تسلیم خم کرنا ان لوگوں کی پہچان ہے اور یہی دراصل اسلام کے بنیادی اصول ہیں۔ آپ نے کہا کہ ہم اس لحاظ سے حضور کے ساتھ پورے طور پر متحد ہیں اور انہیں ان کے آزادی مذہب کے پرچارک ہونے کا ایک بہادر چیمپین قرار دیتے ہیں اور ہم خلیفہ کی تعریف کرتے ہیں۔

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 19 ستمبر 2008ء، صفحہ 11)

بلاشبہ اس وقت شمالی اور جنوبی امریکہ کی یہ سب سے بڑی مسجد ہے۔ ماہر فن تعمیرات Maun Chugh نے اس دیدہ زیب اور خوبصورت مسجد کا ڈیزائن تیار کیا جسے پراجیکٹ مینیجر مکرم نصیر احمد چوہدری صاحب نے عملی جامہ پہنایا۔

## مسجد بیت الرحمٰن، وینکوور

اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 11 جون 2005ء کو صوبہ برٹش کولمبیا میں 'مسجد بیت الرحمٰن' وینکوور کا سنگ بنیاد رکھا۔

مسجد بیت الرحمٰن وینکوور کے افتتاح کے موقع پر حضور انور نے خطبہ جمعہ 17 مئی 2013ء میں فرمایا:

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے کینیڈا کے ایک صوبے میں جو برٹش کولمبیا کہلاتا ہے، جماعت احمدیہ کو یہ اپنی مسجد بنانے کی توفیق مل رہی ہے۔ مساجد کی تعمیر سے ذاتی طور پر بھی برکات کے دروازے کھلتے ہیں جو ایک مومن کو اس کے ایمان میں بڑھاتے چلے جاتے ہیں اور جماعتی برکات تو اللہ کے فضل سے اس طرح نازل ہوتی ہیں کہ انسان دنگ رہ جاتا ہے۔ اگر ایمان کے معیار حاصل کرنے ہیں تو اپنے اخلاق بھی بلند کرو۔ اخلاق کی بلندی کا حقوق العباد کی ادائیگی سے صحیح پتہ چلتا ہے۔ ہمیں اس مسجد کی تعمیر کے ساتھ اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کس حد تک ہم اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کرنے والے ہیں۔ کس حد تک ہم خدا تعالیٰ سے محبت کے دعوے میں پورے اترنے والے ہیں؟ کس حد تک ہم آپس میں ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے والے ہیں؟ کیونکہ عبادت کا حق تقویٰ کے بغیر ادا نہیں ہوسکتا۔ اور تقویٰ اللہ تعالیٰ کے تمام حکموں پر عمل کئے بغیر حاصل نہیں ہوسکتا۔''

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 7 جون 2013ء، صفحہ 5)

## مسجد بیت الرحمٰن کے کوائف

حضور انور فرماتے ہیں:

اس مسجد کی تعمیر کا اعلان تو 1997ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے ہی فرما دیا تھا اور بیت الرحمٰن نام بھی رکھا تھا۔ اس کا کل رقبہ پونے چار ایکڑ ہے۔ اور مسقف حصہ (covered area) تینتیس ہزار چار سو انیس (33,419) مربع فٹ ہے۔ دو منزلیں ہیں۔ گنبد کی اونچائی سینتالیس (47) فٹ اور مینار کی اونچائی چھہتر (76) فٹ ہے۔ دونوں ہالز مردوں اور عورتوں کے ملے ہوئے ہیں۔ گیارہ سو بتیس (1,132) افراد مسجد میں اور دس سو پچاس (1,050) ملٹی پرپز multipurpose ہال میں نماز پڑھ سکتے ہیں۔ گویا دو ہزار سے زائد افراد نماز پڑھ سکتے ہیں۔ 140 کاروں کے پارک کرنے کی جگہ ہے۔ لائبریری بھی ہے۔ تبلیغ کا ایک سینٹر بھی ہے۔ کچن ہے، فیونرل (funeral) ہوم سروس کے لئے انتظام بھی ہے۔ چار عدد کلاس روم ہیں۔ دفاتر ہیں۔ بورڈ روم ہے۔ مشنری کی رہائش گاہ ہے۔ مشن ہاؤس ہے۔ گیسٹ ہاؤس ہے۔ باہر بڑی خوبصورت کیلگرافی بھی ہوئی ہے۔ اس کا خرچ بعض دیگر اخراجات شامل کرنے کی وجہ سے ساڑھے آٹھ ملین ڈالرز آیا ہے۔

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 7 جون 2013ء، صفحہ 8)

## خصوصی تقریب

اگلے روز 18 مئی 2013ء کو مسجد بیت الرحمٰن کی خصوصی تقریب میں قائد حزب اختلاف Hon. Justin Trudeau سینیٹرز، سفارت کاروں، وزراء، ممبرز آف پارلیمنٹ، شہروں کے میئرز اور بعض دیگر معززین نے شرکت کی اور تقاریر کیں اور مسجد بیت الرحمٰن کے حوالہ سے جماعت احمدیہ کو شاندار خراج عقیدت پیش کیا۔

## وزیراعظم کینیڈا کا پیغام

Hon. Kerry-Lynne Findlay کا تعلق Conservative Party سے ہے اور موصوفہ اُس وقت وزارت دفاع میں ایسوسی ایٹ منسٹر کے طور پر کام کر رہی تھیں۔انہوں نے وزیراعظم کینیڈا (Right Honorable Stephen Harper) کا پیغام پڑھ کر سنایا۔

آپ نے کہا کہ برٹش کولمبیا میں جماعت احمدیہ کی سب سے بڑی مسجد کے افتتاح کی وجہ سے آج کا دن آپ کی جماعت کے لئے سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔مسجد کی یہ خوبصورت سہولت آئندہ نسلوں کے لئے عبادت کرنے اور آپس میں تعلقات کو فروغ دینے کے لئے اہم جگہ ہوگی۔

معزز مہمانوں کے خطاب کے بعد حضور انور نے ایمان افروز خطاب ارشاد فرمایا۔

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔12 جولائی 2013ء، صفحہ 11)

ماہر فن تعمیرات Scott Kamp نے دیدہ زیب اور خوبصورت مسجد بیت الرحمٰن کا ڈیزائن تیار کیا جسے نیشنل سیکرٹری جائیداد کینیڈا مکرم کرنل (ر) محمد امجد خاں صاحب نے عملی جامہ پہنایا۔

## زیر تعمیر مساجد کے منصوبے

### مسجد بریمپٹن

2/جولائی 2005ء کو بریمپٹن میں مسجد کے سنگ بنیاد کی اس تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔اس کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک قادیان کی ایک اینٹ، اس مسجد کی بنیاد میں پہلی اینٹ کے طور پر نصب فرمائی۔بعدہ دیگر معززین نے بنیاد میں اینٹیں نصب کیں۔اس کے بعد حضور انور نے دعا کروائی۔بعد میں حاضرین میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔ (احمدیہ گزٹ کینیڈا۔جون تا اگست 2006ء صفحہ 74)

خدا تعالیٰ کے فضل سے جنوری 2016ء میں سٹی سے اس کی تعمیر کی منظوری مل چکی ہے اور عنقریب اس پراجیکٹ پر تعمیری کام شروع ہونے والا ہے۔اس پراجیکٹ کے Architect / Consultant :Maurice Soulodre Archtiect Ltd. ہیں۔

یہ قطعہ اراضی دو شاہراہوں Hurontario Street اور Sandalwood Pkway سے ملتا ہے۔بہت ہی باموقع زمین ہے۔اس کا کل رقبہ 2.4 ایکٹر ہے۔جب کہ مسجد کا مسقف حصہ 30,320 مربع فٹ ہے۔اس مسجد میں ایک مینارہ جس کی بلندی 132 فٹ اور ایک گنبد جس کی بلندی 44 فٹ ہے۔165 کاریں پارک کرنے کی گنجائش موجود ہے۔

(ماخوذ از Mosques Property Presentation v. 3 یہ دستاویز مع تصاویر مکرم خالد محمود نعیم صاحب، سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کینیڈا نے جلسہ مصلح موعود پیس ولیج امارات کے موقع پر 20 فروری 2016ء کو مسجد بیت الاسلام میں پیش کی۔)

بریمپٹن کے علاوہ مسجد دارالرحمت سیسکاٹون، مسجد بیت الامان لائیڈ منسٹر اور مسجد محمود ریجائنا کے منصوبے زیر تعمیر ہیں۔اسی طرح بعض دیگر نمازوں کے مراکز کی تفصیلات بھی اس رسالہ میں شامل ہیں جنہیں عنقریب مسجد کی شکل دی جانے والی ہے۔

## نئے منصوبے

### مسجد بیت الحنیف ٹورانٹو ایسٹ

کیونکہ یہ عمارت بہت پرانی ہے اس لئے اسے مسمار کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے اور نئی مسجد تعمیر کرنے کا منصوبہ تیار ہو چکا ہے۔

اس کا مسقف حصہ 3,700 مربع فٹ ہوگا۔اس مسجد کا ایک مینار جس کی بلندی 19 فٹ اور گنبد 10.5 فٹ ہوگا۔اس کی تین منزلیں ہوں گی۔پہلی منزل پر مردوں، دوسری منزل پر عورتوں اور تیسری منزل پر مشنری کی رہائش کا انتظام ہوگا۔اس خوبصورت مسجد میں لائبریری، تبلیغ ہال، دفاتر اور باورچی خانہ کی سہولت موجود ہوگی۔ (ایضاً)

## مالی قربانیوں کی ضرورت

جماعت کینیڈا نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں جماعت کینیڈا کے قیام کے پچاس سال پورے ہونے کے موقع پر نئی مساجد کا تحفہ پیش کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ان تمام مساجد کے لئے تقریباً 28 ملین ڈالرز کی ضرورت ہے۔

## اموال میں کمی نہیں آتی

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے خطبہ جمعہ 30 اکتوبر 1992ء میں فرمایا:

"یاد رکھیں کہ قربانیوں کے نتیجہ میں جماعت کے اموال میں کمی نہیں آتی، افراد کے اموال میں کمی نہیں آتی، خاندانوں کے اموال میں کمی نہیں آتی بلکہ غیر معمولی برکتیں ملتی ہیں۔"

(خطبات طاہر، جلد 11، صفحہ 769)

## مسجد کا حق

ہمیں مساجد کی تعمیر کے ساتھ مسجد کا حقوق کا بھی خیال رکھنا چاہیے۔حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

"یہ مسجد جو بنائی ہے تو اس کا حق ادا کریں۔اس حق کو ادا کرنے کے لئے پانچ وقت آباد کریں۔اس کا حق ادا کرنے کے لئے اپنی عبادتوں کے معیار کو بڑھائیں۔اس کا حق ادا کرنے کے لئے اپنی عملی حالتوں کے جائزے لیں اور اس کا حق ادا کرنے کے لئے تبلیغ کے میدان میں وسعت پیدا کریں۔"

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔11 دسمبر 2015ء صفحہ 6)

## ہم اتنی بڑی مسجد یا مساجد کیوں بناتے ہیں؟

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"ہماری جگہیں بھی وسیع ہونی چاہئیں۔پھر ہماری جگہوں میں وسعت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس الہام کے تحت بھی ضروری ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے آپؑ سے فرمایا کہ 'وَسِّعْ مَکَانَکَ' کہ تو اپنے مکان کو وسیع کر۔

(تذکرہ۔ایڈیشن چہارم، مطبوعہ ربوہ، صفحہ 246)

مکانیت کی وسعت صرف گھروں میں مہمان ٹھہرانے کے لئے نہیں ہے۔لوگوں کے آنے کی وجہ سے، جلسہ کی وجہ سے نہیں تھی بلکہ مساجد کی وسعت کے لئے بھی ضروری ہے، یہ الہام ہے۔اور مساجد کی وسعت بھی اسی زمرہ میں آتی ہے۔

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔7 جون 2013ء صفحہ 5-6)

## مسجد کے ساتھ ایک روحانی اور نفسیاتی تعلق

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"ہمیشہ یاد رکھیں جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا کہ یہ مسجد اپنی اہمیت رکھتی ہے اور سینٹرز اور ہال وہ مقام حاصل نہیں کر سکتے جو مسجد کا ہے۔بے شک جماعت کو ایک جگہ جمع ہو جانے کے لئے جگہ میسر آ جاتی ہے۔لیکن مسجد کے نام کے ساتھ جو ایک روحانی تعلق پیدا ہوتا ہے، جو جذبات کی کیفیت ہوتی ہے، وہ بغیر مسجد کے نہیں ہوتی۔یہ ایک انسانی نفسیات بھی ہے۔پس جہاں زمینیں خریدی گئی ہیں وہاں بجائے صرف سینٹر بنانے کے، ہال بنانے کے اب باقاعدہ مسجدیں بنائیں۔"

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 7 جون 2013ء صفحہ 6)

## کسی کو بھی ہماری مساجد سے خوف زدہ ہونے کی ضرورت نہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صحافیوں کو ایک سوال کے جواب میں کہ مسجد کی کیوں اہمیت ہے؟

(باقی صفحہ 33)

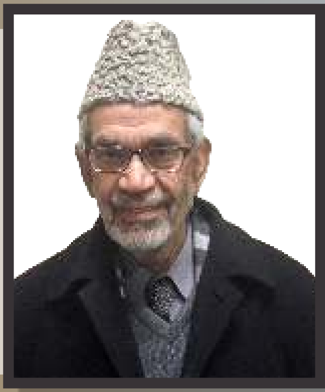

# مساجدِ کینیڈا کے افتتاح کی تقریبات کے مواقع پر

# خلفائے احمدیت کے چند تاثرات

مرتبہ: مکرم عبدالمتین خاں صاحب، رضا کار بیت الاسلام مشن ہاؤس

## مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے دورہ کینیڈا سے واپسی پر مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ 30 اکتوبر 1992ء میں فرمایا:

"اس دفعہ جب کینیڈا کی مسجد میں امریکہ سے احمدی تشریف لائے ہیں تو خوشی کی بات تھی۔ اتنی بڑی تعداد میں وہ شامل ہوئے ہیں کہ اس کا ہمیں کوئی تصور نہیں ملتا۔ سترہ سو (1700) سے زائد احمدی خدا کے فضل سے امریکہ کے مختلف حصوں سے تشریف لائے۔"

"مسس ساگا (Mississauga) کی میئر (Hazel McMillan) نے بڑے زور سے مجھے یاد دلایا کہ آپ نے وعدہ کیا تھا کہ میں اگلی مسجد مسس ساگا میں بناؤں گا۔ انشاء اللہ۔ اب اس وعدہ کو پورا کریں۔ یہ مسجد بن گئی ہے اب ہماری طرف توجہ کریں۔ تقریب کے بعد یہ مجھے ملیں تو انہوں نے کہا کہ دیکھیں یہ صرف لفظی بات نہیں تھی، میں دل کی گہرائی سے یہ بات کہہ رہی تھی۔ اب جذبے گرم ہیں اس وقت فوری طور پر توجہ دیں۔ میں ہر قسم کا تعاون کرنے کے لئے تیار ہوں۔ آپ اپنے نمائندے بھیجیں۔ بہترین جگہ کی تلاش کریں اور ہر قسم کی سہولتیں ہماری میونسپلٹی آپ کو دے گی۔

☆ کینیڈا کی مسجد کے نظارے آپ نے ٹیلی ویژن پر دیکھے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے کہ سب دنیا سے مجھے خط مل رہے ہیں۔ بعض فیکسز faxes کے ذریعہ پیغام مل رہے ہیں۔ دور دور دنیا کے کونے سے لوگ لکھ رہے ہیں کہ ہم نے اپنی آنکھوں سے جو نظارہ دیکھا وہ ایسے ہی لگتا تھا جیسے ہم اُس تقریب میں شامل ہیں۔ ... بعض غیروں نے بھی حیرت انگیز طور پر اس تقریب پر اپنے مثبت جذبات کا اظہار کیا اور بعض ایسے پروفیسر ہیں جو اپنے ملک میں بڑی شہرت رکھتے ہیں۔ مثلاً ایک ہنگری کے پروفیسر ہیں جو وہاں کی یونیورسٹی میں مذہب کے معاملہ میں ایک سند مانے جاتے ہیں اور بین الاقوامی مذاہب کے مطالعہ میں ان کا بڑا مقام ہے۔ مجھے امید نہیں تھی کہ وہ وہاں شامل ہوئے ہیں۔ جب ہالینڈ پہنچا ہوں تو ان کی طرف سے مجھے فیکس ملی۔ اس فیکس میں یہ تھا کہ میں فلاں ہوں اور مجھے بھی اس تقریب میں شامل ہونے کا موقعہ ملا اور میں اتنا متاثر ہوں کہ اس کا نشہ اُترتا ہی نہیں۔ میں گھر واپس آیا ہوں اسی طرح مزا جاری ہے اور مجھے چین نہیں آ رہا جب تک آپ کو اطلاع نہ کردوں کہ حیرت انگیز طور پر وہ کامیاب تقریب تھی اور بہت ہی خوبصورت مسجد بنانے کی آپ کو توفیق ملی اور جو نظارے ہم نے وہاں دیکھے وہ یادگار نظارے ہیں جو ذہنوں سے تلف نہیں ہو سکتے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے اور غیر سب ہی جماعت کی کوششوں کو سراہنے لگے ہیں اور جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ جو کامیابیاں عطا کر رہا ہے۔ یہی جماعت کی صداقت کا ثبوت بن کر دنیا کے اُفق پر چمک رہا ہے۔ یہ کامیابیاں چمک رہی ہیں اور یہ اُفق دن بدن روشن تر ہوتا چلا جائے گا۔"

(خطبات طاہر۔ جلد 11، صفحہ 772، 777-778)

## مسجد بیت النور کیلگری

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت النور کیلگری کے افتتاح کے موقع پر خطبہ جمعہ 4 جولائی 2008ء میں فرمایا:

"اِس مسجد نے علاقہ میں بھی اور پورے ملک بلکہ دنیا کی توجہ اپنی طرف کھینچی ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا ہفتہ کو وہاں مہمان مدعو تھے۔ اس میں ملک کے وزیراعظم (Right Honorable Stephen Harper) باوجود اپنی تمام مصروفیات کے ہمارے پروگرام میں شامل ہونے کے لئے آئے۔ اس دن انہوں نے بیرون ملک سفر پر جانا تھا۔ تقریب کے بعد سیدھے وہ وہیں سے اپنے سفر پر روانہ ہوگئے۔ انہوں نے مسجد دیکھی اور وہاں فنکشن میں تقریر کی۔ جماعت کے متعلق نیک خیالات کا اظہار کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ تقریب بھی جماعت کے تعارف اور تبلیغ کا ذریعہ بنی۔ یہاں بھی بعض پادریوں نے میری تقریر "اسلام کی تعلیم عبادت گاہوں کے حوالہ سے" پر بڑی حیرت کا اظہار کیا۔ ایک احمدی نے مجھے بتایا کہ ایک عیسائی جو اس تقریب میں موجود تھے، میری تقریر کے بعد رو پڑے اور کہا کہ اصل میں تو یہ تعلیم ہے جو فطرت کے مطابق ہے۔....

ایک افغانی دوست جو عرصہ سے جماعت سے تعارف میں تھے، تقریب کے بعد مجھے ملے اور ان کا رو رو کر برا حال تھا۔ ان کے ایک احمدی دوست نے بتایا جن کے ذریعہ وہ ملنے کے لئے آئے ہوئے تھے کہ وہ کہتے ہیں کہ آج میرے لئے کوئی اور روک نہیں ہونی چاہئے اس لئے میں آج بیعت کرتا ہوں۔ اسی طرح اور بیعتیں بھی ہوئیں۔"

"اس مسجد کے افتتاح سے میڈیا کے ذریعہ جو جماعت کا تعارف ہوا ہے اس کی کچھ تھوڑی سے تفصیل بتادوں کہ نو (9) ٹیلی ویژن اسٹیشنز (TV Stations) نے کیلگری مسجد کے افتتاح کو کوریج (coverage) دی۔ جن کے دیکھنے والوں کی تعداد 3.1 ملین ہے۔ 31 لاکھ لوگوں تک پیغام پہنچا۔ نو (9) ریڈیو اسٹیشنز نے مسجد کے افتتاح کو کوریج دی۔ جس سے 23 لاکھ لوگوں تک پیغام پہنچا۔ پرنٹ میڈیا میں پورے کینیڈا کے مختلف شہروں سے نکلنے والے اخبارات نے وسیع پیمانے پر کوریج دی۔ اخبار پڑھنے والوں کی تعداد چالیس لاکھ ہے۔

... غیر ملکی اخبارات نے بھی اس تقریب کو کوریج دی۔

آسٹریلیا، جرمنی، نیوزی لینڈ، انڈیا، پاکستان، اٹلی، برطانیہ، امریکہ، بیلجیم، متحدہ عرب امارات اور کینیا۔ اور مسلمان اور عرب دنیا کے 41 اخباروں نے اس کی خبر دی۔“

”کیلگری کے میئر (Naheed Nenshi) جو انتہائی شریف النفس انسان ہیں اور جماعت سے بڑا گہرا محبت کا تعلق رکھتے ہیں۔ دراصل یہی اپنے وزیراعظم کو اس فنکشن میں لانے کی وجہ بنے۔ ان کے اس سے قریبی تعلقات ہیں۔ انہوں نے جماعت کی تعریف کی اور مسجد کے بارہ میں کہا کہ یہ مسجد کیلگری کے افق پر طلوع ہونے والا ایک تابناک اضافہ ہے۔ اسی طرح وزیراعظم نے کہا کہ جماعت احمدیہ اسلام کا حقیقی اور امن پسند چہرہ اجاگر کرتی ہے اور یہ مسجد امن اور ہم آہنگی کی علامت ہے۔ CBC (سی۔ بی۔ سی) کینیڈا نے اپنی ملکی خبروں میں جو تمام کینیڈا میں نشر کی جاتی ہیں، میرے گزشتہ خطبہ کی خبر دو منٹ تک نشر کی اور خطبہ کا ابتدائی حصہ بھی دیا اور مسجد کی تصویر دی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تصویر دکھائی۔“

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ صد سالہ خلافت جوبلی نمبر۔ 25 جولائی 2008ء، صفحہ 25-26)

## مسجد بیت الرحمٰن وینکوور

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دورہ کینیڈا سے واپسی پر 31 مئی 2013ء کو مسجد بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ میں جماعت احمدیہ کینیڈا کی تیسری بڑی مسجد بیت الرحمٰن وینکوور کا 17 مئی 2013ء کو افتتاح کا ذکر کرتے ہوئے مہمانوں کے تاثرات کو بیان فرمایا۔

☆ ایک سکھ دوست من میت بھلر صاحب سیاستدان ہیں اور صوبہ البرٹا (Alberta) کے منسٹر ہیں۔ وہ مسجد کے افتتاح کے موقعہ پر آئے ہوئے تھے۔ کہتے تھے کہ میں نے کچھ دنوں تک جنیوا (Geneva) میں ایک تقریر کرنی ہے جو امن کے متعلق تھی۔ جس کا متن میں نے پہلے سے تیار کیا ہوا ہے۔ جب اُنہوں نے میری تقریر سنی تو کہتے ہیں کہ اب یہ متن میں دوبارہ تیار کروں گا اور اُن باتوں کو شامل کروں گا جو آپ نے بیان کی ہیں کیونکہ میں پوری طرح اُن سے اتفاق کرتا ہوں۔

☆ اسی طرح وہاں ایک ریڈیو شیرِ پنجاب ہے۔ اُس کے روندر سنگھ صاحب ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اس نقطہ نظر میں میں نے کسی قسم کا کوئی ابہام نہیں پایا۔ تقریر میں بہت زیادہ جرأت دیکھنے کو ملی۔

☆ پھر ایک کرسچن بیکٹر صاحب (Christian Beckter) ہیں۔ اُنہوں نے کہا کہ ایک بات جو مجھے بہت پسند آئی کہ وہاں جب میں نے یہ فقرہ بولا تھا کہ ”جب ہم کسی مسجد کا افتتاح کرتے ہیں تو ہم مذہبی آزادی کے ایک نئے باب کو رقم کر رہے ہوتے ہیں“ تو کہتے ہیں کہ آپ کے خطاب سے ثابت ہو گیا کہ احمدی تشدد پسند نہیں بلکہ امن پسند لوگ ہیں اور احمدی انسانیت کی اقدار پر عمل کرنے والے لوگ ہیں۔

☆ پھر سی۔ بی۔ سی (CBC) کی نمائندہ صحافی نے میرے متعلق کہا کہ اُنہوں نے میرے تمام سوالوں کا تشفی بخش جواب دیا ہے اور جس چیز کی مجھے تلاش تھی وہ مجھے مل گئی۔ پھر اُس نے شام کو ہی اپنی خبروں میں بھی اُس کو بیان کیا۔

☆ ہندوستان کے ایک جرنلسٹ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں یہ سارا خطاب من وعن اپنے اخبار میں چھاپوں گا کیونکہ اس میں حیرت انگیز پیغام ہے۔

☆ ایک بزنس مین کہتے ہیں کہ آج مجھے علم ہوا ہے کہ امن صرف عیسائیت کا ہی حصہ نہیں بلکہ امن تو ہر مذہب کا حصہ ہے۔ میں نے جو بات آج سیکھی ہے وہ لازماً میں اپنے بچوں کو سکھاؤں گا۔

☆ مراکش کے ایک مسلمان کہتے ہیں کہ آپ امن کے پیغام کو فروغ دے رہے ہیں۔ اُمید ہے کہ میڈیا کے ذریعہ اسلام کے متعلق شدت پسندی کی بجائے امن کا پیغام پھیلے گا۔ میں خود بھی مسلمان ہوں لیکن آج اِس خطاب کے ذریعہ میں نے اسلام کے متعلق بہت سی نئی باتیں سیکھی ہیں۔

☆ مسجد کا جو افتتاحی خطاب آیا تھا وہ لائیو (live) ہی آیا تھا۔ ایک مہمان جو مسلمان نہیں ہیں، وہ کہتے ہیں کہ یہ خطاب نہایت ہی پُرفکر تھا۔ اِس خطاب میں وسیع پہلوؤں کا احاطہ کیا گیا۔ سب سے خاص بات یہ تھی کہ ایک آدمی کے ڈر کو آپ نے اپنے خطاب میں مخاطب کیا۔ خطاب انتہائی واضح تھا اور اس میں قابل تحسین دوراندیشی تھی۔

☆ ایک صاحب نے کہا کہ آپ کا توحید کا پیغام تمام دنیا کے لئے اپنے اندر اہم معنی رکھتا ہے۔

☆ پھر کینیڈا میں ہی کسی صحافی نے یہ سوال کیا کہ اسلام امن کا مذہب ہے تو کیا آج مسلمانوں کی طرف سے امن ظاہر ہو رہا ہے؟ میں نے اسے کہا کہ قرآن کریم کی تعلیم تو یہی ہے۔ اگر کوئی لیڈر، حاکم یا عوام اس کا اظہار نہیں کر رہے یا مسلمان ملکوں میں یہ نہیں ہو رہا اور اُن کے حقوق نہیں دیئے جا رہے تو یہ اُن کا قصور ہے۔ اور اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے۔

☆ سی۔ بی۔ سی۔ (CBC) ریڈیو کی ایک جرنلسٹ عورت تھی۔ بار بار پھیر کر ایسے سوال کر رہی تھی کہ کسی طرح میں اس کے قابو میں آجاؤں کہ اسلام کی تعلیم امن کی تعلیم نہیں ہے اور ہم کوئی اور بات کر رہے ہیں۔ آخر میں نے اُسے کہا تم مختلف زاویوں سے ایک ہی سوال کرتی جا رہی ہو۔ میرا جواب وہی رہے گا۔ تو ہنس پڑی۔ بعد میں اس نے ہمارے آدمیوں کو کہا کہ یہ میری سٹریٹیجی (Strategy) سمجھ گئے تھے۔ میں یہی چاہتی تھی کہ کسی طرح اسلام کے خلاف کوئی بات نکلواؤں۔ بہرحال اسلام کی جو سچی تعلیم ہے وہ تو ظاہر ہے خود ہی نکلتی ہے، کوئی بناوٹ تو ہمارے اندر نہیں۔ پھر کہتی ہے یہ تمہارا پیغام پھیلے گا کس طرح؟ اس کو میں نے یہی کہا کہ ہم پیغام پہنچا رہے ہیں اور پہنچاتے چلے جائیں گے اور انشاء اللہ ہمت نہیں ہاریں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اکیلے تھے جب آپؑ نے دعویٰ کیا۔ جب آپؑ کی وفات ہوئی تو قریباً پانچ لاکھ کے قریب احمدی تھے۔ اس کے بعد خلافت کا سلسلہ شروع ہوا۔ ایک سو پچیس سال گزرے ہیں اور اب ہم کروڑوں کی تعداد میں ہیں۔ مسلمان بھی ہمارے اندر شامل ہو رہے ہیں۔ عیسائی بھی شامل ہو رہے ہیں اور دوسرے مذاہب کے لوگ بھی۔ انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ نسلیں بھی اس کو قبول کریں گی۔“ آمین۔

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 21 جون 2013ء، صفحہ 8)

## کینیڈا جماعت کے نیشنل مساجد فنڈ میں

# احباب جماعت کی مالی قربانیوں کی چند درخشندہ مثالیں

رابطہ کمیٹی برائے نیشنل مسجد فنڈ

فلاورٹاون، بریمپٹن میں ایک دوست کے گھر جب تعمیر مساجد کے سلسلہ میں تمام اہل خانہ کو نیشنل مساجد فنڈز کی اہمیت بیان کی گئی اور سب اہل خانہ کو اس بابرکت تحریک میں مالی قربانی پیش کرنے کی تحریک کی گئی تو انہوں نے ایک گراں قدر وعدہ لکھوایا جب ان کی اہلیہ صاحبہ کو اپنی کوئی پیاری چیز تعمیر مساجد میں پیش کرنے کے لئے کہا تو انہوں نے بتایا کہ پہلے ہی میں بیت النور مسجد کے لئے زیور دے چکی ہوں اس کے بعد جو بچا تھا وہ طاہر ہال میں دے چکی ہوں اور اب ان کے پاس کوئی زیور باقی نہیں۔

☆ پیل ویلج، بریمپٹن کے ایک خادم نے اپنے مکان کی Down payment کے لئے کچھ رقم اکٹھی کر رکھی تھی وہ نیشنل مساجد فنڈ میں پیش کر دی۔

☆ اسی جماعت کی ایک خاتون کے پاس ان کی والدہ کی ایک نشانی کڑے کی شکل میں تھی۔ جب انہیں اپنی کوئی پیاری چیز پیش کرنے کو کہا تو انہوں نے اپنی والدہ کی وہ یادگار نشانی پیش کر دی۔

☆ بریمپٹن ساؤتھ کی ایک بچی جو ابھی ناصرات الاحمدیہ میں ہے، اس نے اپنی کانوں کی بالیاں اور گلے کا ہار تعمیر مساجد کے لئے پیش کیا۔

☆ اسی جماعت کی ایک شہید باپ کے تین بیٹوں نے جن کو کینیڈا آئے ابھی ایک یا دو سال ہوئے ہیں۔ اپنے شہید والد صاحب کے نام پر 25,000 ڈالرز کا وعدہ تعمیر مساجد کے لئے پیش کیا۔

☆ پیس ویلج کے ایک خادم نے مکرم امیر صاحب سے پوچھا کہ وہ جو رقم بتائیں گے اس کا وعدہ کر دوں گا۔ مگر محترم امیر صاحب نے ان کو کہا کہ آپ اپنی دلی خوشی کے ساتھ جو رقم ادا کریں گی وہ ہمیں منظور ہے۔ اس پر انہوں نے ایک خطیر رقم کا وعدہ پیش کیا۔

☆ اسی جماعت کے ایک خادم کا ابھی نیا نیا کاروبار ہے، اس نے صرف اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے تعمیر مساجد کے لئے ایک لاکھ ڈالرز کا وعدہ کیا۔

☆ فلاورٹاون، بریمپٹن کے ایک دوست نے اپنا وعدہ 35 ہزار سے بڑھا کر 50 ہزار کیا۔ اور محترم امیر صاحب سے کہا کہ اس کے علاوہ بھی آپ کوئی بھی رقم بتائیں گے وہ میں انشاءاللہ ادا کر دوں گا۔

☆ بریمپٹن، پیل ویلج کی ایک خاتون نے اپنی چار سونے کی چوڑیاں پیش کیں اور کہا کہ جب محترم مولانا نسیم مہدی صاحب ہمارے گھر آئے تھے تو ہمارے پاس دینے کے لئے کچھ نہیں تھا۔ اب اللہ تعالیٰ نے یہ فضل کیا ہے تو یہ سونے کی چوڑیاں پیش کرتی ہوں۔

☆ مکرم چوہدری عبدالعزیز ڈوگر صاحب جو اُن دنوں یوکے میں مقیم تھے، انہوں نے 25,000 ڈالرز کا وعدہ کیا۔ اس کے علاوہ ان کے خاندان کی ساری فیملی نے بھی بہت معیاری وعدہ جات اور ادائیگیاں بھی کیں۔ مکرم موصوف اس وعدہ کے چند دن بعد 11 جنوری 2016ء کو اپنے مولائے حقیقی کو پیارے ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

☆ مکرم لوکل امیر صاحب بریمپٹن کی ساری فیملی نے اپنے والدین کی طرف سے بہت معیاری وعدہ جات لکھوائے۔

☆ وان امارت کے ایک خادم نے 2 لاکھ 30 ہزار ڈالرز کا وعدہ کیا۔ اس سے پہلے ایک دوسرے خادم نے 2 لاکھ 25 ہزار ڈالرز کا وعدہ کیا تھا۔ اس خادم کی یہ خواہش ہے کہ جماعت میں میرا وعدہ سب سے بڑا ہو۔

☆ بریمپٹن، کاسل موری کی ایک فیملی کا پہلے 75,000 ڈالرز کا وعدہ تھا جو ادا کر چکے تھے۔ اب مکرم امیر صاحب کی تشریف آوری کے نتیجہ میں مزید بڑھا کر ایک نیا وعدہ 50,000 ڈالرز کا تعمیر مساجد میں پیش کیا۔

☆ اسی جماعت کی ایک خاتون نے 140 گرام کا زیور پیش کیا۔ ماشاءاللہ

☆ بریمپٹن کے ایک دوست کے گھر جب مکرم امیر صاحب تشریف لے کر گئے تو ساری فیملی کو نیشنل مساجد میں فنڈ کی تحریک کی گئی تو ایک خاتون نے کہا کہ میں جب Kitchener-Waterloo میں تھی تو اپنا سارا زیور اس نماز سنٹر کے لئے دے دیا تھا۔ اب انہوں نے مزید تین انگوٹھیاں نیشنل مسجد فنڈ میں دے دی ہیں۔

☆ مکرم امیر صاحب جب مکرم زبیر سعید صاحب کے گھر تشریف لے گئے تو موصوف کے بیٹے Amees جن کی زبان میں لکنت ہے، نے کہا کہ میں بڑا ہو کر کرنل دلدار یا امیر صاحب بنوں گا۔

☆ وان ایسٹ کی دو خواتین محترم امیر صاحب کے آفس ملنے کے لئے آئیں ان میں سے ایک نے کہا کہ رات خواب میں، میں نے دیکھا کی محترم امیر صاحب تعمیر مساجد فنڈز کے سلسلہ میں مجھ سے ملنا چاہتے ہیں۔ جب مکرم امیر صاحب ان کے گھر تشریف لے گئے تو انہوں نے مساجد کی تعمیر کے لئے اچھی قربانی پیش کی۔

☆ رچمنڈ ہل کے ایک دوست محترم امیر صاحب کو سخت سردی اور برف باری میں خدا حافظ کہنے کے لئے صرف موزے پہنے ہوئے باہر گاڑی تک آ گئے۔ یہ ان کی جماعت سے محبت کا عجیب انداز تھا۔ انہوں نے پوری فیملی کی طرف سے ایک بڑا وعدہ لکھوایا۔

☆ بریمپٹن کے ایک دوست نے مع فیملی ایک بڑا وعدہ کیا۔ مورخہ 4 دسمبر 2015ء کو محترم امیر صاحب ان کے بیٹے کے گھر تشریف لے گئے تو موصوف بھی اسی گھر میں موجود تھے۔ موصوف ابھی عمرہ کر کے واپس آئے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ وہ مکہ و مدینہ میں خصوصیت سے کینیڈا میں مساجد بنانے کے لئے دعائیں کرتے رہے۔ جب ان سے نیشنل مساجد فنڈ میں وعدہ کے لئے کچھ ادائیگی کے لئے کہا گیا تو گھر میں کسی کے پاس کوئی چیک نہ تھا۔ تو اچانک موصوف نے اپنی جیب میں سے بٹوا نکالا تو ایک خالی چیک بٹوے میں تھا۔ اور بقول ان کے موصوف نے اسے عمرہ پر جانے سے پہلے کئی بار اس چیک کو باہر نکالنے کی کوشش کی مگر نہ نکال سکے۔ دوران عمرہ یہ چیک ان کے بٹوہ میں ہی رہا۔

(باقی صفحہ 34)

بچوں کی تعمیر مساجد کے لئے مالی قربانیوں کی چند جھلکیاں

بچوں کی تعمیر مساجد کے لئے مالی قربانیوں کی چند جھلکیاں

بچوں کی تعمیر مساجد کے لئے مالی قربانیوں کی چند جھلکیاں

# خواتین کی تعمیرِ مساجد کے لئے قربانیاں

محترمہ امۃ الرفیق طاہرہ صاحبہ، سابقہ صدر لجنہ اماءاللہ کینیڈا

اقوام کی تاریخ قربانیوں سے عبارت ہے۔ اسلام کے ابتدائی دور میں جس طرح مردوں نے جان کی قربانیاں پیش کر کے تاریخ رقم کی ہے۔ اسی طرح خواتین نے بھی قربانی کے میدان میں اپنے ایثار کی شمعیں فروزاں کیں۔

خواتین اسلام نے جنگوں میں اپنے خاوند بیٹے اور بھائی نہایت حوصلہ اور ہمت سے قربان کئے۔ ان کے دلوں میں صرف ایک تڑپ تھی کہ پیارے آقا حضرت محمد ﷺ کو کوئی گزند نہ پہنچے۔ اسلام کی محبت سے ان کے دل سرشار تھے۔

ایک دفعہ عید کی نماز کے بعد آنحضرت ﷺ نے صحابہؓ کو صدقات اور چندہ کی تحریک فرمائی۔ اس موقع پر چونکہ خواتین بھی موجود تھیں اس لئے حضرت بلالؓ کو ارشاد فرمایا کہ وہ ایک چادر میں خواتین سے بھی کچھ وصول کریں۔ خواتین نے دلی محبت سے اپنے ہاتھوں سے زیورات انگوٹھیاں وغیرہ اُتار کر اس چادر میں ڈالنے شروع کر دیئے۔ زیورات کو خدا کی راہ میں اس طرح پیش کرنا ایک عجیب منظر پیش کر رہا تھا۔ (صحیح بخاری، جلد 7، کتاب 72، حدیث نمبر 769)

اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے دَور میں بھی خواتین نے اپنی قربانیوں سے قرون اولیٰ کی مسلم خواتین کی یاد تازہ کر دی۔ صحابیاتؓ نے حضرت مسیح موعودؑ کے دُور میں قربانیوں کا جو اعلیٰ نمونہ دکھایا، ہر خلافت کے دَور میں احمدی خواتین نے ان شاندار مثالوں کو نہ صرف زندہ رکھا بلکہ اپنے ایمان اور اخلاص سے ان میں نئے رنگ بھرے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دسمبر 1922ء میں لجنہ اماء اللہ کے قیام کے بعد عورتوں میں نئی روح پھونک دی۔ عورتوں میں قربانی کے جذبہ کو اُبھارتے ہوئے آپؓ نے خطبہ جمعہ 2 فروری 1923ء میں فرمایا۔

''میرا یہ منشاء ہے کہ جرمنی میں مسجد عورتوں کے چندہ سے بنے۔ کیونکہ یورپ میں لوگوں کا خیال ہے کہ ھم میں عورت جانور کی طرح سمجھی جاتی ہے۔ جب یورپ کہ یہ معلوم ہوگا کہ اس وقت اس شہر میں جو دُنیا کا مرکز بن رہا ہے۔ اس میں مسلمان عورتوں نے جرمنی کے نو مسلم بھائیوں کے لئے مسجد تیار کرائی ہے۔ تو یورپ کے لوگ اپنے اس خیال کی وجہ سے جو مسلمان عورتوں کے متعلق ہے کس قدر شرمندہ اور حیران ہوں گے۔ اور جب وہ مسجد کے پاس سے گزریں گے تو ان پر ایک موت طاری ہوگی اور مسجد باآواز بلند ہر وقت پکارے گی کہ پادری جھوٹ بولتے ہیں جو کہتے ہیں کہ عورت کی اسلام میں کچھ حیثیت نہیں۔'' (الازھار لزوات الخمار، صفحہ 116)

عورتوں نے اس موعود خلیفہ کی آواز پر جس والہانہ انداز سے لبیک کہا اس ضمن میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خطبہ جمعہ 27 جولائی 1923ء میں فرماتے ہیں۔

''تھوڑا عرصہ ہوا میں نے اسی مسجد میں کھڑے ہو کر اپنا منشاء ظاہر کیا تھا کہ برلن میں مسجد تعمیر کی جائے اور یہ بھی کہا تھا کہ گو ہماری جماعت پہلے ہی کمزور ہے اور اخراجات کا بہت بوجھ اُٹھائے ہوئے ہے مگر اس کا بھی جو کمزور حصہ ہے اس کے سرمائے سے مسجد بنے۔ گویا دُنیا میں سب سے کمزور جماعت جو ہے اس کا بھی کمزور حصہ اس کام کو کرے تا کہ یہ زبردست نشان ہو۔ جب میں نے عورتوں میں یہ تحریک کی تو ہماری جماعت کے بعض لوگ بھی سمجھے کہ اتنا روپیہ جمع نہ ہو سکے گا۔ پہلے میں نے تیس ہزار کا اندازہ لگایا تھا۔ لیکن تحریک کرنے کے وقت پچاس ہزار کر دیا۔ جسے ہماری جماعت کے لوگوں نے بھی بڑی رقم سمجھا۔... اس کے بعد میں نے ایک اور اعلان کیا جس میں لکھا کہ روپیہ کی ابھی اور ضرورت ہے۔ اب اگر وعدے وغیرہ بھی ملا لئے جائیں تو ستّر ہزار کے قریب چندہ ہوگا۔ یہ اس جماعت کے اس حصہ کا کارنامہ ہے جو اس وقت دُنیا میں سب سے کمزور ہے۔'' (خطبات محمودؓ۔ جلد 8، صفحہ 145-146)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عورتوں کی اس صلاحیت یعنی قربانی کے جذبہ کو پہچان کر اسے مختلف مواقع اور مختلف رنگ میں اُبھارا۔ کسی قدر تعریف کرتے ہوئے جلسہ سالانہ ربوہ 1952ء کے موقع پر خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''تمہارے اندر قربانی کا جذبہ مردوں سے زیادہ ہے۔ کیونکہ تمہیں خدا نے قربانی کی ہی جنس بنایا ہے۔ ماں، بہن اور بیٹی کی حیثیت میں محنت اور قربانی کے جو نظارے عورتوں میں نظر آتے ہیں، وہ ایک دفعہ تو انسانی دل کو کپکپا دیتے ہیں۔ مرد بھی بیشک بڑی بڑی قربانی کرتے ہیں مگر جو رُوح فدائیت کی عورتوں میں نظر آتی ہے وہ مافوق الانسانیت معلوم ہوتی ہے۔'' (انوار العلوم۔ جلد 23، صفحہ 75-76)

غرض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے احمدی خواتین کا قربانی کا جذبہ ہر دَورِ خلافت میں جماعت کے بڑھنے سے، بڑھتا اور پھلتا پھولتا رہا۔ خلافتِ ثانیہ کا دَور ہو یا خلافتِ رابعہ کا یا آج خلافتِ خامسہ کا ہر خلیفہ وقت سے احمدی خواتین نے اپنے جذبہ اور قربانی کی لازوال مثالیں پیش کر کے، سندِ خوشنودی اور دعائیں حاصل کیں۔

احمدیت کے دُنیا کے مختلف ممالک میں پھیلنے سے یہی رُوح اور عظیم الشان روایات دُنیا کے دُور دراز ممالک میں بھی اپنی شان دکھانے لگی ہیں۔ کینیڈا جو پاکستان سے تقریباً دس ہزار میل دُور واقع ہے یہاں 28 اگست 1908ء کے اخبار میں The Bob Cageon Independent میں حضرت مسیح موعودؑ کی آمد کی خبر شائع ہوئی۔ کہ آپ دعویٰ کرتے ہیں کہ مسلمانوں کے مسیح موعود ہیں۔

احمدیت کا بیج نووا سکوشیا میں پہلے احمدی کے آنے سے بویا گیا۔ کینیڈا میں لجنہ اماء اللہ کا قیام پہلے مانٹریال میں 1963ء میں ہوا۔ اس کے تھوڑی دیر بعد 1965ء میں چار خواتین کے ذریعہ لجنہ اماء اللہ ٹورانٹو کا قیام ہوا۔ وقت کے ساتھ ساتھ جماعت کی تعداد بڑھتی گئی اور اب محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے کینیڈا میں ایک مضبوط جماعت قائم ہو چکی ہے۔ الحمدللہ

قربانی کی جو روایت مسلمان خواتین نے آنحضرت ﷺ کے بابرکت دَور میں شروع کی تھی وہ زمان و مکان کی قید سے نکل کر دُنیا کے کونے کونے میں پھیل چکی ہے۔ ہر جگہ جہاں لجنہ کا قیام ہے۔ خواتین قربانی کی روایت کو قائم رکھے ہوئے ہیں۔

جماعت کے بڑھنے سے جماعتی ضروریات بھی بڑھنے لگیں۔ ٹورانٹو مرکز میں 1986ء میں زمین کا قطعہ خرید کر مسجد کی بنیاد رکھ دی گئی۔ مسجد کی تعمیر کے لئے جب چندے کی تحریک ہوئی تو جہاں مردوں نے بڑھ چڑھ کر اپنا مال اور اپنی صلاحتیں وقف کیں۔ عورتیں بھی قربانی کے میدان میں آگے بڑھیں۔

قبل ازیں ربوہ میں لجنہ ہال کی تحریک پر 1990ء تک لجنہ کینیڈا نے 19027.01 ڈالرز کی رقم جمع کر کے بھجوائی۔ اسی طرح نگر پارکر ہسپتال کی تحریک حضرت چھوٹی آپا جان نے صد سالہ جشنِ تشکر کی خوشی میں فرمائی تھی۔ 1989ء میں اُس میں 13707.30 ڈالرز جمع کروائے۔ الحمدللہ

خاکسار کو اگست 1990ء سے نومبر 2004ء تک نیشنل صدر

لجنہ اماء اللہ کینیڈا کے طور پر خدمت کی سعادت ملی۔ لجنہ اماء اللہ کے زیر اہتمام مینا بازار 1977ء سے منعقد ہو رہے تھے۔ پہلے مینا بازار میں 1,000 ڈالرز جمع کئے گئے۔ خاکسار نے 1990ء میں پہلے مینا بازار کا انتظام کیا۔ چونکہ جماعت بڑھ چکی تھی۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ کے فضل سے 18,000 ڈالرز جمع ہوئے۔ چونکہ مسجد کی تعمیر کی تحریک ہو چکی تھی۔ لہٰذا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی خدمت میں لکھا گیا کہ ہم یہ مسجد کی تعمیر کے لئے پیش کرنا چاہتے ہیں۔ حضور رحمہ اللہ کی طرف سے خوشنودی کا اظہار ہوا۔ کہ لجنہ کینیڈا یہ اچھا کام کر رہی ہے۔ غرض فاستبقوا الخیرات کی دوڑ میں نہ صرف ٹورانٹو بلکہ کیلگری، وینکوور، ایڈمنٹن، مانٹریال، آٹوا، ونڈسر، ہملٹن وغیرہ ساری لجنات شامل ہوگئیں۔ انہوں نے زیادہ رقم اکٹھی کرنے کے لئے مختلف انداز اختیار کئے۔ یہ مینا بازار چند گھنٹوں کی تقریب نہیں ہوا کرتے تھے۔ بلکہ کئی ماہ پہلے سے اس کی تیاری شروع ہو جاتی۔ جن بہنوں کو خدا نے کپڑے سینے کی صلاحیت سے نوازا ہے وہ مختلف قسم کے لباس سیتیں اور مختلف قسم کی اشیاء تیار کرتیں۔ قسما قسم کے پکوان، کھانے اور مشروبات تیار کئے جاتے۔ اور ان کو فروخت کر کے ان کی رقم مسجد فنڈ میں دی جاتی۔ ہمیں انتظار ہوتا تھا کہ ہم مینا بازار پر کل کتنی رقم اکٹھی کرتے ہیں۔ کیونکہ اس کے پیچھے بہت ہی بابرکت جذبہ کارفرما ہوتا تھا۔ یعنی ''مسجد فنڈ''۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہنوں کی دن رات کی محنت رنگ لائی اور وہ مینا بازار جو 1,000 ڈالرز سے شروع ہوا، ترقی کر کے 2004ء میں 1,18000 ڈالرز تک جا پہنچا۔ اور لجنہ کینیڈا کی طرف سے یہ ساری رقم مساجد کی تعمیر کے لئے دے دی گئی۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ اور ساری بہنوں کو جنہوں نے رقم اکٹھی کرنے میں بہت محنت کی، اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور انہیں حسنات دارین سے نوازے۔ آمین

صرف اسی پر بس نہیں بلکہ زیورات جو عورتوں کو ہمیشہ پسند ہوتے ہیں۔ قربانی کے جذبہ سے بے اختیار ہو کر روتے ہوئے پیش کئے جاتے۔ جس سے انکا خلوص، محبت اور دلی جذبہ ظاہر ہوتا تھا۔

1986ء میں زیورات کی وصولی کے بعد فروخت کا کام محترمہ عطیہ شریف صاحبہ کے سپرد تھا۔ آپ نے اس عظیم ذمہ داری کو تقریباً 25 سال نہایت محنت اور خلوص سے، بہت عمدگی سے نبھایا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اعلیٰ جزا دے اور آپ کی ساری محنت قبول فرمائے آمین۔

'مسجد بیت الاسلام' کے لئے تو ایسا محسوس ہوتا تھا کہ زیورات کی بارش ہو رہی ہے۔ جو در اصل اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش تھی۔ اس وقت 1,60,250 ڈالرز کی رقم ان زیورات سے حاصل ہوئی۔

مسس ساگا مسجد کی تحریک ہونے پر بہنیں پھر اسی قربانی کے جذبے سے سرشار ہو کر زیورات لٹانے لگیں۔ دو ملین ڈالر کی مسس ساگا مسجد کے لئے تین ماہ کی مدت تھی۔ خدا کے فضل سے 102,835 ڈالرز کے زیورات فروخت ہوئے۔ یہ یاد رہے کہ یہ زیورات استعمال شدہ ہوتے تھے۔ لہٰذا ان کی قیمت سے کم پر فروخت ہوتے تھے۔ ورنہ قیمت اور بھی زیادہ ہوتی۔

فروری 2001ء میں لندن میں ''بیت الفتوح'' کی تحریک ہوئی اور بہنوں نے پھر سے اپنے زیورات اس راہ میں پیش کرنے شروع کر دئے۔ اور مختصر عرصہ میں 50,000 ڈالرز سے زیادہ کے زیورات اکٹھے ہو گئے۔ زیورات کی قربانی بھی کیا عجیب قربانی ہے۔ دینے والی بہنیں آنسوؤں اور دُعاؤں کے ساتھ اپنے ہاتھوں، کانوں اور گلے سے اُتار کر خدا کی راہ پیش کرتی ہیں۔ اور خرید نے والی اس جذبہ سے خریدتی ہیں کہ چونکہ یہ وہ زیورات ہیں جو قربانی کئے گئے ہیں لہٰذا بابرکت ہیں۔ گویا دونوں طرف ایک ہی جذبہ کار فرما ہے یعنی اللہ کی محبت کا حصول اور قربانی کی راہ پر قدم مارنا۔

بہت سی نئی نویلی دلہنوں نے اپنا سارا زیور خدا کی راہ میں قربان کر دیا۔ ان کے زیورات کی قیمت روپوؤں اور ڈالروں میں نہیں لگائی جا سکتی۔ اس کے ساتھ انکا جو جذباتی لگاؤ ہوتا ہے۔ وہ انمول ہے۔ بعض بہنوں نے جو لمبے عرصہ سے شادی کی نشانی کے طور پر زیور سنبھالے ہوئے تھیں۔ خدا کی راہ میں بطور نذرانہ پیش کر دیا۔ پھر اپنی پُر خلوص بہنوں کی گود سے ننھے نونہالوں نے بھی کئی کئی مہینے پیسے جمع کر کے خوبصورت پوٹلیاں، ڈبے اور گولک بھر کر مسجد فنڈ میں پیش کئے۔ کئی بچوں نے اپنا بے بی بونس اس مد میں دے دیا۔ بیسیوں ایسے نو دس سال کے بچے تھے۔ جنہوں نے اخبارات اور فلائرز تقسیم کر کے جو کچھ بھی کمایا۔ وہ مسجد کی تعمیر میں دے دیا۔ بعض بچوں نے کوئی قیمتی کھلونا خریدنے کے لئے پیسے جمع کئے تھے۔ وہ مسجد فنڈ میں دے دیئے۔ اللہ تعالیٰ ان معصوم بچوں کی قربانیوں کو قبول فرمائے اور جس طرح احمدیت کی یہ نسل قربانی کی درخشندہ مثالیں عالم اسلام کے سامنے پیش کر رہی ہے۔ انشاء اللہ ہماری آئندہ آنے والی نسلیں اس سے بھی بڑھ کر قربانی کرنے والی ہوں گی۔

میں 16 اکتوبر 1992ء کا وہ دن نہیں بھول سکتی جب ''مسجد بیت الاسلام'' کا افتتاح نماز جمعہ کی ادائیگی کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے فرمایا۔ اس سے اگلے دن یعنی ہفتہ کے دن گیارہ بجے حضور نے لجنہ اماء اللہ سے خطاب کے لئے لجنہ مارکی میں تشریف لانا تھا۔ ان دنوں سردی کی شدید لہر آئی ہوئی تھی۔ جمعہ کے دن بھی سخت سردی اور ٹھنڈی ہوائیں چل رہی تھیں۔ بالکل اندازہ نہ تھا کہ ان دنوں اس قدر سردی ہو جائے گی۔ اس وقت کے حالات کا تصور کریں کہ ابھی سیل فون شروع نہیں ہوئے تھے، جب میں جمعہ کے دن رات تقریباً گیارہ بجے جلسہ کے کاموں میں مصروف تھی، مجھے واکی ٹاکی پر مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب مرحوم کا جو لجنہ سے رابطہ (coordinator) کے طور پر کام کر رہے تھے کا پیغام ملا کہ وہ حضورؒ کا اہم ارشاد مجھے پہنچانا چاہتے ہیں۔ اس لئے میں مشن ہاؤس آجاؤں۔ میں فوراً مشن ہاؤس پہنچی تو انہوں نے مجھے بتایا کہ حضورؒ نے یہ فرمایا ہے کہ سب بہنوں تک یہ اطلاع پہنچادی جائے کہ سردی کا مناسب انتظام کر کے کل صبح آئیں۔ snow shoes اور گرم کپڑے ہوں۔ بلکہ کمبل بھی لا سکتی ہیں۔ اور یہ پیغام سب کو پہنچ جائے۔ بچوں کا خاص خیال رکھیں۔ خاکسار کو جب حضورؒ کا یہ پیغام ملا، حضورؒ کی جماعت کے لئے محبت اور احساس پر آنکھیں اشکبار ہوگئیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں کس قدر محبت اور پیار کرنے والے خلیفہ عطا کئے ہیں۔ جنہیں ہمارا کتنا فکر ہے۔ کہ سردی سے کوئی بیمار نہ ہو جائے۔ غرض حضور کے لئے دعائیں کرتی ہوئی فوراً گھر روانہ ہوئی تا کہ گھر جا کر سب حلقہ جات میں فون کر سکوں۔ آج یہ بات عجیب محسوس ہوتی ہے۔ کیونکہ اس وقت مسجد میں فون کی سہولت نہ تھی۔ اور نہ پیں ویلج تھا۔ لہٰذا گھر آ کر ہی سارے فون کرنا تھے۔ گھر پہنچتے ہی کھانا کھانے سے پہلے ساری لجنہ کی صدران کو فون کیا کہ اپنے اپنے حلقہ میں جلد از جلد سب بہنوں تک یہ پیغام پہنچادیں۔ کہ یہ حضورؒ کا پیغام ہے۔ رات بھر بارش ہوتی رہی۔ صبح جب میں سات بجے گھر سے نکلی تو آسمان پر کالی گھٹائیں چھائی تھیں۔ اور بارش کے آثار تھے۔ لجنہ مارکی میں پہنچی تو ہر طرف بارش کا پانی، سخت سرد ہوائیں اور سردی تھی۔ طبیعت میں سخت فکر ہوا کہ گیارہ بجے حضورؒ نے یہاں تشریف لانا ہے۔ یہ سب کیسے ہو گا۔ دل سے بے اختیار دُعا نکل رہی تھی کہ اے خدا تو ہی فضل فرما اور پردہ پوشی کے سامان پیدا کر۔ ڈیوٹی والی بہنیں بھی آ گئیں۔ اور ہم سب مل کر سب انتظام کرنے لگیں۔ مارکی میں کرسیاں بھی گیلی تھیں انہیں صاف کروایا سٹیج کے قریب راستہ جہاں سے حضور نے آنا تھا وہاں کارپٹ بچھوا دیا اور اس طرح سارے انتظامات ہوتے گئے۔

جلسہ گاہ میں بہنیں تشریف لا رہی تھیں اور دیکھتے ہی دیکھتے ساری جلسہ گاہ بھر گئی بہنیں حضور کی ہدایت پر گرم کوٹ وغیرہ پہن کر آئی تھیں۔ اسی طرح گرم جوتے بھی پہنے ہوئے تھے۔ جس کی وجہ سے ان کو بہت سہولت رہی۔ اللہ تعالیٰ حضورؒ کو جزا خیر دے کہ آپ کی غیر معمولی شفقت کی وجہ سے بہنوں کو آپ کا پیغام ملا۔ جو بہت ضروری تھا۔ حضور کی تشریف آوری کے بعد پروگرام شروع ہوا۔ اگر چہ سخت ٹھنڈی ہوا اور سردی تھی مگر مارکی کے آخر تک سب بہنوں نے حضور کا خطاب نہایت خاموشی اور توجہ سے سُنا۔ حضور نے خطاب کے آخر میں خاص طور پر ارشاد فرمایا کہ خواتین باوجود شدید سردی کے جلسہ گاہ میں آخر تک، بہت خاموشی سے بیٹھ کر سُنتی رہیں۔ حضورؒ کا یہ اظہار خوشنودی ہم سب کارکنات میں ایک نئی روح پھونک گیا۔ کہ اس طرح اللہ تعالیٰ نے باوجود نا مساعد حالات کے بہت پردہ پوشی فرمائی۔

(باقی صفحہ 34)

دسمبر 2015ء تا فروری 2016ء

# جامعہ احمدیہ کینیڈا کی چند مساعی کا تذکرہ

مرتبہ: فضل اللہ منیب، متعلم درجہ ممہدہ

## امتحانات

مورخہ 13 دسمبر 2015 سے 24 دسمبر 2015 تک درجہ ممہدہ سے درجہ خامسہ تک کے طلباء کے پہلے سمیسٹر کے امتحانات منعقد ہوئے۔ تمام طلباء نے بڑی لگن سے پڑھائی کی اور امتحانات دیئے۔

## اردو کیمپ

مورخہ 16 دسمبر 2015 سے 23 دسمبر 2015 تک درجہ ممہدہ اور درجہ اولیٰ کے کل 23 طلباء اپنے اردو کے معیار کو مزید صیقل کرنے کی غرض سے ایک ہفتہ اردو کیمپ کے انعقاد کے لئے ونڈسر (Windsor) گئے۔

قافلہ 16 دسمبر 2015 بعد از نماز ظہر وعصر، مکرم پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ کینیڈا کی ہدایات اور دعا کے ساتھ سفر پر روانہ ہوا۔ شام 6:00 بجے تمام طلباء اور اساتذہ جن میں مکرم عبدالنور عابد صاحب اور مکرم حافظ راحت چیمہ صاحب تھے، بخیرو عافیت مسجد بیت الاحسان ونڈسر (Windsor) پہنچ گئے۔ کلاسز کا باقاعدہ آغاز 17 دسمبر کی صبح 9:00 بجے ہوا۔ ان کلاسز میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ، اردو گرائمر اردو ادب اور نصاب کی کتابوں کے علاوہ کیسٹ پیریڈ کا اہتمام بھی کیا گیا جس میں طلباء جماعتی حوالہ سے کسی ویڈیو کو دیکھتے اور بعد میں اس پر ہونیوالے سوالات کے جوابات دیتے۔

درجہ ممہدہ کے طلباء نے نماز فجر کے بعد حدیث اور درجہ اولیٰ کے طلباء نے نماز عشاء کے بعد تفسیر القرآن کا باقاعدگی سے درس دیا۔

مورخہ 20 دسمبر 2015 کو ونڈسر (Windsor) جماعت میں جلسہ سیرالنبی ﷺ منعقد کیا گیا۔ جس میں نظم فرخ رحمٰن طاہر، متعلم درجہ اولیٰ نے پڑھی۔ جلسے کی پہلی تقریر ہاشم عثمان، متعلم درجہ اولیٰ نے حضرت محمد ﷺ کی صداقت و امانت کے موضوع پر کی جلسہ کی دوسری تقریر عاطر احمد، متعلم درجہ ممہدہ نے اسوہ کامل حضرت محمد ﷺ کے موضوع پر کی۔

طلباء جامعہ احمدیہ کینیڈا اور جماعت ونڈسر (Windsor) کے درمیان 3 میچوں کی ایک دوستانہ کرکٹ سیریز منعقد کی گئی۔ جماعت ونڈسر (Windsor) نے یہ کرکٹ سیریز 2-1 سے جیت لی۔ اس طرح ایک باسکٹ بال کا میچ بھی منعقد کیا گیا جس میں جامعہ احمدیہ کینیڈا کی ٹیم فاتح قرار پائی۔

جماعت ونڈسر (Windsor) نے احمدیہ مہمان نوازی کی اعلیٰ روایات کے مطابق ہمارا ہر طرح سے خیال رکھا۔ ادارہ ان کی اس بے لوث محبت اور خدمت پر تہہ دل سے دعا گو اور شکر گزار ہے۔

مورخہ 11 جنوری 2016 سے جامعہ احمدیہ کینیڈا کے تدریسی سال کے دوسرے سمیسٹر کا باقاعدہ آغاز ہوا۔

## علمی و تحقیقی سیمینار

مورخہ 11 جنوری 2016 سے 29 فروری 2016 تک تسلسل سے درجہ خامسہ کے طلباء مختلف علمی و تحقیقی موضوعات پر اپنے مقالہ جات پیش کرتے رہے۔ ان سیمینارز میں تقاریر کرنے والے طلباء کے نام اور عناوین درج ذیل ہیں۔

ذیشان کھوکھر، واقعہ کربلا

قاصد نصیر وڑائچ، سیرت حضرت چوہدری حاکم علی صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام

نوفل بن زاہد، مسمریزم اور ہپناٹزم پر اسلام کی رائے

مبشر احمد بدر، آئینہ قادیانیت میں کئے گئے چند اعتراضات کے جوابات

## جلسہ سیرالنبی ﷺ

مورخہ 16 جنوری 2016 کو جامعہ احمدیہ کینیڈا میں جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد کیا گیا۔ جس میں تلاوت سرمد احمد نوید، متعلم درجہ ثالثہ نے کی۔ ساغر باجوہ، متعلم درجہ ثانیہ، وجیہ مرزا، متعلم درجہ ثانیہ اور عطاء الکریم، متعلم درجہ ممہدہ نے قصیدہ پیش کیا۔ اس کے بعد طلباء کی طرف سے دو تقاریر انگریزی زبان میں اور دو اردو زبان میں کی گئیں۔ مقررین کے نام اور عناوین درج ذیل ہیں۔

اسامہ رحمٰن، متعلم درجہ ثانیہ

حضرت محمد ﷺ بہترین داعی اللہ (بزبان انگریزی)

محمد ابراہیم احمد، متعلم درجہ رابعہ

حضرت محمد ﷺ بحیثیت بہترین جرنیل (بزبان اردو)

قاصد ناصر، متعلم درجہ خامسہ

حضرت محمد ﷺ کی سخاوت (بزبان انگریزی)

طلال کاہلوں، متعلم درجہ رابعہ

حضرت محمد ﷺ کی عبادات کا معیار (بزبان اردو)

## ہفتہ وار سیمینار

جامعہ احمدیہ کینیڈا کے طلباء کے علمی و تربیتی معیار کو بہتر بنانے کے لئے تسلسل کے ساتھ مختلف اسکالرز کو علمی و تحقیقی موضوعات پر لیکچرز دینے کے لئے مدعو کیا جاتا ہے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں جامعہ احمدیہ کینیڈا میں لیکچرز دینے والے حضرات کے نام اور عناوین مندرجہ ذیل ہیں۔

لیکچرار: مکرم ڈاکٹر اعجاز رؤوف صاحب

عنوان: مارشل آئیر لینڈ کے حالات زندگی

لیکچرار: مکرم عبداللہ واگس ہاوزر صاحب، امیر جماعت احمدیہ جرمنی

عنوان: جامعہ احمدیہ جرمنی کی مصروفیات

لیکچرار: مکرم ڈاکٹر ناصر احمد صاحب

عنوان: چاند کی مختلف حرکات

لیکچرار: مکرم ملک شمس فخری صاحب

عنوان: (آپ حضرت مولانا ابوالقاسم نانوتوی رحمہ اللہ کی پانچویں نسل سے ہیں۔)

## قبول احمدیت کا واقعہ

مکرم مولانا مطیع اللہ جوئیہ صاحب، مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ، مارشل آئرلینڈ میں جماعت احمدیہ کے حالات

## علمی مقابلہ جات

جنوری میں گزشتہ ماہ میں ہونے والے ایک مقابلہ کا نتیجہ آیا۔

### مقابلہ انگریزی مضمون نویسی

اول
فراست احمد، متعلم درجہ رابعہ، شجاعت گروپ

دوم
فرخ رحمٰن طاہر، متعلم درجہ اولیٰ، رفاقت گروپ

سوم
طارق محمود، متعلم درجہ ممہدہ، امانت گروپ سوم

### مقابلہ بیت بازی

اول: امانت گروپ
دوم: دیانت گروپ
سوم: رفاقت گروپ

## تقریب تقسیم اسناد (Convocation)

مورخہ 16 جنوری 2016ء کو جامعہ احمدیہ یوکے اور کینیڈا کی تقریب تقسیم اسناد (Convocation) کا انعقاد یوکے جامعہ میں ہوا جسے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بنفس نفیس برکت بخشی۔ اس تقریب تقسیم اسناد (Convocation) میں امیر جماعت کینیڈا اکرم و محترم ملک لال خاں صاحب اور پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا اکرم پروفیسر ہادی علی چوہدری صاحب نے بھی شرکت کی۔ اور جامعہ احمدیہ کینیڈا کی مساعی کی مختصر مگر جامع اور مبسوط رپورٹ پیش کی۔ اس تقریب تقسیم اسناد (Convocation) میں حضور انور نے ازراہ شفقت اپنے دست مبارک سے فارغ التحصیل آٹھ مربیان کو اسناد عطا فرمائیں اور زریں نصائح فرمائیں۔ اس طرح جامعہ احمدیہ کینیڈا کو 2010ء سے لے کر اب تک 64 مربیان اکرام کو سلسلہ کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل ہو چکی ہے۔ الحمدللہ۔

## سکیئنگ (Skiing)

تمام طلباء جامعہ احمدیہ بمع سٹاف اور تمام حفظ سکول کے طلبا اور سٹاف موسم سرما کی کھیلوں سے محظوظ ہونے کے لئے سکیئنگ (Skiing) کرنے کے لئے مورخہ 28 جنوری 2016 بروز جمعرات صبح 9:00 بجے روانہ ہوئے اور تقریباً 10:30 بجے ہارس شو ویلی (Horse Shoe Valley) میں پہنچ گئے جہاں پر طلبا اور اساتذہ سکیئنگ، سنوبورڈنگ اور سنو ٹیوبنگ (Skiing, Snowboarding and Snow tubing) کی کھیلوں سے لطف اندوز ہوئے۔ شام کو تقریباً 6:00 بجے تمام طلبا اور اساتذہ واپس آگئے۔

## جلسہ یوم مصلح موعود

مورخہ 20 فروری 2016 کو جامعہ احمدیہ کینیڈا میں جلسہ یوم مصلح موعود منعقد کیا گیا۔ جس کی صدارت مکرم پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ کینیڈا نے کی۔ جلسے کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو فطین ریاض، متعلم درجہ ممہدہ نے پیش کی۔ پیش گوئی مصلح موعود، نجیب اللہ ایاز، متعلم درجہ رابعہ نے پیش کی جس کا انگریزی ترجمہ احمد ظفر، متعلم درجہ ثانیہ نے پیش کیا۔ نظم فرخ رحمٰن طاہر متعلم درجہ اولیٰ نے پڑھی۔ اس جلسے میں جن مقررین نے تقاریر پیش کیں ان کے نام اور عناوین درج ذیل ہیں۔

مقرر: لبیب شاہ، متعلم درجہ ثانیہ
عنوان: حضرت مصلح موعود کے ساتھ خدا تھا (بزبان انگریزی)

مقرر: آصف خان، متعلم درجہ خامسہ
عنوان: مجھے آپ کی تلاش ہے (بزبان اردو)

مقرر: حاشر احمد، متعلم درجہ ممہدہ
عنوان: مجھے آپ کی تلاش ہے (بزبان انگریزی)

مقرر: مصور احمد باجوہ، متعلم درجہ خامسہ
عنوان: وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا (بزبان اردو)

مقرر: سرمد احمد نوید، متعلم درجہ ثالثہ
عنوان: وہ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا (بزبان انگریزی)

## دیگر مصروفیات

☆ مورخہ 20 دسمبر 2015 کو طاہر ہال میں جماعت پیس ویلیج نے جلسہ سیرالنبی ﷺ منعقد کیا۔ جس میں طلبا جامعہ احمدیہ نے بھرپور شرکت کی۔

☆ مورخہ 25 دسمبر 2015 سے 10 جنوری 2016 تک جامعہ احمدیہ کینیڈا موسم سرما کی تعطیلات کی وجہ سے بند رہا۔

☆ طلبا جامعہ احمدیہ نے مورخہ 27 فروری سے شروع ہونے والے ناصر ٹورنامنٹ میں شرکت کی۔

☆ 17 فروری 2016ء کو حضور انور ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل میں محترم معتز القزق صاحب (Mutaz al Kazak) مع فیملی ملک سیریا سے کینیڈا تشریف لائے اور حضور انور نے آپ کا جامعہ احمدیہ کینیڈا میں بطور عربی استاد تقرر فرمایا۔

☆ مورخہ 23 فروری 2016 کو تمام جامعہ اور حفظ سکول کے طلبا و اساتذہ کرام دوپہر کے کھانے کے لئے Mandarin ریسٹوران گئے۔

درجہ شاہد کے امتحانات ہو چکے ہیں ان کی کامیابی کے لئے اور تمام قارئین سے جامعہ احمدیہ کی ترقیات کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

## غزل

### مکرم بشارت محمود طاہر صاحب

ہر ایک غم سے ہر اک فکر سے بری کر دے
مرے وجود کے کاسے میں زندگی بھر دے

اُٹھا لے دل سے یہ درد اور کرب کے موسم
میرے نصیب میں مولا تو روشنی کر دے

بچا لے مجھ کو مرے نفس کو تباہی سے
تو میرے بخت میں اپنی گداگری کر دے

میں بے خبر ہوں ترے قرب کی حقیقت سے
بھٹک رہا ہوں اندھیروں میں رہبری کر دے

مجھے بچا لے زمانے کے سب خداؤں سے
مرے نصیب میں اپنی ہی بندگی کر دے

مری وفا کو اجالوں کی فصلِ تازہ دے
غرور کو مومن کی عاجزی کر دے

## بقیہ از جماعتی عہدے داروں کا انتخاب اور ذمہ داریاں

اگر وہ اپنے علاقہ کے احمدیوں کے حقوق ادا نہیں کر رہے، اُن کی غمی خوشی میں شریک نہیں ہو رہے، اُن سے پیار محبت کا سلوک نہیں کر رہے، یا اگر خلیفۂ وقت کی طرف سے کسی معاملہ میں رپورٹ منگوائی جاتی ہے تو بغیر تحقیق کے، مکمل طریق کے، جواب دے دیتے ہیں یا کسی ذاتی عناد کی وجہ سے، جو خدا نہ کرے ہمارے کسی عہدیدار میں ہو، غلط رپورٹ دے دیتے ہیں تو ایسے تمام عہدیدار گنہگار ہیں۔" (خطبات مسرور، جلد اول، صفحہ 516-517)

### احباب جماعت کو نصیحت

حضور انور نے جہاں عہدیداروں کو نصائح فرمائیں وہاں احباب جماعت کو بھی اُن کے عہدیداروں سے تعلق کے بارہ میں نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

"اب مَیں افراد جماعت کو بھی کچھ کہنا چاہتا ہوں کہ ان کا نظام جماعت میں کیا کردار ہونا چاہئے۔ پہلی بات یاد رکھیں کہ جتنے زیادہ افراد جماعت کے معیار اعلیٰ ہوں گے اتنے زیادہ عہدیداران کے معیار بھی اعلیٰ ہوں گے۔ پس ہر کوئی اپنے آپ کو دیکھے اور ان معیاروں کو اونچا کرنے کی کوشش کرے اور اپنے فرائض یعنی ایک فرد جماعت کے عہدیدار کے لئے کہ اطاعت کرنی ہے اس کے بھی اعلیٰ نمونے دکھائیں۔ یہ نمونے جب آپ دکھا رہے ہوں گے تو اپنی نسلوں کو بھی بچا رہے ہوں گے۔ انہی نمونوں کو دیکھتے ہوئے آپ کی اگلی نسل نے بھی چلنا ہے اور انہیں نمونوں پر جو نسلیں قائم ہوں گی وہ آئندہ جب عہدیدار بنیں گی تو وہ وہی نمونے دکھا رہی ہوں گی جو اعلیٰ اخلاق کے نمونے ہوتے ہیں۔... امیر کی اور نظام جماعت کی اطاعت کے بارہ میں یہ حکم ہے۔ لوگ تو یہ کہہ دیتے ہیں کہ ہم خلیفہ کی اطاعت سے باہر نہیں ہیں، مکمل طور پر اطاعت میں ہیں، ہر حکم ماننے کو تیار ہیں۔ لیکن فلاں عہدیدار یا فلاں امیر میں فلاں نقص ہے اس کی اطاعت ہم نہیں کر سکتے۔ تو خلیفہ وقت کی اطاعت اسی صورت میں ہے جب نظام کے ہر عہدیدار کی اطاعت ہے۔ اور تب ہی اللہ کے رسول کی اور اللہ کی اطاعت ہے۔"

(خطبات مسرور، جلد دوم صفحہ 955)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ کے آخر میں دینی امور کے حوالہ سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا درج ذیل اقتباس پیش فرمایا:

"خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ تمہیں ایک ایسی جماعت بناوے کہ تم تمام دنیا کے لئے نیکی اور راستبازی کا نمونہ ٹھہرو۔ سو اپنے درمیان سے ایسے شخص کو جلد نکالو جو بدی اور شرارت اور فتنہ انگیزی اور بدنفسی کا نمونہ ہے۔ جو شخص ہماری جماعت میں غربت اور نیکی اور پرہیزگاری اور حلم اور نرم زبانی اور نیک مزاجی اور نیک چلنی کے ساتھ نہیں رہ سکتا وہ جلد ہم سے جدا ہو جائے۔ کیونکہ ہمارا خدا نہیں چاہتا کہ ایسا شخص ہم میں رہے اور یقیناً وہ بدبختی میں مرے گا کیونکہ اس نے نیک راہ کو اختیار نہ کیا۔ سو تم ہوشیار ہو جاؤ اور واقعی نیک دل اور غریب مزاج اور راستباز بن جاؤ۔ تم پنجوقتہ نماز اور اخلاقی حالت سے شناخت کئے جاؤ گے اور جس میں بدی کا بیج ہے وہ اس نصیحت پر قائم نہیں رہ سکے گا۔" (مجموعہ اشتہارات، جلد نمبر 3 صفحہ 48)

(خطبات مسرور، جلد دوم، صفحہ 960)

اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن کریم، احادیث النبویہ، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کے خلفاء کے ارشادات کی روشنی میں جماعت میں عہدیداروں کا انتخاب کرنے، عہدیداروں اور احباب جماعت کو اپنی ذمہ داریاں کما حقہ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

## بقیہ از اسلام میں مسجد کا مقام اور اُس کی اہمیت اور تاریخ ساز مساجد کا تذکرہ

مسجد کی صفائی میں حضور ﷺ خود ذاتی طور پر دلچسپی لیتے تھے۔ ایک دفعہ آپؐ نے مسجد میں دیوار پر دھبے دیکھے تو آپؐ نے کھجور کی ٹہنی سے کھرچ کھرچ کر وہ تمام دھبے مٹائے۔

(صحیح بخاری۔ کتاب الصلوۃ، باب حک البزاق)

ایک مرتبہ حضور ﷺ نے مسجد کی دیوار پر ایک تھوک کا دھبہ دیکھا تو سخت ناراض ہوئے۔ ایک انصاری عورت نے اُس دھبے کو مٹایا اور خوشبو اُس جگہ ملی تو بہت خوش ہوئے اور اُس کی تعریف فرمائی۔

(سنن نسائی۔ کتاب المساجد، باب تخلیق المساجد)

ایک خاتون اُم محجن نامی مسجد نبویؐ کی خدمت کیا کرتی تھی۔ وہ ایک رات فوت ہو گئی تو صحابہ رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کی تکلیف کا خیال کرتے ہوئے انہیں اطلاع نہ دی اور اُسے دفن کر دیا۔ بعد میں حضور ﷺ کو پتہ لگا تو اُس کی قبر پر تشریف لے گئے اور اُس کے لئے دعا کی۔ (صحیح بخاری۔ کتاب الصلوٰۃ، باب کنس المسجد)

حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں نے مسجد کی صفائی کی بدولت اس عورت کو جنت میں دیکھا ہے۔

(الترغیب و الترهیب۔ کتاب الصلوۃ، باب الترغیب فی تنظیف المسجد)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اپنے آقا کے اُسوہ پر عمل پیرا ہو کر مسجد کو خود ہاتھوں سے صاف کرتے تھے۔ مسجد قبا میں جاتے اور اُس میں جھاڑو دیتے تھے۔ (وفاء الوفاء۔ جلد 2، صفحہ 20)

حضور ﷺ نے مسجد میں خوشبو لگانے کا بھی حکم دیا۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حکم دیا ہوا تھا کہ ہر جمعہ مسجد نبویؐ کو خوشبو سے دھونی دی جائے۔ حضرت نعیم بن عبداللہ باقاعدگی سے یہ خدمت سرانجام دیتے تھے اس لئے اُن کا نام ہی نعیم مجمر (دھونی دینے والا) پڑ گیا تھا۔ (زاد المعاد۔ جلد اوّل صفحہ 154)

جمعہ اور عیدین اور دیگر خاص مواقع پر نمازیوں کو نہا دھو کر اور خوشبو لگا کر آنے کی خصوصی ترغیب دی گئی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام جمعہ کے دن جس جگہ سجدہ کرتے تھے وہاں سے کئی کئی دن خوشبو آتی رہتی تھی۔ (سیرۃ المہدی از مرزا بشیر احمد صاحبؓ۔ جلد 2، صفحہ 20)

یہ ظاہری صفائی اور زینت انسان کے باطن پر اثر انداز ہوگی اور انسان ایک پاک صاف ماحول میں اپنے قادر مطلق کو یاد کرے گا تو اُس کا دل ایک عجیب لذت اور اطمینان پائے گا اور درحقیقت مسجد کی اصل زینت اور رونق انہی دلوں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کو ایسے بے شمار پاک دل عطا کرتا رہے جو عبادت اس کی پوری شرائط کے ساتھ کما حقہ ادا کرنے والے ہوں اور وہ دنیا کے لئے امن اور رحمت کا سایہ بن جائیں جن کے نیچے کُل عالم آرام کرنے والا ہو۔ آمین۔

## بقیہ از مسجد۔ اِسلامی زندگی کا محور

بعد میں کتب کی کثرت کی وجہ سے بیت الحکمہ، دار العلم، دار الحکمہ جیسے ادارے معرض وجود میں آئے جن میں دار المطالعہ بھی ہوتے تھے۔

### 5۔ مساجد سے متصل دار الشفاء

اموی خلیفہ ولید نے پہلی مرتبہ 88 ہجری میں شفاء خانوں کی بنیاد ڈالی۔ چونکہ مساجد میں علم الابدان یعنی طب کی تعلیم ہوتی تھی اس لئے یہ لازم امر تھا کہ مساجد کے ساتھ شفا خانے کا تعلق قائم ہو۔ ابن طولون نے مسجد کی تعمیر سے پہلے عقب میں شفاء خانہ تعمیر کیا اور ساتھ ہی دوا خانہ بنایا۔ عوام کے لئے سب سے پہلا مفت شفا

خانہ یہی تھا۔عباسیوں کے عہد تک یہی دستور رہا کہ یا تو مسجد سے متصل یا قریب ہی شفا خانے تعمیر ہوتے تھے۔

## مساجد کے آداب

چونکہ مسجد دیگر مذاہب کی عبادت گاہوں کی طرح محض ایک معبد ہی نہیں بلکہ ایک جامع کمیونٹی سنٹر ہے جس میں مسجد نماز کے علاوہ دوسرے مصارف میں بھی آ سکتی ہے۔مگر مسجد کے اپنے فضائل ہیں اور آداب بھی اور مسجد خواہ کسی بھی جگہ ہو اللہ تعالیٰ کا گھر ہے جس کی بے حد عزت اور توقیر ہے۔مساجد میں جانا باعث عزت اور فضیلت ہے۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ دنیا کے تمام خطوں میں سے مسجدیں خدا تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب ہیں۔اسی بناء پر آپؐ نے مسجد کی تعمیر کو جنت میں اپنا گھر بنانے سے تعبیر فرمایا ہے: من بنی اللہ مسجداً بنی اللہ بیتاً فی الجنة (صحیح بخاری)

نیز مسجد میں صبح و شام کے چند لمحات گزارنے کو جنت میں خدا کی مہمانی قرار دیا ہے۔ (صحیح مسلم)

الغرض مساجد تعمیر کرنے ، انہیں آباد رکھنے ، ان کی خبر گیری کرنے اور سب سے بڑھ کر ان میں فریضہ صلوٰۃ و عبادت بجالانے کی بے حد فضیلت ہے۔اس کے پیش نظر آنحضرت ﷺ نے دعائیں سکھائی ہیں کہ جب مسجد میں داخل ہو تو یہ دعا پڑھو:

بِسْمِ اللّٰہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ

(سنن ابن ماجہ، کتاب المساجد و جامع ترمذی، کتاب الصلوٰۃ)

اللہ کے نام کے (میں آتا ہوں) درود وسلام ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر۔اے میرے اللہ! میرے گناہ بخش دے اور میرے لئے رحمت کے دروازے کھول دے۔یعنی اے میرے لئے اپنی رحمت کے دارواز ے کھول دے۔

مسجد میں داخل ہوں تو پہلے دایاں پاؤں اندر رکھو۔باہر نکلو تو بایاں پاؤں اور یہ دعا پڑھو:

بِسْمِ اللّٰہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِکَ۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب المساجد و جامع ترمذی، کتاب الصلوٰۃ)

اللہ کے نام کے ساتھ (میں داخل ہوتا ہوں) درود وسلام ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر۔اے میرے اللہ! میرے گناہ بخش دے اور میرے لئے اپنے فضل کے دروازے کھول دے۔

اگر مسجد میں لوگ بیٹھے ہوں تو ان کو سلام کہا جائے اور اگر کوئی نہ ہو تو السلام علینا و علی عباد اللہ الصالحین کہا جائے۔ یعنی ہم پر اور اللہ نیک بندوں پر سلامتی ہو۔

اسی طرح اور بھی ارشادات ہیں کہ کس طرح مسجد میں وقت گزارے۔یہ ایک علیحدہ مضمون ہے اور طوالت کے پیش نظر ان اُمور کا ذکر نہیں کیا جارہا۔

مسلمانوں کے سیاسی زوال کے ساتھ ساتھ رفتہ رفتہ مسجد کا سیاسی پہلو کم ہوتا گیا اور ان کے استعمال میں بتدریج کمی آتی گئی اور ان کی ہیئت بھی بدل گئی۔اب عالم اسلام میں مساجد میں صرف نماز ہی ہوتی ہے اور اس کے علاوہ اور کچھ نہیں ہوتا۔اب اسلام کا نشاۃ ثانیہ کا آغاز ہو چکا ہے۔ہماری مساجد مسجد نبوی کا چہرہ اب پھر دکھائیں گی۔انشاءاللہ۔

## بقیہ از مساجد کی تعمیر میں جماعت احمدیہ کا تاریخ ساز کردار

حضور انور نے فرمایا: مساجد کی تعمیر بہت ضروری ہے کیونکہ ہم ان میں اکٹھے ہو کر خدا کی عبادت کرتے ہیں۔ایک اور بات جو میں کہنا چاہتا ہوں وہ یہ کہ کسی کو بھی ہماری مساجد (اس مسجد) سے خوف زدہ ہونے کی ضرورت نہیں۔

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔5 دسمبر 2008ء صفحہ 2)

## مسجد وحدت کی علامت

فرمایا: مساجد ہمارے لئے بنیادی اہمیت رکھتی ہیں کیونکہ یہ ہماری وحدت کا sy mbol ہیں۔ان کی تعمیر سے ہمارے مذہب کا ایک حکم پورا ہوتا ہے جو کہ آپس میں اکٹھے ہونے کا ہے۔

(ایضاً صفحہ 2)

## ہم جنت میں گھر کس طرح بنانے سکتے ہیں

حضور ایدہ اللہ فرماتے ہیں:

”ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے کہ مسجد کی تعمیر کے ساتھ خالص اللہ کا ہو کر اپنی نمازوں کی ادائیگی کی کوشش کرے اور پہلے سے بڑھ کر آپس میں پیار و محبت، بھائی چارے کے تعلقات پیدا کرے۔اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ایک دوسرے کی غلطیوں سے صرف نظر کرنے والا ہو۔ان کو معاف کرنے والا ہو۔اپنے دلوں کو ہر قسم کے کینوں اور بغضوں سے پاک کرنے والا ہو۔تب ہی مسجد کی تعمیر سے فیض پاتے ہوئے جنت میں خدا تعالیٰ کے بنائے گھر میں ہم جگہ پانے والے ہوں گے۔تب ہی ہماری نمازیں اللہ تعالیٰ کی رحمت کو جذب کرنے والی ہوں گی۔

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔28 نومبر 2008ء صفحہ 8)

## اختتامیہ

الغرض مساجد کی تعمیر ہمارے لئے یہ پیغام لے کر آئی ہے کہ ہم زمین کے کناروں تک توحید الٰہی کو قائم کریں گے۔اسلام اور احمدیت کا پیغام گھر گھر پہنچائیں گے۔تمام دنیا میں مساجد کا جال بچھادیں گے۔دنیائے تثلیث میں واحد و یگانہ خدا کی حقیقی عبادت کو قائم کریں گے۔اور ہمارا یہ بھی عہد ہے کہ:

کریں گے ہر جگہ تشکیل مسجد نبوی
ہر اک زمیں کو بنائیں گے زمین حجاز

حقیقت یہ ہے کہ اسلام اور احمدیت کا غلبہ اور فتح و نصرت کے دن قریب ہیں اور کوئی طاقت نہیں جو آسمانی فیصلوں کو بدل دے۔

چنانچہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک عظیم الشان پیشگوئی کے پُر شوکت الفاظ درج ذیل ہیں۔

”اے تمام لوگو! سن رکھو کہ یہ اس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا۔وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا اور حجت اور برہان کی رُو سے سب پر اُن کو غلبہ بخشے گا۔وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں یہی ایک مذہب ہوگا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا۔اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنے کی فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا یہاں تک کہ قیامت آ جائے گی۔ ... ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہوگی کہ عیسیٰ علیہ السلام کے انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور عیسائی سخت نومید اور بدظن ہو کر اس جھوٹے عقیدہ کو چھوڑیں گے اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا۔میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں۔سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔“

(تذکرۃ الشہادتین۔روحانی خزائن، جلد 20 صفحہ 64-65)

پھر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک عالمگیر انتباہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”سب ملّتیں ہلاک ہوں گی مگر اسلام، اور سب حربے ٹوٹ جائیں گے مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ وہ نہ ٹوٹے گا، نہ کند ہوگا جب تک دجالیت کو پاش پاش نہ کردے۔“

(مجموعہ اشتہارات، جلد دوم، ربوہ: الشرکۃ الاسلامیہ، صفحہ 305)

اللہ تعالیٰ ہمیں دنیا میں سب سے زیادہ مساجد تعمیر کرنے اور واحد و یگانہ خدا کی حقیقی عبادت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور

مساجد کی تعمیر سے جو برکات اور انوار وابستہ ہیں ان سب کا اپنے فضل سے وارث بنائے۔ آمین۔

## بقیہ از احباب جماعت کی مالی قربانیوں کی چند درخشندہ مثالیں

جب مکرم امیر صاحب نے کینیڈا کی مساجد کے لئے کچھ رقم کا کہا تو کچھ دیر سوچنے کے بعد اچانک اپنی جیب میں ہاتھ ڈالا تو یہ چیک ان کے بٹوے سے نکل آیا۔ اور اسی پر انہوں نے 2,500 ڈالرز لکھ کر محترم امیر صاحب کو دے دیا۔

☆ 9 جنوری 2016 کو بریمپٹن حلقہ کیلیڈن کے ایک دوست نے اپنے دو مکان مکرم امیر صاحب کی خدمت میں پیش کر دئے الحمدللہ۔ اور کہا کہ میں ان دونوں مکانوں کو بیچنے کے بعد اپنی وصیت ادا کرنے کے بعد ساری رقم تعمیر مساجد فنڈ میں دے دوں گا۔ مکرم امیر صاحب نے انہیں کہا کہ ایک مکان آپ کی طرف سے کافی ہے۔ اور کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کی طرف سے قبول فرمائے۔ جس کی مالیت 2 لاکھ 75 ہزار ڈالرز بنتی ہے۔ اس وقت تو وہ خاموش ہو گئے۔ مگر ایک گھنٹہ کے اندر ان کی طرف سے فون آیا کہ میں بہت پریشانی کے عالم میں ہوں۔ ہم دونوں میاں بیوی نے مشورہ کیا ہے۔ ہم یہ دونوں مکان خدا تعالیٰ کے گھر کی تعمیر کے لئے دینا چاہتے ہیں۔ آپ یہ دونوں مکان تعمیر مساجد کے لئے قبول کریں۔

☆ بریمپٹن سنٹر کے ایک دوست نے اپنے پاس کچھ رقم اپنے مکان کے خریدنے کے لئے بطور ڈاؤن Pay ment رکھی ہوئی تھی۔ جب مکرم امیر صاحب ان کے گھر تشریف لے گئے تو انہوں نے 25 ہزار ڈالرز مساجد فنڈ کے لئے دے دئے۔ ان کی بیٹی نے بھی تعمیر مساجد کے لئے عطیہ دیا۔ ان کی اہلیہ نے بھی تعمیر مساجد کے لئے ایک سونے کا کڑا پیش کیا۔

اس وزٹ کے کچھ دن بعد اس خادم نے بتایا کہ اس وزٹ کے چند دنوں بعد Real state کا ایجنٹ ہمارے گھر آیا اور ایک ہزار ڈالرز کا چیک بطور تحفہ ہمیں دے گیا۔ اس طرح ہم نے مالی قربانی کی فوری برکت بھی دیکھ لی۔

☆ بریمپٹن میں ایک فیملی کے تین خدام نے مکرم امیر صاحب کینیڈا کی تحریک پر کہ ہمیں کینیڈا میں مساجد کی تعمیر اور ایک کی خرید کے لئے اگلے دو سالوں میں اب 28 ملین ڈالرز کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم اس رقم کا ایک فیصد ادا کریں گے۔ اس طرح ان کا وعدہ 2 لاکھ 80 ہزار ڈالرز کا بن گیا۔

☆ محترم امیر صاحب نے جب بریمپٹن کی ایک فیملی کے گھر تشریف لے گئے تو تعمیر مساجد کی اہمیت ابھی بیان ہی کر رہے تھے تو ایک خاتون ابھی کچن میں کام کر رہی تھیں اور ساتھ ساتھ مکرم امیر صاحب کی باتیں بھی سن رہیں تھی۔ اس پر خاتون نے اپنی سونے کی 12 چوڑیاں تعمیر مساجد فنڈ میں پیش کیں۔ اس کے علاوہ اس فیملی نے ایک اچھی رقم کا وعدہ بھی پیش کیا۔

☆ اس سے ملتا جلتا واقعہ وان ایسٹ کا بھی ہے کہ ایک خاتون نے تعمیر مساجد کی اہمیت سے متعلق کچن میں باتیں سنتے سنتے اپنے ہاتھ سے کڑے اتار کر تعمیر مساجد فنڈ میں پیش کر دئے۔

☆ مسی ساگا کے ایک دوست کے گھر تعمیر مساجد فنڈ کے سلسلہ میں مکرم امیر صاحب تشریف لے گئے تو انہوں نے دوران گفتگو کہا کہ مجھے کل رات ہمارے مبلغ سلسلہ مکرم مولانا مرزا محمد افضل صاحب نظر آئے تھے جو ہمارے گھر تعمیر مساجد فنڈ کے سلسلہ میں تشریف لا رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان تمام قربانی کرنے والوں کے اموال ونفوس میں بے انتہا برکت عطا فرمائے اور یہ سب قربانی کرنے والے اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر پانے والے ہوں اور آئندہ ان قربانیوں کو بڑھانے والے بھی ہوں اور اپنے مقصد پیدائش کو پہچاننے والے بھی ہوں۔ آمین۔

## بقیہ از خواتین کی تعمیر مساجد کے لئے قربانیاں

سب انتظامات اچھے ہو گئے۔ اور حضور نے خوشی اور پسندیدگی کا اظہار فرمایا۔ الحمدللہ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ اپنی رضا کی راہوں پر چلائے اور مقبول خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

گزشتہ کچھ عرصہ میں کیلگری کی وسیع وعریض مسجد اور وینکوور کی خوبصورت مسجد کینیڈا کی خوبصورتی میں ایک خوبصورت اضافہ ہیں۔ جو اپنے اندر احمدی مرد وزن اور بچوں کی قربانیوں ایثار اور خلوص کی لازوال داستانیں سمیٹے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کے نفوس واموال میں برکت دے۔ آمین

جماعت کینیڈا نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں جماعت کینیڈا کے قیام کے پچاس سال پورے ہونے کے موقع پر نئی مساجد کی تعمیر کے منصوبہ کا تحفہ پیش کرنے کا وعدہ ہے۔

اس سلسلہ میں ریجائنا، سیسکاٹون اور لائیڈ منسٹر میں مساجد زیر تعمیر ہیں اور بریمپٹن کی مسجد کی تعمیر کی اجازت مل چکی ہے اور اس کی تعمیر شروع ہونے والی ہے۔ اور بریمپٹن میں ہی ایک بنی بنائی عمارت 18 Corporation Drive خریدنے کے لئے بات ہو رہی ہے۔ اس کے علاوہ ٹورانٹو ایسٹ کی مسجد بیت الحنیف کو دوبارہ تعمیر کرنا ہے۔ ان تمام مساجد کے لئے تقریباً 28 ملین ڈالرز کی ضرورت ہے۔

اسی طرح کینیڈا کے مختلف علاقوں میں خریدے ہوئے نمازوں کے مراکز ہیں۔ اُن کو مسجد کی شکل دیئے جانے کا منصوبہ بھی ہے۔ جیسے بیت النور ہملٹن۔

اللہ تعالیٰ نے یہ سب کام اپنے فضل سے جماعت احمدیہ کینیڈا سے کروانے ہیں۔ وہی برکتیں اور رحمتیں عطا کرنے والا ہے۔ اور ہماری توفیق کو بڑھانے والا ہے۔

مجھے خدا کے فضل سے پورا یقین ہے کہ لجنہ اماء اللہ کینیڈا اپنی شاندار روایات کو قائم رکھتے ہوئے ان سب مساجد کے منصوبوں کے لئے قربانی کی نئی داستانیں رقم کرے گی۔ جیسا کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تھا کہ ”عورتوں کو خدا نے قربانی کی جنس بنایا ہے۔“ وہ اس کو ثابت کر کے دکھائیں گی۔ اور ایسی مثالیں قائم کریں گی۔ کہ آئندہ آنے والی نسلیں اُن پر فخر کریں گی۔ ہم ایک تاریخ بنا رہی ہیں۔ وہ تاریخ جو ہماری آئندہ نسلیں یاد کریں گی۔ جس طرح قرون اولیٰ کی مسلمان خواتین وہ تاریخ رقم کر گئیں کہ وہ زمینی مخلوق محسوس نہیں ہوتیں۔ قربانی کے وہ مینار تعمیر کر گئیں جو آج بھی مشعل راہ ہیں۔

قسم ہے بانی لجنہ کے عزم و استواری کی
قسم ہے عہدِ وفا اور رسمِ جاں نثاری کی
ترے احکام کی تعمیل ہر دم سربسر ہوگی
خدا کے فضل سے رفتار اپنی تیزتر ہو گی
(انشاءاللہ)

## ایک تصحیح

مکرم خواجہ انعام اللہ صاحب رضا کار بیت الاسلام مشن ہاؤس اطلاع دیتے ہیں کہ انہوں نے اپنی خالہ کا نام محترمہ سعیدہ فردوس صاحبہ کی بجائے سہواً محترمہ سعیدہ منظور صاحبہ لکھ دیا تھا جو احمدیہ گزٹ کینیڈا جنوری 2016ء میں اسی طرح شائع ہو گیا تھا۔ قارئین کرام تصحیح فرمالیں۔

# محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا کی والدہ ماجدہ

## محترمہ ملک اللہ جوائی صاحبہ بقضائے الٰہی وفات پا گئیں

### اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ

احباب جماعت کو نہایت افسوس اور دکھ کے ساتھ یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ کینیڈا کی والدہ ماجدہ محترمہ ملک اللہ جوائی صاحبہ اہلیہ مکرم ملک سلطان احمد صاحب مرحوم 24 مارچ 2016ء کو 94 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ ۔ان کی نماز جنازہ 25 مارچ بروز جمعۃ المبارک مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں مکرم امیر صاحب کینیڈا نے پڑھائی۔اور اگلے روز 26 مارچ کو صبح گیارہ بجے میپل قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔قبر تیار ہونے کے بعد مکرم امیر صاحب نے ہی دعا کرائی۔ ہر دو مواقع پر کثیر تعداد میں دوستوں، دور دراز شہروں کے علاوہ امریکہ اور جرمنی سے آئے ہوئے اعزہ واقارب نے شرکت کی۔

محترم امیر صاحب نے اس موقع پر اپنی والدہ محترمہ سے متعلق ایک مختصر تعارف تحریر فرمایا۔ جسے مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب مشنری انچارج کینیڈا نے نماز جمعہ کے بعد پڑھ کر سنایا۔اصل متن درج ذیل ہے۔

**میری والدہ ملک اللہ جوائی صاحبہ۔ بے بے، ہماری والدہ 24 مارچ 2016 جمعرات کی صبح 94 سال کی عمر میں انتقال کر گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ**

بے بے، ایک ایسے گاؤں میں پیدا ہوئیں جہاں تعلیم کے ذرائع نہیں تھے خصوصاً بچیوں کی تعلیم کا انتظام نہیں تھا اس لئے وہ نہ تو سکول جا سکیں اور نہ ہی باقاعدہ قرآن کریم پڑھ سکیں۔شادی کے بعد جب وہ اپنے سسرال کے گاؤں میں آئیں تو وہاں ایک بزرگ معلم صاحب سے قرآن کریم ناظرہ پڑھنا جوانی میں سیکھا۔اس کے بعد سے باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کرنا ان کا معمول تھا۔اپنے گاؤں میں اور سارے وسیع خاندان میں اپنی ہمدردی اور صائب الرائے ہونے کے لئے معروف تھیں۔ساری عورتیں اپنے ذاتی معاملات میں ان سے مشورہ کرتیں اور وہ انہیں مشورہ بھی دیتیں اور جہاں مدد کی ضرورت ہوتی مدد کرتیں۔ان کے دل میں نبی کریم ﷺ کی محبت عشق کے رنگ میں تھی اور ان کی زندگی کی سب سے بڑی خواہش یہ تھی کہ انہیں حج کرنے اور روضہ رسول کریم ﷺ کی زیارت کا موقع ملے۔

خدا تعالیٰ نے 1962ء میں احمدیت کی طرف میری راہنمائی فرمائی تو ابتدا میں مخالفانہ باتیں سننے کی وجہ سے ان کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ شاید مجھے ورغلایا گیا ہے۔لیکن آہستہ آہستہ ان کی یہ غلط فہمی دور ہو گئی تو انہوں نے احمدیت کے بارہ میں خود غور کرنا شروع کیا اور جلد اس نتیجہ پر پہنچ گئیں کہ احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے۔لیکن انہوں نے بیعت کرنے میں دیر کی۔اس دوران میں میرے والد صاحب اور بھائیوں بہنوں نے باری باری بالغ ہونے پر بیعت کر لی مگر والدہ نے بیعت نہیں کی۔

1995ء میں مجھے یہ پتا چلا کہ وہ دل سے تو احمدیت کی صداقت کی قائل ہیں مگر بیعت اس لئے نہیں کرتیں کہ اس صورت میں وہ حج پر نہیں جا سکیں گی کیونکہ پاکستان سے آنے والے احمدیوں کے لئے حج پر پابندی ہے۔میں نے ان سے عرض کیا کہ آپ چھوٹی بات کی وجہ سے ایک بڑی بات سے رکی ہوئی ہیں۔حج کے لئے تو بہت شرائط ہیں مگر امام الزمانؑ کا علم ہونے کے بعد ہر مسلمان پر فرض ہے کہ وہ ایمان لائے اور ان کی جماعت میں شامل ہو کر خدمت دین میں لگ جائے۔میں نے ان سے وعدہ کیا کہ انشاء اللہ العزیز جتنی جلدی ممکن ہوا انہیں حج یا عمرہ پر لے جاؤں گا۔ چنانچہ انہوں نے بھی 1995ء میں بیعت کر کے باقاعدہ جماعت میں شمولیت اختیار کر لی۔

1998ء میں والدین کو کینیڈا کا ویزہ مل گیا اور اس کے بعد ہم والدہ صاحبہ کو عمرہ کے لئے لے گئے۔الحمدللہ ! عمرہ اور زیارت مدینہ کرنے پر وہ اس قدر خوش ہوئیں کہ واپس آ کر کہا اب بے شک میں فوت ہو جاؤں۔اللہ تعالیٰ نے میری سب سے بڑی خواہش پوری کر دی ہے۔اللہ تعالیٰ نے انہیں نظام وصیت میں شامل ہونے کی توفیق بھی عطا فرمائی۔اپنا چندہ باقاعدگی سے ادا کرواتیں، دوسری تحریکات اور تعمیر مساجد کے لئے دل کھول کر قربانی پیش کرتیں۔خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جتنے افراد سے بھی تعارف ہوا ان سے نہایت محبت اور عقیدت کا تعلق رکھنے کی کوشش کرتیں۔حضرت سیدہ بیگم صاحبہ، حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا گھر میں محبت سے ذکر کیا کرتی تھیں۔ ہر جمعہ کی صبح حضور انور ایدہ الودود کا خطبہ جمعہ محبت اور فدائیت کے جذبات کے ساتھ سنتیں۔

ہماری عمدہ تربیت کے لئے انہوں نے ہر ممکن کوشش کی اور ہم سب کو تعلیم دلوانے کے لئے انہوں نے ہر ممکن قربانی دی۔اللہ تعالیٰ ان کے ہمارے اوپر احسانات کا اعلیٰ اجر انہیں عطا فرمائے۔آمین

ستمبر 2015ء میں انہیں سٹروک ہوا جس سے ان کے گلے پر اثر ہوا۔وہ کھا پی نہیں سکتی تھیں اور بول نہیں سکتی تھیں۔اس دوران انہوں نے اپنی بیماری کے دوران نہایت صبر دکھایا۔

خدا تعالیٰ کا احسان ہے کہ ہمیں ان کی بزرگی کی عمر میں ان کی خدمت کا موقعہ ملا۔اس میں سب سے زیادہ خدمت کا موقع میری اہلیہ مکرمہ امۃ الطیف صاحبہ کو ملا۔اللہ تعالیٰ ان کی خدمت کو قبول فرمائے اور احسن اجر عطا فرمائے۔

آپ ایک نیک، صالحہ، دعاگو اور متقی خاتون تھیں۔مرحومہ کے لواحقین میں آپ کے سب سے بڑے صاحبزادے مکرم ملک لال خاں صاحب، امیر جماعت احمدیہ کینیڈا، مکرم ملک محمد صدیق صاحب آف جرمنی، مکرم ملک ارشاد اللہ صاحب پاکستان، مکرم ملک بشیر احمد صاحب، ہملٹن اور دو صاحبزادیاں محترمہ حمیدہ سلطانہ صاحبہ، پیس ویلج اور محترمہ فاطمہ اعوان صاحبہ اہلیہ مکرم طارق اعوان صاحب، پیس ویلج شامل ہیں۔

ادارہ تمام قارئین کی طرف سے انتہائی دکھ کے ساتھ ان دردبھرے لمحات میں مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کے تمام اعزہ واقارب سے دلی تعزیت کرتا ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ جگہ عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔آمین۔

# اعلانات

احباب جماعت سے گزارش ہے کہ گزٹ میں شائع کروانے کے لئے جلد از جلد اعلانات لکھ کر بھجوایا کریں۔ اعلانات مختصر مگر جامع اور مکمل ہوں۔ براہ کرم اپنا مکمل پتہ اور ٹیلی فون یا سیل نمبر ضرور لکھیں

## ولادتیں

### ☆ میرب احمد منہاس

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم مولانا خالد احمد منہاس صاحب مشنری سیسکاٹون ومحترمہ منصورہ ندرت منہاس صاحبہ کو 14 مارچ 2016ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے، جس کا نام 'میرب احمد منہاس' تجویز ہوا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس بچی کو از راہ شفقت وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل فرمایا ہے۔ عزیزہ میرب سلمہا، مکرم طارق محمود منہاس صاحب اور محترمہ بشریٰ طارق منہاس صاحبہ، ٹورانٹو کی پوتی اور مکرم محمد سرور منہاس صاحب اور محترمہ امتہ الباری منہاس صاحبہ، لندن یو۔ کے کی نواسی ہے۔ ادارہ اس ولادت کے موقع پر مکرم خالد احمد منہاس صاحب کے تمام اعزا واقارب کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہے۔

### ☆ سبرینا خاں

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے 8 مارچ 2016ء کو مکرم محمد اذفر خاں صاحب اور محترمہ فاطمہ انور صاحبہ، مالٹن جماعت کو بیٹی سے نوازا ہے۔ اس بچی کا نام 'سبرینا خاں' تجویز ہوا ہے۔ یہ بچی مکرم محمد اکرم خاں صاحب پیس ولیج ساؤتھ کی پوتی اور مکرم انور احمد صاحب، مالٹن جماعت کی نواسی ہے۔

### ☆ سبیکہ منصور

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں کے طفیل 20 فروری 2016 کو مکرم مولانا مقصود احمد منصور صاحب مربی سلسلہ گی آنا اور محترمہ آمنہ کوثر صاحبہ کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت اس بچی کا نام 'سبیکہ منصور' عطا فرمایا ہے۔ یہ بچی خدا کے فضل سے وقفِ نو کی بابرکت سکیم میں شامل ہے۔ نومولودہ مکرم چوہدری فیض احمد ظفر صاحب واقفِ زندگی اور محترمہ زاہدہ ظفر صاحبہ کیلگری کی پوتی ہے اور مکرم خادم رسول چیمہ صاحب مرحوم کی نواسی ہے۔ ادارہ اس ولادت کے موقع پر مکرم مولانا مقصود احمد منصور صاحب کے تمام اعزا واقارب کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہے۔

### ☆ رفسانہ احمد مرزا

اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں کے طفیل 10 فروری 2016ء کو مکرم مرزا دانیال احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ مسس ساگا ویسٹ اور محترمہ آصفہ مرزا صاحبہ کو بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت اس بچی کا نام 'رفسانہ احمد مرزا' عطا فرمایا ہے۔ یہ بچی وقفِ نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ عزیزہ رفسانہ احمد مرزا سلمہا، مکرم مرزا نسیم احمد بیگ صاحب، سیکرٹری امور خارجیہ امارت مسس ساگا اور محترمہ بشریٰ نسیم صاحبہ کی پوتی اور مکرم مرزا ندیم احمد بیگ صاحب، سیکرٹری ضیافت مسس ساگا ساؤتھ اور محترمہ ثمرانہ مرزا صاحبہ کی نواسی ہے۔ یہ بچی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی حضرت مرزا دین محمد لنگر وال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خاندان سے ہے۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان بچوں کے نصیب نیک کرے۔ صحت وسلامتی والی لمبی اور بابرکت عمریں عطا کرے۔ خلافت سے ان کا رشتہ ہمیشہ مضبوط رکھے۔ اپنے والدین کے لئے قرۃ العین بنائے اور دنیا وآخرت کی حسنات سے نوازے۔ آمین۔

## آمین

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مکرم حافظ راحت احمد چیمہ صاحب، استاذ حفظ القرآن سکول، جامعہ احمدیہ کینیڈا کے صاحبزادے عزیزم شایان احمد چیمہ سلمہ نے ساڑھے پانچ سال کی عمر میں قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ عزیزم شایان احمد، مکرم بشارت احمد صاحب چیمہ واقفِ زندگی، حال لندن کا پوتا اور مکرم جمیل حیدر صاحب، بیری جماعت کا نواسہ ہے۔ بچے کو قرآن کریم اس کی والدہ محترمہ عائشہ جمیل صاحبہ نے پڑھایا۔ عزیزم شایان احمد چیمہ سلمہ، اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقفِ نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ اس بچے کو قرآن کریم پڑھنے، سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ نیک اور خادم دین بنائے اور دنیا اور آخرت کی حسنات کے نوازے۔ آمین

## دعائے مغفرت

### نماز جنازہ حاضر

### ☆ مکرم محمد انعام اللہ شیخ صاحب

13 فروری 2016ء کو مکرم محمد انعام اللہ شیخ صاحب، بریمپٹن کیلیڈن 72 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ 15 فروری 2016ء کو مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں نماز عشاء کے بعد مکرم مولانا اسفند سلیمان صاحب نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ ان کی نعش تدفین کے لئے ربوہ لے جائی گئی۔ مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ بشریٰ شیخ صاحبہ، ایک بیٹا مکرم شیخ ناصر اقبال صاحب، بریمپٹن کیلیڈن اور چھ بیٹیاں محترمہ افشاں طاہر صاحبہ، امریکہ، محترمہ فرحانہ منور صاحبہ، بریمپٹن سینٹر، محترمہ دردانہ نعیم صاحبہ یوکے، محترمہ درثمین جمشید صاحبہ یوکے، محترمہ نادیہ منیر صاحبہ اہلیہ مکرم منیر احمد چوہدری صاحب مسس ساگا ایسٹ اور محترمہ ڈاکٹر مریم صدیقہ صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر مبشر احمد صاحب، واقف زندگی ربوہ یادگار چھوڑے ہیں۔

### ☆ مکرم مرزا فضل الرحمٰن صاحب

16 فروری 2016ء کو مکرم مرزا فضل الرحمٰن صاحب، بریمپٹن پیل ریجن 92 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔

22 فروری 2001ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر سے قبل مکرم عبد اللطیف صاحب کی نماز جنازہ حاضر کے ساتھ مکرم مرزا صاحب کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

مکرم ملک لال خاں صاحب، امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے 18 فروری 2016ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں نماز عشاء کے بعد مرحوم کے اوصاف حسنہ اور بچوں کی اعلیٰ تربیت کا تفصیل سے ذکر کیا۔ اس کے بعد ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ کثیر تعداد میں دوستوں نے شرکت کی اور وینکوور اور امریکہ سے آئے ہوئے

اعزاواقارب نے شمولیت کی۔اور اگلے روز 19 فروری کو نماز جمعہ سے قبل بریمپٹن میموریل قبرستان میں قبر تیار ہونے کے بعد مکرم امیر صاحب نے ہی دعا کروائی۔مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ سعیدہ حامد صاحبہ، چھ بیٹے مکرم مبشر احمد مرزا صاحب، وینکوور، مکرم مبارک احمد مرزا صاحب مقامی امیر بریمپٹن، مکرم ڈاکٹر حمید احمد مرزا صاحب نیشنل سیکرٹری تعلیم کینیڈا، مکرم منیر احمد مرزا صاحب، مکرم مرزا لطف الرحمٰن صاحب، مکرم مرزا نصیر احمد صاحب نیشنل سیکرٹری وقف نو کینیڈا اور دو بیٹیاں محترمہ نعیمہ مرزا صاحبہ اہلیہ مکرم ظفر اقبال صاحب اور محترمہ وحیدہ مرزا صاحبہ اہلیہ مکرم خالد مسعود مرزا صاحب یادگار چھوڑے ہیں۔مرحوم کے بہت سے عزیز واقارب کینیڈا میں مقیم ہیں۔ادارہ مکرم مرزا صاحب کی وفات کے موقع پر ان کے تمام اعزاواقارب سے دلی تعزیت کرتا ہے۔

## ☆ محترمہ امامہ ناصر ملک صاحبہ

26 فروری 2016ء کو محترمہ امامہ ناصر ملک صاحبہ اہلیہ مکرم ناصر احمد صاحب، وان ایسٹ 19 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔مکرم مولانا مرزا محمد افضل صاحب، مشنری پیل ریجن نے 28 فروری 2016ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں نماز مغرب کے بعد ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔اور اگلے روز 29 فروری کو نیشنل قبرستان میں قبر تیار ہونے کے بعد مکرم انصر رضا صاحب واقف زندگی وان نے دعا کروائی۔

مرحومہ نے پسماندگان میں والد محترم اور والدہ محترمہ نصرت جہاں ملک صاحبہ، وان ایسٹ، چار بہنیں محترمہ انیلہ ناصر ملک صاحبہ، محترمہ تابندہ ناصر ملک صاحبہ، محترمہ صوفیہ ناصر ملک صاحبہ، محترمہ سحر ناصر ملک صاحبہ یادگار چھوڑے ہیں۔مرحومہ، مکرم محی الدین غلام نبی ملک صاحب، بریمپٹن کی پوتی تھیں۔

## ☆ محترمہ پروین یعقوب خاں صاحبہ

13 مارچ 2016ء کو محترمہ پروین یعقوب خاں صاحبہ اہلیہ مکرم محمد یعقوب خاں صاحب، سابق نیشنل سیکرٹری اشاعت کینیڈا 78 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مکرم ملک لال خاں صاحب، امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے 14 مارچ 2016ء کو مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں نماز مغرب کے بعد ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔جس میں کثیر تعداد میں دوستوں نے شمولیت کی۔اگلے روز 15 مارچ کو نیشنل قبرستان میں قبر تیار ہونے کے بعد مکرم امیر صاحب نے ہی دعا کروائی۔

مرحومہ نے پسماندگان میں شوہر کے علاوہ چار بیٹیاں محترمہ عطیہ ناصرہ خاں صاحبہ، بریمپٹن، محترمہ منصورہ اسلم صاحبہ، نیو مارکیٹ، محترمہ منصورہ Label صاحبہ، برمپٹن، محترمہ محمودہ خاں صاحبہ، میپل اور ایک بیٹا مکرم داؤد احمد خاں صاحب، ملٹن یادگار چھوڑے ہیں۔ان کے علاوہ مرحومہ کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں۔

## ☆ محترمہ نیّر قمر قریشی صاحبہ

18 مارچ 2016ء کو محترمہ نیّر قمر قریشی صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر محمد ساجد قریشی صاحب، برانٹ فورڈ 62 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔مکرم مولانا اسفند سلیمان احمد صاحب، مشنری نے 20 مارچ 2016ء کو مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں نماز مغرب کے بعد ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔کثیر تعداد میں دوستوں نے شرکت کی اور امریکہ سے آئے اعزاواقارب بھی شامل ہوئے۔اور اگلے روز 21 مارچ کو بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں قبر تیار ہونے کے بعد مکرم مولانا مرزا محمد افضل صاحب مشنری پیل ریجن نے دعا کروائی۔

مرحومہ نے پسماندگان میں شوہر مکرم ڈاکٹر محمد ساجد قریشی صاحب کے علاوہ چار بیٹے مکرم احسن قریشی صاحب، مکرم فرید قریشی صاحب، مکرم وسیم قریشی صاحب، مکرم اسد قریشی صاحب یادگار چھوڑے ہیں۔مرحومہ، مکرم ظفر قریشی صاحب، مکرم امجد قریشی، مکرم اظہر قریشی صاحب، مکرم ارشد قریشی صاحب اور محترمہ انجم قریشی صاحبہ، امریکہ کی ہمشیرہ تھیں۔

## نماز جنازہ غائب

مکرم مولانا فرحان اقبال صاحب مشنری پیس ویلج نے 26 فروری 2016ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز جمعہ کے بعد درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

## ☆ محترمہ طاہرہ الیاس صاحبہ

8 فروری 2016ء کو محترمہ طاہرہ الیاس صاحبہ اہلیہ مکرم الیاس احمد اسلم صاحب شہید سانحہ ماڈل لاہور، لندن یوکے میں 70 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 13 فروری 2016ء کو مسجد فضل کے احاطہ میں ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔قطعہ موصیان بہشتی مقبرہ لندن میں قبر تیار ہوجانے کے بعد مکرم مولانا مجید احمد سیالکوٹی صاحب نے دعا کروائی۔مرحومہ نے پسماندگان میں تین بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔آپ مکرم جمیل احمد الیاس صاحب ٹورانٹو کی والدہ اور مکرم نثار احمد صاحب پیس ویلیج ایسٹ کی بڑی ہمشیرہ تھیں۔

## ☆ مکرم چوہدری حمید الدین اختر صاحب

13 فروری 2016ء کو مکرم چوہدری حمید الدین اختر صاحب آف بہلول پور 84 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔

15 فروری 2016ء کو بعد نماز عصر بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔آپ نے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ دو بیٹے اور پانچ بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔مکرم ظہیر الدین بابر صاحب نارتھ یارک کے والد محترم تھے۔آپ، مکرم چوہدری ناصر الدین صاحب مرحوم تحریک جدید ربوہ کے چھوٹے بھائی، مکرم کیپٹن ڈاکٹر بشیر احمد صاحب کے داماد تھے مکرم منیر احمد فرخ صاحب، سابق امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد حال ابوڈ آف پیس اور محترمہ امۃ المتین جاوید چوہدری صاحبہ اہلیہ مکرم جاوید سلطان چوہدری صاحب ڈرہم کے ماموں تھے۔ادارہ مرحوم کی وفات کے موقع پر ان کے تمام اعزاواقارب سے دلی تعزیت کرتا ہے۔

## ☆ مکرم عبداللطیف صاحب

19 فروری 2016ء کو مکرم عبداللطیف صاحب لندن یوکے میں 90 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت 22 فروری 2016ء کو مسجد فضل لندن کے احاطہ میں ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور لندن میں ہی تدفین ہوئی۔

مرحوم، مکرم مولانا محمد اشرف عارف صاحب، ایڈیشنل سیکرٹری امورعامہ جماعت احمدیہ کینیڈا کے ماموں تھے۔اور مکرم الحاج مولانا چوہدری محمد شریف صاحب مرحوم، مبلغ فلسطین و بلاد عربیہ کے بھانجے تھے۔

ادارہ مرحوم کے تمام اعزاواقارب سے دلی تعزیت کرتا ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مذکورہ بالا مرحومین کے جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور ان تمام مرحومین کی مغفرت فرمائے اور ان کے درجات بلند کرے۔آمین۔

بسم الله الرحمن الرحيم

# Aisha Academy Canada

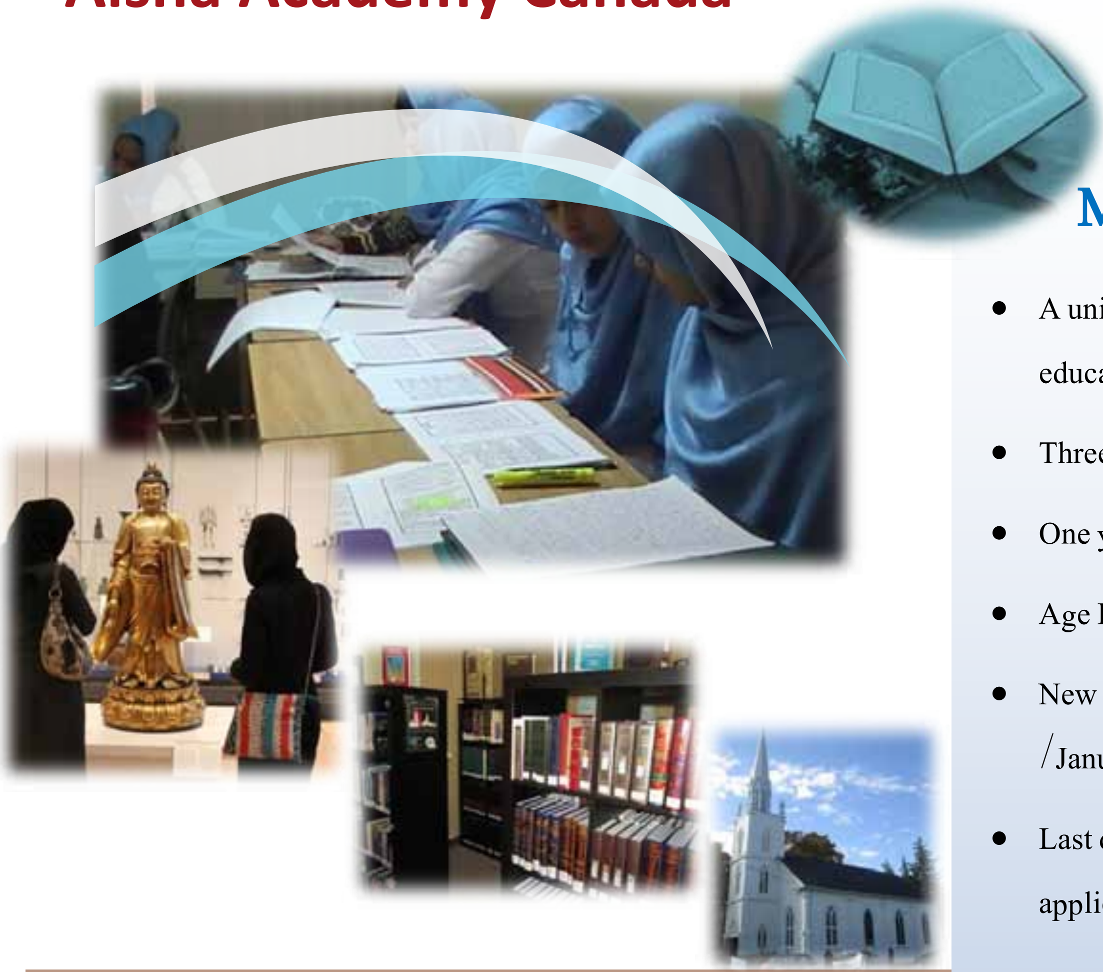

## Mubashrah Diploma

- A unique institution of religious education for women
- Three years Diploma Program
- One year Certificate Program
- Age Limit (17-30 years)
- New Session in September 2016 /January 2017
- Last day to submit completed application June 30, 2016

## Admission Requirements

- High School Diploma or Grade 12 certificate
- Adherence to Islamic Values and Purdah

AHMADIYYA MUSLIM JAMA'AT
Canada

## Process of Application Submission

- Contact your local Sadr Lajna Sahiba or Secretary Ta`lim
- You can download application form at www.talim.ca
- Attach copy of your high school diploma
- **Hostel arrangements is available with live-in warden at cost sharing basis.**
- Submit completed application to:

The Principal Aisha Academy at the given address.

Aisha Academy Admissions
10610 Jane Street
Maple, ON.
L6A 3A2. Canada.
Tel: 905-303-4000 Ext. 2364
Email: aisha.ahmadiyya@gmail.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# عائشہ اکیڈمی کینیڈا

# مبشرہ ڈِپلومہ

- خواتین کے لئے دینی علوم کا منفرد ادارہ
- تین سال کا ڈپلومہ پروگرام
- ایک سال کا سرٹیفیکیٹ پروگرام
- عمر کی حد (17 سے 30 سال)
- کلاسِز کا آغاز ستمبر 2016 / جنوری 2017
- درخواست جمع کرانے کی آخری تاریخ

30 جون 2016

## داخلہ لینے کے لئے ضروری شرائط

- ہائی سکول کا ڈپلومہ یا بارھویں جماعت کا سرٹیفکیٹ
- اسلامی روایات کا اعلیٰ ترین نمونہ (بشمول پردہ و پنجوقتہ نماز)

## داخلہ لینے کا طریقہ

- اپنی لوکل صدر صاحبہ یا سیکرٹری تعلیم سے رابطہ کریں۔
- انٹرنیٹ سے درخواست ڈاون لوڈ کرنے کا پتہ درج ذیل ہے۔

www.talim.ca

- تعلیمی ریکارڈ کی کاپی منسلک کریں
- وارڈن کے انتظام کے ساتھ ہوسٹل، اکیڈمی کے قُرب میں مناسب کرایہ پر موجود
- اپنی مکمل شدہ درخواست پرنسپل عائشہ اکیڈمی کے فراہم کردہ ایڈریس پر بھیجیں.

AHMADIYYA MUSLIM JAMA'AT
Canada

Aisha Academy Admissions
10610 Jane Street
Maple, ON.
L6A 3A2. Canada.
Tel: 905-303-4000 Ext. 2364
Email: aisha.ahmadiyya@gmail.com

بسم الله الرحمن الرحيم

# Girls Hifzul Qur'an School

**Last date to apply**

**May 31, 2016**

## Girls Hifzul Qur'an school

Institution for girls to memorize

The Holy Qur'an with Tarteel

Highly qualified Hifizat Teachers

Ontario Curriculum is also taught

### Admission Requirements

- Must be entering Grade 4, 5, or 6 in September
- Basic Ability to Recite the Holy Quran with Tarteel
- Adherence to Islamic Values
- Must have memorized first half of the first part and last fifteen chapters of the Holy Qur'an

AHMADIYYA MUSLIM JAMA'AT
Canada

Admissions Hifzul Qur'an School for Girls
10610 Jane Street, Maple ON.
L6A 3A2 Canada.
Tel: 905-303-4000 Ext. 2364

### Process for Submitting Application

- Contact your local Sadr Lajna Sahiba or

Secretary Ta`lim

- You can download application form www.talim.ca
- Attach copy of your school record
- You are responsible for your transportation to and from school.
- Submit completed application to:

The Principal Aisha Academy at the given address.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# حِفظ القرآن اسکول کینیڈا برائے طالبات

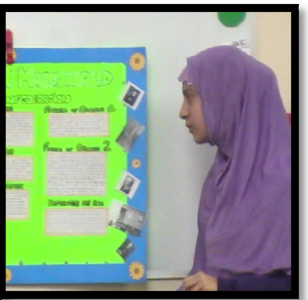

## داخلہ لینے کا طریقہ

- اپنے حلقے کی صدر صاحبہ یا سیکریٹری تعلیم سے رابطہ کریں۔
- درخواست پرنٹ کرنے کے لئے اس ویب سائٹ پر دیکھیں۔
  www.talim.ca
- تعلیمی ریکارڈ کی کاپی منسلک کریں۔
- اس بات کا مکمل خیال رکھیں کہ آپ کورس مکمل ہونے تک اپنی رہائش اور آمدورفت کی خود ذمہ دار ہیں۔
- اپنی مکمل شدہ درخواست پرنسپل عائشہ اکیڈمی کے فراہم کردہ پتہ پر ارسال کریں۔

درخواست جمع کرانے کی آخری
تاریخ 31 مئی 2016

## حِفظ القرآن اسکول

- لڑکیوں کے لئے ادارہ جس میں ترتیل کے ساتھ قرآن کریم حِفظ کروایا جاتا ہے۔
- اساتذہ اکرام حافظات ہیں اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں۔
- اونٹاریو کا نصاب بھی پڑھایا جاتا ہے۔

## داخلے کی ضروری شرائط

- ستمبر سے گریڈ ۴ سے ۶ میں جانے والی بچیاں
- ترتیل کے بنیادی اصولوں کے ساتھ قرآن کریم مکمل پڑھا ہو
- اسلامی روایات کا اعلیٰ ترین نمونہ
- پہلے سپارے کا آدھا حصہ اور آخری سپارے کی آخری پندرہ سورتیں حِفظ ہوں۔

AHMADIYYA MUSLIM JAMA`AT
Canada

Admissions Hifzul Qur'an School for Girls
10610 Jane Street, Maple ON.
L6A 3A2. Canada.
Tel: 905-303-4000 Ext. 2364
Email: hafizaat.ahmadiyya@gmail.com

3rd Annual

# THE HOLY QUR'ĀN & SCIENCE

## Conference and Exhibition

AHMADIYYA MUSLIM JAMA'AT
Canada

**Sunday May 29, 2016**

10:00 AM to 6:00 PM

**Tahir Hall**

10610 Jane Street,
Maple, ON L6A 3A2

Visit the website for abstract submission information

50 YEARS 1966-2016
Ahmadiyya Muslim Jamā'at

Registration is Required. For More Information
Call: 905-832-2669 ext. 2272 or e-mail at info@quranandscience.org
Visit us www.quranandscience.org